

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

حیاتِ پاک

[برزخی]

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ

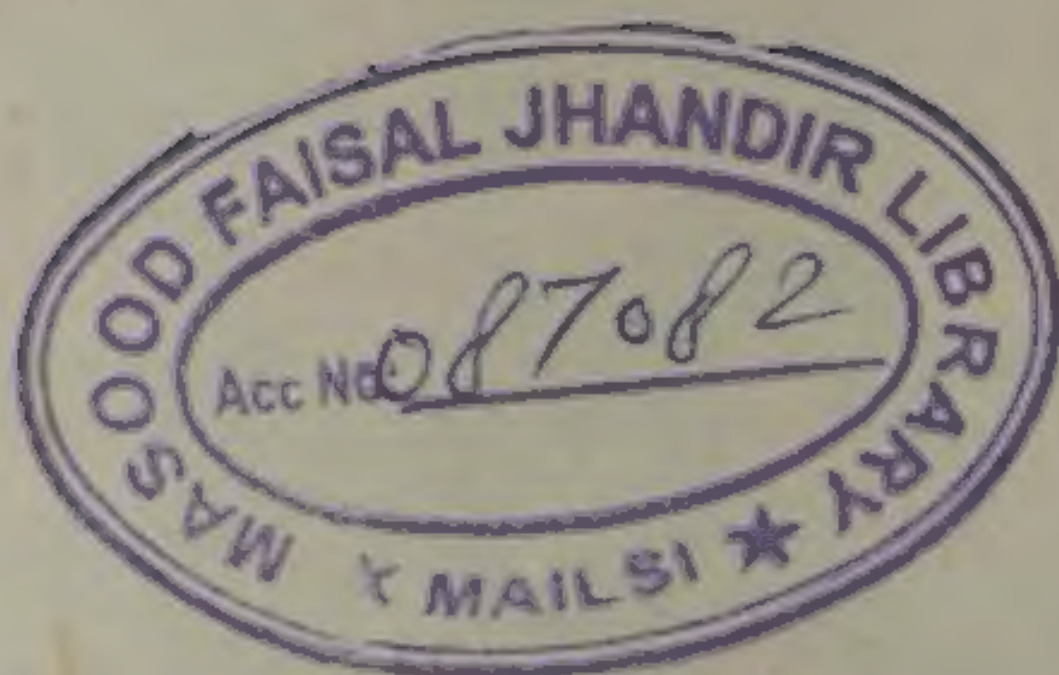
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ بارک وسلم

حیاتِ انبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خطا زید سید کا مسلک
مُرتبہ

حافظ نذیر احمدی عنہ نقشبندی مجددی

الْجُمُنْ نُصْرَةُ الْقُرْآنِ

جامع مسجد منقہ، مدنی محلہ، گھنہ، سہیل پور، نوابشاہ



فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۔	شکریہ معاونین	۵
۲۔	ابتدائیہ	۷
۳۔	موت کی حقیقت	۱۲
۴۔	حیات پاک رحمت اللعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم)	۲۶
۵۔	ہر شے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بنائی گئی ہے۔	۲۷
۶۔	تور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۷
۷۔	رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب نبی بنائے گئے؟	۲۸
۸۔	حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بوسیدہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۸
۹۔	رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک تمام انسانوں کے رسول ہیں	۳۱
۱۰۔	تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد۔	۳۱
۱۱۔	رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری۔	۳۵
۱۲۔	رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندانی شرف	۳۶
۱۳۔	رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاندانی پاکیزگی	۳۷
۱۴۔	رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں۔	۳۸
۱۵۔	رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کی فضیلت	۳۸
۱۶۔	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت شان	۴۹
۱۷۔	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت اللعالمین ہیں۔	۴۳
۱۸۔	اسلام کی بنیاد عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۶
۱۹۔	سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص سفر آخرت	۵۹
۲۰۔	حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ	۶۰

- ۲۱- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ۶۱
- ۲۲- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ۶۲
- ۲۳- حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ۶۲
- ۲۴- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۶۳
- ۲۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ ۶۴
- ۲۶- حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ۶۵
- ۲۷- حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ۶۶
- ۲۸- حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ۶۷
- ۲۹- مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۶۸
- ۳۰- حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی مشہور کتابوں کی تحریریں ۶۸
- ۳۱- حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی مشہور کتابوں کی تحریریں ۶۹
- ۳۲- حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی مشہور کتابوں کی تحریریں ۷۰
- ۳۳- حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی مشہور کتابوں کی تحریریں ۷۰
- ۳۴- حضرت علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۷۱
- ۳۵- حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۷۱
- ۳۶- حضرت علامہ عبد الوہاب شمرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۷۱
- ۳۷- حضرت سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ۷۲
- ۳۸- حضرت علامہ جمال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۷۳
- ۳۹- حضرت سید احمد نفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اپنا دست مبارک روضۃ الطہر سے باہر نکالا ۷۳
- ۴۰- حضرت امام الشعری رحمۃ اللہ علیہ کو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ۷۴
- ۴۱- حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ۷۴
- ۴۲- منتخب اشعار قصیدہ برودہ تشریف ۷۶
- ۴۳- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۸۱

- ۸۲ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۸۳ سلطان الاولیاء حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت
- ۸۹ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہدات و عقائد
- ۹۱ تمام اکابرین دیوبند کے پیر حضرت حاجی امدا اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور محبت بھری عرض
- ۹۲ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۹۳ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۹۴ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۱۰۰ فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۱۰۱ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۱۰۲ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۱۰۶ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
- ۱۰۶ حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ
- ۱۰۷ متفقہ عقیدہ علماء دیوبند اور تصدیقات علماء حرمین شریفین
- ۱۱۲ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اکابر دیوبند کا مسلک اور متفقہ اعلان
- ۱۱۴ ۵۸- ہمدردانہ عرض

شکریہ معاونین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال رسول الله صلى الله عليه وآله واصحابه وبارك وسلم "من لم يشكر الناس لم يشكر الله" رحمۃ اللطیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرے گا،

اس حدیث مبارک کے مطابق یہ بات نہایت ہی ضروری ہے کہ جن محسنین و بزرگان عظام نے اس کتاب کی تیاری، استفادہ، مسودات تصحیح اور دعاؤں سے معاونت فرمائی، ان سب کا شکریہ ادا کیا جائے۔

اول شکریہ کے مستحق مرشد العلماء و اعلیٰ پایہ پر اقیقیت، امیر شریعت و امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، سیدنا و مرشدنا قبلہ حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد صاحب دہلوی، سجادہ نشین خانقاہ سرا جیہ مجددیہ نقشبندیہ کنڈیاں ضلع میانوالی ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے اس کتاب کا مسودہ دیکھ کر خاص نظر عنایت فرمائی اور خصوصی دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماویں اور اپنی مخلوق کی ہدایت کا باعث بنادیں۔ آمین

اور شکر گزار ہوں، ان ہر دو حضرات، حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب نقشبندی، مجددی ہزاروی، ہری پوری خلیفہ مجاز سراج الاولیاء حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ

یَا سَرِیتَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِم

سراجیہ کنڈیاں ضلع میاں والی، اور حضرت مولانا حاجی عبدالرشید صاحب رحیم یار خان خلیفہ مجاز سلطان الاولیاء حضرت مولانا سیدنا و مرشدنا ابوالخلیل خان محمد صاحب مدظلہم العالی خالقہ سراجیہ کا جنہوں نے حضرت اقدس سیدنا و مرشدنا مولانا خان محمد صاحب مدظلہم العالی کے حکم سے اس کتاب کو حرفاً از اول تا آخر دیکھا اور تصحیح فرمائی اور شکر گزار ہوں، اُن اکابرین کا جن کی کتابوں سے مسودات جمع کئے، اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو مقبول و منظور فرماویں اور اجر عظیم عطا فرماویں اور اللہ تعالیٰ کے حضور التجار سے کہ ان تمام حضرات کے لئے جو اس کتاب کا مطالعہ فرماویں کہ مولا کریم اُن سب کو رحمت اللعلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و احترام سچی محبت اور اتباع کی توفیق نصیب فرماویں اور اس سیباہ کار کے لئے ذریعہ شفا، مغفرت و نجات بنادیں،

آمین بحرمت نبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ التسلیم

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا وشفیعنا وحیدنا و
مولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ وذریاتہ واهل بیتہ
اجمعین عدد خلقہ ورضا نفسہ ووزن عرشہ ومداد کلماتہ

اے بعد اللہ تعالیٰ رحیم و کریم کا لاکھ لاکھ بار شکر و احسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل و کرم
اور بے حد مہربانی سے اپنے اس عاجز و گنہگار بندے کو یہ توفیق عنایت فرمائی کہ یہ اس کے اشرف المخلوقات
بندے سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی حیات طیبہ سے متعلق لکھے حالانکہ اس سے پہلے بے شمار اکابرین محدثین
مفسرین اولیاء کرام، علماء عظام نے اتنی اتنی بلند و مدلل کتابیں لکھی ہیں جن کا شمار مشکل ہے اُن کے
موجود ہوتے ہوئے اس ناکارہ کا اس بلند و بالا موضوع اور اشرف انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی
شان اقدس میں کچھ لکھنا ماسوا اس کے کہ اُن حضور اکرم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک
لکھنے والوں کے زمرہ میں اس سیاہ کار کا نام آجائے اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجتہدین
شامل ہو جائے تو بفضلہ تعالیٰ نجات کی امید رکھتا ہے کسی اللہ کے بندے نے کیا ہی خوب فرمایا۔

احب الصالحین ولست منهم (نیک) صالحین لوگوں سے محبت رکھتا ہوں مگر میں

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِم

لعل الله يورقني صلاحًا اُن میں سے نہیں ہوں شاید کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت

کی برکت سے مجھے بھی اُن میں شامل فرمائیں۔

اور یہ ناکارہ اپنی جہنیت اُن اکابرین کے ساتھ اُس کتنے جیسی بھی نہیں تصور کر سکتا، جس نے اللہ کے مقبول بندوں اصحاب کہف کا ساتھ اختیار کیا، تو اللہ تعالیٰ ان پاک نفوس کی برکت سے اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا، اللہ تعالیٰ ان اکابرین کی برکت سے اُس سیاہ کار کو اُن کی رفاقت جنت میں نصیب فرمائے۔ آمین بحرمت نبی الکریم علیہ وآلہ التسلیم اس کتاب میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق علماء دیوبند کے روشن مسلک کی وضاحت ہے جو کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج تک امت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ موجودہ دور میں معتزلہ عقیدہ کے چند لوگ جو کہ اپنے آپ کو علماء دیوبند کے متبع ظاہر کر کے اکابرین دیوبند کو بدنام کرتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی کا رخ

وَسَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ہم نے آپ کا ذکر بلند فرمایا)

کے بجائے حضور علیہ السلام کی شان اقدس گھٹانے کی طرف موڑ لیا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا ذَیْقِدِیْ بِهٖ قرآن پاک سمجھنے میں بہت سے لوگ ہدایت پاتے ہیں کَثِیْرًا اور بہت سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔

بعینہ اسی طرح حامل قرآن جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کو صحابہ کرام اولیاء عظام کی محبت اور عظمت بھری نگاہوں سے دیکھنے والے ہدایت پر ہیں اور اپنی حالت پر قیاس کرنے والے گمراہی کے گڑھے میں جا گرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنی حالت پر قیاس کرنے والوں کا قول قرآن پاک میں نقل

یَا مَرْیٰتُ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ غَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِم

فرمایا کہ قمار کتے تھے۔

وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ

اور کتنے لگے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے، اور بازاروں میں پھرتا ہے۔

اور اُن کے یہ الفاظ کہنے کا نتیجہ اُن کو یہ ملا

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ کہ دنیا اور آخرت دونوں ہی برباد ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ خود خدا تعالیٰ ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند فرمانے کا قرآن پاک میں اعلان فرما رہے ہیں تو شان بیان کرنا سنت اللہ ہے اور اس پر صحابہ کرام نے عمل فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان فرمانے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں۔

وَإَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی دیکھا ہی نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی نے جنا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہر قسم کے عیبوں سے پاک پیدا کئے گئے ہیں، گویا کہ جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی پیدا کئے گئے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ صحابہ کرام کو آقا سے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت تھی۔

اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرنے کا صلہ ائمہ المؤمنین حضرت سید عالم علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مبارک الفاظ میں سنئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

يَا سَيِّدَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَأَمَّا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت شیخ احمد فاروقی مسزہدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوبات شریف میں نقل فرماتے ہیں۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحيته بن ثابت منبراً في مسجد يقوم عليه قائماً يغادر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد صحتان بروح القدس ما نفعه او فاجر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (ترمذی شریف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثابث بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد شریف میں منبر رکھتے تھے جس پر حسان بن ثابت کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتے تھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں بذریعہ روح القدس جبریل علیہ السلام! تو معلوم ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے کی وجہ سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی مدد فرماتے تھے۔

تو معلوم ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کرنے کی وجہ سے شان بیان کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی مدد نصیب ہوتی ہے۔

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے

محبوب کی محبت دین حیات کی شریکوں ہے

جو اس میں ہو گرنے کی تو سب کچھ ناکمل ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا يَزِيدُ مِنْ أَحَدٍ لِّمُحَمَّدٍ حَقٌّ كُنْزٍ أَحَبَّ حِلْمٌ لِّعَالَمِينَ صَلَّىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتا ہے۔

بیشک میں کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جو مجھ سے کوئی شخص بھی بیان نہیں ہو سکتا جو مجھ سے

بنا کر بت صلی اللہ علیہ وسلم ذرا کم کرے غرض حقیقت یہ ہے کہ

کَیْجَمَعَانِ (بنداری متریف)

کہ وہ اپنہ و مدینہ پنی اور اپنی پان و زمرہ سہاوتی

زیادہ شے محبوب نہ کہ گویا کہ بہت زیادہ بہت ہی

نعلی مدغیہ و سلم سے ہونی چاہیے و زمین نہیں ہے

کیا ہی عمدہ فرمایا حضرت مرز مشہور جان شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

منہا باتے اگر بایں بیان کرد

بہ بیٹے بہت نعمت می توں کرد

اس بات پر قناعت کرے۔

محمد از تو می خواہم خدایا

خدایا از تو محبت مصطفیٰ را

جس کو اللہ تعالیٰ کے پیار سے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نصیب ہو جائے

اور اللہ تعالیٰ مل جائے اس کو و کیا پائیے اس کو تو سب کچھ ہی مل گیا، ان اکابرین و ہر لمحہ

یہی جستجو تھی: متدینین حضرت کے صدقہ سے نہیں بھی اپنے پیار سے محبوب صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی محبت نصیب فرمائے۔ اور ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کی

توفیق نصیب فرمائے

از حد خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم شد بفضل رب

اور اللہ تعالیٰ ہمیں رحمت اللعالمین کے صدقہ سے اپنا بنا لے آمین

بحرمت نبی اکریہ علیہ و آلہ و سلم

۳۔ صفر ۱۴۰۵ ھ

یعنی موت کے بعد بندہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے دنیاوی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور اسی وقت آخرت کی زندگی شروع ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ ۚ وَهُوَ كَرِيمٌ ۚ
یعنی جیسے سیات یک چیز ہے اسی طرح موت بھی ایک شے ہے فقہ حنفی کی مستند

کتاب در مختار میں فرمایا

وَالْمَوْتُ صِفَةٌ وَجُودِيَّةٌ خَلَقَتْ مَوْتَ بَعْدَ حَيَاتٍ ۖ وَحَيَاةٌ كَائِنٌ
ضد الحیوة کے طور پر پیدا کی گئی ہے۔

موت فنا کا نام نہیں بلکہ ایک جہان سے دوسرے جہان میں منتقل ہونے کا نام ہے اسی لئے موت کو ولادت ثانیہ یعنی دوسری پیدائش کہا جاتا ہے (مرقاۃ ج ۱ ص ۱۸۱) اسی وجہ سے موت کو انتقال کہتے ہیں یعنی موت کے بعد انسان ختم نہیں ہوا بلکہ دوسرے جہان میں منتقل ہو گیا اور اُس جہان کے مطابق اس کو حیات حاصل ہو گئی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت اپنے غسل دینے والے جنازہ اٹھانے والے کفن دینے والے اور قبہ میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے (احمد طبرانی بحوالہ شرح الصدور ص ۹۸)

سیدالنبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میت جب قبر میں رکھی جاتی ہے اور دفن کرنے والے میت کو دفن کر کے واپس ہونے لگتے ہیں تو وہ میت ان کی جوتیوں کی کھٹکڑی بہت کوکشتی ہے (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۱) (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۸۷، تسکین الصدور ص ۲۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدالنبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتومین بدر اکابر کو جہنم ثانیہ وغیرہ کے پاس کھڑے ہوئے اور ارشاد مبارک فرمایا کہ

اے فدا بن فلاں اُن کفار کے نام لے کے پکارو جو تمہارے رب نے قہر سے ماریا
کیا تمہارا وہ تمہارے پاپا کیونکہ میں نے اپنے رب جان کے وعدہ کو پاپا پر حلف نہ
رہی اللہ تعالیٰ عتہ کے غرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بیت ہوں نہ کہ کفر
رہے ہیں جن میں روح نہیں آپ سنی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا فرمایا کہ تم میری بات نہ
زیادہ نہیں سنتے ہاں فرق یہ ہے کہ یہ جو ب نہیں دے سکتے (ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

تفسیر تہذیب بن غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر امت دو مہلکی ہے ایک
کے ساتھ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہزاروں کے ساتھ ایک قبرستان پہنچے تو وہی
قبر تیار نہیں ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے و تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
قرب ہی بیٹھ گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث شریف بیان فرمائی
جس میں "مومن اور کافر کی موت کا تذکرہ فرمایا۔ مومن کے بارے میں یہ ارشاد مبارک فرمایا کہ
مومن کی موت کے بعد مومن کی روح کو ساتویں آسمان پہنچایا جائے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا
ہے کہ میرے بندے کا نام جہنم میں دس کروڑ اور اس زمین کو زمین کی طرف واپس واپس
کہنا کہ میں نے ن کو زمین سے پیدا کیا ہے اور اس میں ن کو واپس لے گا اور اس سے دوسری
مرتبہ کانون کا پھر اس کی روح قبر میں اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو
فرشتے دستگیر آتے ہیں اور اس کو بھی کمر اس سے سوار کرتے ہیں مَن رَئِیْتَ مَا ذِیْنَتْ
آگے لمبی حدیث ہے اور اس حدیث شریف میں آگے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافر
کی موت کا تذکرہ فرمایا کہ کافر کی روح کے لئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھلتے اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ اس کی گزری اور نام وغیرہ جہنم میں کہ دو جو کہ ساتویں زمین میں ہے پھر اس کی
روح وہاں سے پھینکی جاتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمادی پڑتا کہ جو شخص

استغفر اللہ کے ساتھ شکر کرتا ہے پس گویا کہ آسمان سے گر وراں کو پرندے چب کر
 لے گئے یا تو اسے گیتے میں دل دیا اور پھر اس کی روح اس کے جسم میں موٹائی جاتی ہے
 اور اس کے پس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے سویت کرتے ہیں **هَنْ رُبُّكَ اَکْبَرُ** پس
 حدیث سے: **السند** **حدیث** **تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۳۱** **تکمیل السند ورنسٹ** ۲۹

دوسری حدیث شریف میں حافظ بن قحیف رحمۃ اللہ علیہ امام ابو عبد اللہ بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سند کے ساتھ حضرت عبد متین بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں جس کے آخر میں رحمت نامہ نقل شد علیہ وسلم کا یہ رشتہ مبارک بھی ہے کہ پھر مدفن کے دونوں اس پاکیزہ روح کے بارے میں رشتہ داروں کے کہ اس کو جنت میں داخل کر دو اور اس کا وہ تمکناہ جو جنت میں ہے اس کو وہاں دو اور اس پر عزت و خوشی کی وہ چیزیں پیش کر دو جو میں نے اس کے تیار کی ہیں پھر اس کو زمین کی طرف سے جاؤ کیونکہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں نے جس طرح ان کو زمین سے پیدا کیا ہے اس طرح ان کو زمین کی طرف لوٹوں گا اور اس سے ان کو نکالوں گا سو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے کہ وہ روح وہاں سے نکلے گا ویسا ہی پسند کرتی ہے جتنا کسی آدمی سے نکلے گا پسند نہیں کرتی اور وہ روضہ کسے کہ مجھے کس سے ہاتھ ہو کیا اس آدمی کی طرف سے ہاتھ ہو جس میں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں یہی حکم ہوتا ہے اور میرے لئے اس کے خیراتی چارہ نہیں ہیں اس کو نیچے اتارتے ہیں اس اثنا میں کہ وہ میت کے غسل و کفن و دفن وغیرہ اسے فارغ ہو چکے ہیں پس وہ فرشتے اس کی روح کو اس کے جسم و کفن میں داخل کر دیتے ہیں اگر کتاب روح صحت سے نہ ہو حدیث مصرعہ سے یہ معلوم ہو کہ موت سے لے کر قبر میں آنے تک میت کے

نہادیت مشرہ سے یہ معلوم ہو کہ موت سے لے کر قبر میں آنے تک میت کے

ساتھ جو روح کا تعلق اس طرح ہے کہ جیسے رحمت عالمہ علیٰ مد علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار مقتولین جنگ بدر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ تم میری بات ان سے نہ بدلو نہیں سکتے ہاں موجودہ حیات میں، فرق یہ ہو کہ یہ جو اب نہیں آسکتے کیونکہ اس وقت مومن کی روح غلبین کی طرف اور کافر کی روح سلبین کی طرف آنے والے ہیں اور وہ ہوتے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا شیخ الحداد الحسن بن علی بن علی علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت فرماتے ہیں کہ زمین میں روح نکل جاتی ہے مگر روح کا تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے کہ جب بیدار ہو تو آٹھ چھپکنے سے پہلے روح واپس آ جاتی ہے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمین میں روح نکل جاتی ہے مگر کشتی کی طرح بدن میں رہتی ہے جس سے جہات باطن نہیں ہوتی۔ موجودہ دور میں تو یہ بات باطل و خبیث ہو گئی ہے آج کل کے دور میں حساب کرنے والے لکھو لیٹر لکھتے ہیں جو سورج کی شعاعوں سے چلتے ہیں۔ سورج کی شعاع سے لکھو لیٹر کو تھوڑے سے لکھو لیٹر کی شعاع سے یعنی سورج کی شعاع کے تعلق سے وہ چلتا ہے۔ امریکہ نے ایک کار ایجی ڈی ہے جو سورج کی شعاعوں سے چلتی ہے۔ لکھو لیٹر نے یہ نام حضرت امیر علیہ السلام کے وقت سے ہی ایجو فرمایا تھا جس کو سائنس دان بپٹنچے ہیں تو معلوم ہو کہ موت کے بعد جسم کے ساتھ روح کا تعلق اس شعاع کی قسم کہ بتا رہا ہے جس سے انہوں رحمت عالمہ علیٰ مد علیہ وسلم میت غسل کرنے والے بٹھانے والے دفن کرنے والے کو بتاتی ہے جتنی باتوں کی باتوں کا جواب نہیں دے سکتی چونکہ روح جسم میں نہیں مگر روح کا تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے تو فرمایا رحمت عالمہ علیٰ مد علیہ وسلم جب میت قبر میں داخل ہو جاتی ہے تو روح اس میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر میت بیٹھ کر فرشتوں کے سوالات کا جواب دیتی ہے۔ تو معلوم ہو کہ اس وقت میت میں وہ زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان شدت کی روشنی میں واضح ہے کہ موت کے بعد انسان متاعوں کی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْمَعُونَ ۖ إِنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۖ

مگر اس کا تعلق جسم سے ختم نہیں ہوتا جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میت اپنے سانس لینے والے، اٹھانے والے، دفن کرنے والے کو بھی پنتی ہے مگر ہماری باتوں کا جواب نہیں دے سکتی، تو مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس میں روح واپس آجاتی ہے اور پھر وہ میت بیٹھ کر فرشتوں کے سوالات کا جواب دیتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶) طرف لوٹا یا جاتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کا بدن روح کا مکان نہیں کہ بدن فنا ہو جائے اجدا دیا جائے یا دریا میں غرق ہو جائے تو بدن کے فنا ہونے سے روح بھی فنا ہو جائے بلکہ بدن کی ہیئت بدل جانے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن کے ساتھ رہتا ہے۔ جواہر نفوس و رحمت کائنات ص ۳۳

تو معلوم ہوا کہ بدن کی ہیئت بدل جانے کے بعد پہلے سے وہ جلائے کی صورت میں ذرت ہوا جیسے شے کرتے ہیں یہ حقائق صوری پر مبنی مسکن جل جائے یا بدل دیا جائے یا پانی میں غرق ہو جائے یا کوئی بانو کی جائے ہر حالت میں جیسی ہی ہیئت ہو روح کا تعلق اس ہیئت کے ساتھ قائم رہتا ہے۔

اللہ کریم قرن پاک میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ذکر فرماتے ہیں۔

وَرَدَّاهُ بِرُوحِهِ رَبِّكَ كَيْفَ	اور یہ کہ وہ سب کہا کرتے تھے ابراہیم نے سے پروردگار پر
نُحْيِي مُوَدَّتِي قَاتِلًا وَكَذَلِكَ نُؤْمِنُ قَاتِلًا	دھل بھگ کویتے زندہ کرے گا مرنے فرمایا کیا تو یقین نہیں کرتے
وَكَيْنَ يَصْبِرُ فَسَبِّحْهُ قَاتِلًا فَاتَّخِذْ رِبْعَةً	کہا کیوں نہیں، لیکن اس واسطے پابنا ہوں کہ تسبیح ہو جائے
مِنْ صَبْرٍ نَعْتَدُ لِمَنْ يَنْتَظِرْ ثُمَّ جَعَلْنَا	میرے دس کو فرمایا تو پکڑ چار جانور لے لے وائے پھر ان کو
عِصْيَانٍ جَبِّ قَتْلِهِمْ جُزْءًا ثُمَّ دَعَيْنَاهُ	برے مانوس کر لے اپنے ساتھ پھر بھڑکے برپا پرانے
يَا نَبِيَّتَ سَعِيًّا دَاعِيًا أَنْ لَمْ عَزَيْدًا	بدن کا ایک ایک پھر پان کو چلے وائے تیرے پس
حَكِيمًا (بمقروق) (بانی برکت عیدہ)	دوڑتے ہوئے اور جان دے بیشک مندر دست حکمت دے

مدینہ منورہ میں ایک عورت تھی جو مسجد نبوی کی صفائی کرتی تھی وہ فوت ہو گئی، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع نہ ہوئی ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستانِ بقیع لے گئے اس کی قبر دیکھ کر صحابہ سے فرمایا کہ یہ کس کی قبر ہے صحابہؓ نے عرض کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ کی آپ نے فرمایا کہ وہی جو مسجد میں کام کرتی تھی، عرض کیا جی ہاں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ تو آپ نے صفِ ہندھی ورس کی نماز جنازہ د فرمائی پھر اس عورت کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے عورت کو سنا عمل چھاپیہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جب کہ جنوروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے، درود مختلف مقامات پر رکھے گئے مہیت تبدیل ہونے کے بعد زندہ کر دکھایا، و فرمایا کہ تم زبردست حکمتوں والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہیں ان کے لئے کوئی مشکل بات نہیں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے جو بکر کو ایک دفعہ بین فرمایا، ایک شخص نے کہا ہوں کی وجہ سے اپنی جان پر بڑی زیادتی کی تھی جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مریاؤں تو تم مجھے جہاد کر میری رکھ دو خوب پیسے کرو ہو میں زادینا، بعد گریہ مندوں نے بچہ پر تشنگی تو وہ مجھے جیسی سزا دے گا جو دیکھیں تو اُس نے نہیں دی، جب اُس کی وفات ہوئی تو اُس کے ساتھ یہی کارروائی کی گئی، مرنے والے نے جو کوئی کہہ س کے تمام ذرات کو جمع کر دے سو اُس نے یہاں یہاں جب ذرات جمع کر دیئے گئے تو وہ دمی تھی، جو کھڑا کر دیا گیا، مرنے والے نے فرمایا کہ یہ کارروائی تو نے کیوں کی اُس نے عرض کیا کہ مور کرمہ تیرے ذر سے، تو اُنہ کو یہ نے اسے بخش دیا،

دوسری روایت میں ہے کہ اُس نے کہا میری رکھو، اسی قسم کی شکل میں وہی قسم دریا میں بکھیر دینا، چنانچہ یہاں کیا گیا، اسی طرح دلفضد صمد جنت میں اس روایت سے وہی کتنی زبردست رحمت فرمائی ہے کہ ہر رحمت میں تھی کہ ذرات جو جانے کے وجود میں کا تعلق ان ذرات سے کہ بہت سے نسبتیں لکھیں

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ پہلے نوح علیہ السلام کی قوم دنیا میں پانی میں غرق کی گئی اور قبر میں لگ میں داخل کر دیئے گئے (رحمت اللہ علیہ) کفار عذاب قبر میں قیامت تک کے لئے مبتلا کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سید دو عامہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے لشرفِ راستے آپ نے دیکھا کہ کچھ لگ ولگی اور خوشی کی باتیں کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم تمہارے لذتوں کو توڑنے وں موت کو یاد کرو تو تمہاری مسرتوں میں گم نہ ہو جاؤ پس موت کو کثرت سے یاد کیا کرو، تمہاری قبریں روزانہ یہ بات کہتی ہیں کہ میں اجنبی گھر ہوں میں ایک رہنے والوں کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں۔

جب ایماندار بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کو خوش آمدید کہتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ توبہ مجھ پر چلتا تھا تو مجھے دوسروں سے عزیز اور پیارا معلوم ہوتا تھا۔ آج تو میرے پاس گنجائش تو دیکھئے گا کہ میں تیرے ساتھ کس قدر شفقت و رحمت کا برتاؤ کرتی ہوں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قبر کو تا حد فقر و کسب کر دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے و جب کافر یا کفران بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس کو خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ یوں کہتی ہے کہ جب تو میری پیٹھی پر چلتا تھا تب بھی تو مجھے بڑے محسوس ہوتا تھا آج تو میرے حوالے کر دیا گیا ہے تو دیکھئے گا کہ میں تجھے کیسے مزدوروں کی پچاس پونہ لک کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پھنس جاتی ہیں یہ بیان کرتے ہوئے جنت عامہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر دوں کو یہ بات دکھائی اور فرمایا کہ اس پر ستر سانپ مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کے زہریلے بوتے ہیں کہ اگر ایک سانپ بھی زمین پر آکر سانس لے تو کبھی بھی اس زمین پر سبز نہ ہوئے گا۔ وہ سانپ اس کو ڈسنے میں لگے گا اور

کاتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ حساب کے لئے پیش کیا جائے گا۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوارس کے و کوئی بات نہیں کہ قبر یا جنت کے باغوں میں سے باغ بن جاتی ہے اور یا آگ کے گڑھوں میں سے گڑھ بن جاتی ہے (عذنا منہ) (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف باب بکام و خوف)

مندرجہ بالا حدیث میں کفار اور عام مسلمانوں کے ساتھ قبر میں پیش آنے والے واقعات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں و قرآن شریف میں وضع طور پر شبہہ کے متعلق فرمایا گیا کہ ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے و وہ نعمات خداوندی پر خوش ہیں اور مہاجرین فی سبیل اللہ اور وہ لوگ جو خدا کے رستے میں لگے ہوئے ہیں جیسے علماء دین پڑھانے والے اور پڑھنے والے اور دین کی تبلیغ کرنے والے ان کو موت کے بعد اللہ تعالیٰ عمدہ رزق عطا فرمائے گا و ان کے بعد اولیاء کرام ائمہ مجتہدین تابعین اور پھر ان سے بہت بلند مقام صحابہ کرام پھر عشرہ مبشرہ صحابہ کرام پھر خصوصاً خلفاء راشدین اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان حضرات کی کتنی بلند حیات ہوگی اور ان سب سے بلند و بالا حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ دنیاوی حیات اس کے مقابلہ میں کون حیثیت نہیں رکھتی کہ وہ حضرات انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں خدا تعالیٰ کا عمدہ رزق کھاتے ہیں۔ حج کرتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہاں آتے جاتے ہیں جیسے کہ عراج شریف میں تمام انبیاء علیہم السلام مسجد قضا بیت المقدس میں تشریف لائے اور سب نے حجت نامہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور پھر آسمانوں پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ایس

عبیدہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی تھی قرآن پاک اور احادیث مطہروں میں یہ ایسے وقتوں میں جن سے موت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ موت ایک جہان دنیاوی سے دوسرے جہان آخرت میں منتقل ہونے کا نام ہے اور موت صرف ایک آن ہوتی ہے کہ اس کے فوراً بعد دوسرے جہان کی زندگی شروع ہو جاتی ہے اور دنیا میں کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ملنا شروع ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ بالا مشادات غایہ ہمارے لئے تھے اور سچ ہیں اور ان پر یقین کامل رکھنے کا نام ہی ایمان ہے جو حضرت ان مشادات غایہ کو اپنی ذات اور اپنی عقل پر پرکھتے ہیں ان کی عقل اور سمجھ کبھی بھی ان حقیقتوں کو نہیں بھٹکتی ہیں اللہ تعالیٰ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کے آگے سر خم تسلیم کرنا چاہیے، چاہے کن بات ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

”حضور عبیدہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ موت کے بعد میت اپنے غسل دینے والے، ہنارہ اٹھانے والے، کفن دینے والے قبر میں رکھنے والے کو دیکھتی ہے اور جانتی ہے کہ اسے حق ہے حضور عبیدہ صلوٰۃ والسلام نے ان مقتویوں پر درکے نام لے لے کر فرمایا کہ تم نے اپنے کے کا بدلہ پایا حالانکہ ان کے تین سر سے جڑ تھمتے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے حق ہے۔“

اس میں سے فرمایا کون سا عمل چھپا دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنتی سے فرمایا کہ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے اور یہ کہتی ہے کہ بہترین عمل مسجد کی صفائی ہے حق ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت و دوزخ دکھائی ہے تمہارے لئے تو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھیں، نہ جنت نہ دوزخ کو دیکھیں حضور عبیدہ صلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا حق ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف بتا دیا ہے

جبرائیل علیہ السلام لے گئے ہیں ہم نے جبرائیل علیہ السلام کو نہیں دیکھا مگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حق ہے اور ان تمام باتوں کو بغیر دیکھے ماننے کا نام ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے شروع میں ہی قیامت تک کے لئے یہ شر و گادی کہ

لَا يَزِيدُ الْيَافِقِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

ایمان والے وہ لوگ ہیں جو غیب کی باتوں پر

(جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے بتلائیں ان پر یقین رکھتے ہیں)

تو محسوس ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں اس کو فوراً بلا چون و چرا آمنا و صدقنا کہا جائے اس پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ریتہ کے مطابق ایمان لیا جائے۔ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ عراق شریف کفار کو بتایا کہ میں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمہارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آج نئی بات کہتے ہیں کہ میں نے آسمانوں کی سیر کی بیت المقدس میں نبیاء کی ممت فروانی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو سچ ہے۔ پس نبی کریم کو حضور غیبی الصلوٰۃ والسلام سے کتنی محبت تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہتے تھے کتنے چینی نہیں کرتے تھے اور جس بات کا علم نہ ہوتا کہ وہ درحقیقت سچا کہتے تھے کہ رسول کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جانتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے پیچھے سے طریقے سے انہیں گمراہی کے لئے اور ان کو حضور غیبی سلام سے نئی بہت تھی کہ بات بات پر فدا بنی واقعی یا رسول اللہ کہتے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رسول فرماتے تو میں بہ کرام اس دشمن کے بانی کو زمین پر گرے نہ دیتے بلکہ اپنے چہرہ اور جسم پر مل بیٹھتے تھے۔ وہ بھی بہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ دشمنی بہت میں سے قدر بڑھتے ہوئے تھے۔

کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کجی کے پیچ میں پیشاب کرتے تھے پھر اسے چار پانی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا، حضور شریف صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورت سے فرمایا یہ عورت کہ پیالے میں کچھ نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکیت نامی عورت سے فرمایا یہ عورت ام مومنین امہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں اور وہ ان کو ہنشتہ سے پسنے سالتھیں تھیں پیالہ کے اندر کا پیشاب کیا ہوا اس نے بتایا کہ میں نے پی لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ کے لئے صحت مند ہو گئیں اسے اقمہ یوسف اقمہ یوسف اس خادمہ کی کنیت تھی، تو وہ کبھی بھی بیمار نہ ہوئی (خصائص کبریٰ ص ۱۷۸)

وہ صحابیہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی راتوں میں دیکھا، آپ شربت لباس میں تھے تو کبھی میں آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو تو بدشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کو چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوتے۔ (خصائص کبریٰ ص ۱۷۸)

وہ صحابیہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قدر متبع تھے کہ حضرت ام مومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ممبر پر شریف لائے اور لوگوں سے فرمایا، بیٹھ جاؤ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وزبہا ک شربت عبد بن رو حہ نے سنی، ابھی وہ بنی غنم ابوہ مسجد نبوی سے کافی فاصلہ پر تھے میں نے تھے تو وہ وہیں بیٹھ گئے سبحان اللہ وہ کیسے پیارے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بر فرمان پر اپنی جان فدا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بد چون و چرا ماننے کی توفیق عطا فرمائے کہ اسی ماننے کا نام سی مسلمانان کے معنی ہی یہ ہیں کہ اپنے اندر در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے عید کو تسلیم کرنے والے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

وَالَّذِينَ جَاءُوا بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۖ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (ذمر) اور وہ لوگ جو سچائی لائے اور جنہوں نے تصدیق کی
یہ سب لوگ متقی ہیں۔

اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو سچائی کو لائے اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دے رہے ہیں
کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات ہی سچ ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی تصدیق کی،
یہ سب لوگ متقی ہیں۔ اور فرمایا۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ
صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بیان والوں کو خوشخبری
دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بہت بڑا اجر ہے

سبحان اللہ! یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو
دل و جان سے تسلیم کیا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ کرام کی طرح ہر بات کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا
فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان بنائے۔ آمین۔

حیات پاک رحمت اللعالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ وَاَصْحَابُہِ وِبَارُکَ وَسَلَمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
اَمَّا بَعْدُ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُولًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ

تمام زبانی بدنی اور ہر عبادتیں اللہ تعالیٰ کے سامنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام
ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں ہوں نے اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ آپ نے رحمت بھیجی براہیمہ علیہ السلام پر اور ان کی آل پر یقیناً آپ
تعریف کے رفق و بزرگ و سہیل ہیں اے اللہ تعالیٰ برکت نازل فرمائیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر یقیناً
آپ تعریف کے رفق و بزرگ و سہیل ہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان و روشد مبارک
فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ایمان ووں پر کہ نبی جان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ خَيْرُ خَلْقٍ خَيْرِهِمْ

نہیں سے

اللہ کریم فرماتے ہیں کہ اسے یہ ان دو قوم پر میرا بہت بڑا حسان ہے کہ میں نے تمہی سے
تمہارے پاس پناہ رسول بھیجا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

بہر شے رحمت میں صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنائی گئی

یوں اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد مبارک فرمایا۔

يُولَاكَ لَكَ خَلَقْتُ الْخَلَائِكَ (مخصائص کبری ص ۱۸)

اے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو کسی چیز کو پیدا نہ کرتا۔
سبحان اللہ تو معلوم ہو کہ تمام جہان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا فرمائے تو تمام جہان
کی بہت رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف
آوریٰ نہ تو تمام جہان بنائے گئے

نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بہر شے سے پہلے خدوں نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا
فرمایا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے
پہلے خدوں نے کونسی چیز کو پیدا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔

يَا جَابِرُ إِنَّ مَعَ تَعَالَى خَلْقَ قَبْلِ لَا شَيْءَ تُوَدِّعُ بِكَ مِنْ تُوْدِ الْغَا

حکیم اہل سنت حضرت مولانا محمد شرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کا یہ ترجمہ فرماتے

يَا تَرَبِّ صَبْرٌ وَسَبْرٌ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

ہیں۔ اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے میرے نبی کا نور اپنے ورثے (یہ نہیں کہ نور الہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا فرمایا۔ (نشر الشیب مت)

رحمت و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کس نبی بنائے گئے

حضرت عریض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور دمِ علیہ السلام اس وقت تک اپنے خمیر ہی میں تھے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس وقت تک نبی پیدا نہ فرمایا تھا۔) (احمد، بیہقی، نشر العیب ص ۸)

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بوسیہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب آدم علیہ السلام نے گندم کا دانہ کھایا کہ جس سے منع فرمایا گیا تھا، تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا، اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما دیجئے تو حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے پہچانا، حالانکہ ابھی تک میں نے ان کو پیدا نہیں کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا،

کہ اے اللہ کریم میں نے اس طرح سے پیچنا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور اپنی (شرف دی ہوئی) روح میرے اندر بچونکی تو میں نے سہا تھا یا تو غرض کے پایوں پر یہ لکھا ہو دیکھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ تو میں نے جان لیا کہ

آپتے نام کے ساتھ ایسی ہی شخصیت کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا، حق تعالیٰ شانہ نے رشاد مبارک فرمایا اے آدم (علیہ السلام) تم سچے ہو۔ حقیقتاً وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطے سے مجھ سے غرض کی تو میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

اور اے آدم (علیہ السلام) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا وہ تمہاری اور میں سب انبیاء (علیہم السلام) سے آخری نبی ہیں۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کا نور پیدا فرماتے ہی تمام جہانوں کو پیدا فرمانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت الموعودین بنا دیا تھا اور سب سے پہلے رحمت الموعودین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً بخش دیا، تو سب سے پہلے حضور علیہ السلام کی رحمت حضرت آدم علیہ السلام پر ہی ہوئی اور قیامت تک کے لئے حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرنے کا طریقہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنا دیا۔ حضور علیہ السلام کے ہاں حضور علیہ السلام سے جڑ کر کوئی محبوب شے نہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اے آدم (علیہ السلام) میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا و معصوم ہو کہ ہر شے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا فرمائی گئی کسی اللہ کے بندے نے دربار رسالت میں غرض کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سب جہاں تیرے لئے اور تونہ خدا کے واسطے

اس حدیث شریف میں جھوٹے مدعیان نبوت کا قیامت تک کے لئے خاتمہ فرمایا کہ
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اولاد میں سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آخری نبی ہیں
 اور اگر صاحب بصیرت غور فرماویں جیسا کہ مثل مشہور ہے کہ عقل مند کے لئے شارد بیکار
 ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس حدیث شریف میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ ہی قیامت
 تک کے لئے حل فرمادیا کہ اُسی وقت فرمادیا کہ اے آدم علیہ السلام نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غرق
 نبی ہیں یہ نہیں فرمایا کہ نبی نہیں گے بلکہ فرمایا کہ نبی ہیں۔ بلکہ مندرجہ بالا احادیث شریفہ سے معلوم
 ہوا کہ آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت میں چکی تھی
 اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے لئے نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 حیات ہیں صرف کیفیات میں فرق ہے جسم ہر کے ساتھ دنیا میں تشریف لے ست پت
 ہی بلکہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے جی پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت میں چکی تھی
 حضرت بوہریدہ فرماتے ہیں کہ صحنہ بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر بنی یاسر
 لئے نبوت کس وقت ثابت ہو چکی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے
 آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان میں تھے یعنی ان کے سمراطلہ میں جان ہی نہ تھی۔
 (ترمذی شریف، الشریط ص ۵)

پھر دوسری کیفیت آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسم ہر کے ساتھ اس جہان میں تشریف
 لائے۔ پھر تیسری کیفیت نبوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان سے پردہ فرمایا تو
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم تینوں حالتوں میں ہی نبی ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَآيَسًا اَبَدًا
 عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک تمام انسانوں کے رسول ہیں

الشرعان ایشاد فرماتے ہیں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا

یارسوں تدرجی لہر عبیدہ و سلمہ فرود پئے تھے تمام نسوں تیا مست تک کھٹے (میں اللہ
کار سوں ہوں تم سب کے تھے۔ یحییٰ لہر اللہ پاک نے تیا مست تک کھٹے فیصلہ فرودیا، کہ جب
تک بھی کوئی ایک نس نہ دنیا میں موجود ہے اس وقت تک آپ تمام نسوں کے رسول ہیں

تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد

استغفار و توبہ کی ایک نئی روشنی ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الشَّيْبِيقِينَ مَتَّ أَنْتُمْ كِتَابٌ وَحِكْمَةٌ ثُمَّ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ ثُمَّ مَلَأَ بِهِ وَتَنْصُرْتَهُ قَالُوا
أَكْفَرْتُمْ وَكَذَّبْتُمْ سَيِّدَكُمْ صِرْتُمْ قَوْمًا كَاذِبِينَ قَالُوا قَدْ شَهِدُوا وَأَوَّلَانَا
بَعَثَكُمْ مِنَ الشَّيْبِيقِينَ

و جب سترخان نے غم دیا، فرمایا: عظیم السلاطنت کے جو کچھ میں نے تم کو دیا، کتاب اور
س کا غلہ پھر تیرے آگے تمہارے پاس کوئی رسوں کے تصدیق کرتے تمہارے پاس وں کتاب
کی توقع نہیں پر یہ بیان نہ لو گے اور میں نے مدد کرو گے فرمایا کہ تم نے تقریر کیا، اور اس شرط
پر میرا غم قبول کیا، تمہارے عظیم السلاطنت نے عرض کیا، تم نے تقریر کیا، فرمایا تو اب گواہ ہو
میں نے تمہارے ساتھ گواہ ہوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْمُوا لِلَّهِ اسْمًا عَظِيمًا ۝

معارف القرآن میں اس آیت مبارک کی تفسیر میں حضرت علی اور حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد مبارک نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ عہد تمام انبیاء علیہم السلام سے صرف رحمت علیہم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لیا تھا کہ اگر وہ ان کا زمانہ پائیں تو ان پر ایمان لائیں اور ان کی تائید نہ کریں۔ اور اپنی اپنی امتوں کو بھی یہی ہدایت کر جائیں۔ (معارف القرآن)

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارک کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو کتاب اللہ (قرآن کریم) اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام پر فیصلے کریں گے۔

تفسیر شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی

محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معرج میں بیت مقدس کے اندر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت کرنا اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امام تسلیم کرنا یہ اسی عہد کا پورا کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حیات ہیں اور انہوں نے اپنا عہد پورا کرنے کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت میں نماز پڑھتی رحمت معالین صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت نبوک سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرش کیا دیدہوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت دیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کروں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سامنے تو انہوں نے یہ اشعار حضور علیہ السلام کے سامنے پڑھے۔

يَا مَرِيْتُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ عَلَى حَبِيْبِكَ غَيْرِ نَحْنِ نَحْمَدُكَ

مَنْ قَبْلِهِ حَبِطَ فِي ضَلَالٍ وَفِي مَسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يَخْصِفُ السُّورِقُ
ثُمَّ هَبَطَ بِلَادَ لَا بَشَرٍ أَنْتَ وَلَا مَضْفَةٌ وَلَا سَلَقُ
بَلْ نَطْفَةٌ تَرْكَبُ سِنِينَ وَقَدْ الْجَسَدُ نَسْرًا وَاهْلُ الْفَرْقِ
تَنْقُرُ مِنْ صَابِ أَوْ رَحِمٍ إِذَا مَعْنَى عَالَمٍ بَدَا طَبَقُ
وَرَدَتْ نَارُ مَخْلِيلٍ مَكْتَقَا فِي صَبِيهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
حَتَّى صَنَوَى بَيْتِكَ الْمُهَيْمِينَ مِنْ خَنْدَفٍ عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطْقُ
وَأَنْتَ مَا وَدِدْتَ أَشْرَقْتَ! الْأَرْضُ وَضَعْتَ بَنُورَكَ الْأَفَقُ
فَنَحْنُ فِي ذَاكَ لَضِيَاءٍ وَفِي السُّورِ سَبِيلُ الرِّشَادِ فَنَعْتَزُّ
(نشر حبيب ص ۱)

زمین پر تشریف لانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے سایہ میں خوش حالی میں تھے
اور نیز روایت گاہ میں جہاں جنت کے درختوں کے پتے اوپر تلے جوڑے جاتے تھے
یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلب آدم علیہ السلام میں تھے اور زمین پر تشریف لانے سے
پہلے جب آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنت میں تھے جیسا
کہ اس آیت کریمہ فَمُسْتَقَرًّا وَمُسْتَوْدَعًا میں تفسیر میں حضرت شیخ الحدیث محمد علیہ
مبارکاتہ نقل کرتے ہیں کہ مستقر سے مراد اس کا رہنا اور مستودع سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور پتوں کا جوڑنا اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے اس
گندم کے منع کئے ہوئے درخت سے کھا لیا تو آپ سے جنت کا لباس اتر گیا، تو
آپ جنت کے درختوں کے پتے پر کر جسم کو ڈھانکتے تھے اور اے جنت العالمین
صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تشریف فرما تھے اس کے

بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلب آدم علیہ السلام میں آدم علیہ السلام کے ساتھ زمین پر شریف
لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نہ لبشر تھے نہ مضمغہ اور نہ خلق بلکہ آدم علیہ السلام کی
صلب میں ایک مادہ تھے کہ وہی مادہ کشتی نوح علیہ السلام میں سوار تھا، اور حالت یہ تھی
کہ نسر بت اور اس کے ماننے والے طوفان میں غرق ہو رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ
وسلم صلب نوح علیہ السلام میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے
نوح علیہ السلام کی کشتی کو محفوظ رکھا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطہ در و درہ
ایک صلب سے دوسرے جسم تک منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں نائیل میں بھی ورود فرمایا۔ اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں تھے تو لہذا ان سے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو گتے خوفزدہ نہ ہوا
طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
شرف جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر شاہد و قریب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے بلند خاندان میں دنیا میں تشریف لائے۔ ورنہ صوم و روشن ہوگا۔ سو ہم سب
رحمت الٰہی میں صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پر بیت کے ستونوں کو ہی قیام رکھتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سید

۱۷۔ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اُمت نے امت امویین علیہ السلام کی جہالت
ظوفان سے نجات پائی۔

۱۰ اسی طرح سیدنا برہمہ غیبیہ استیلا کو رحمت اللہ علیہ میں نقلی امتدادیہ و سلمہ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ نے بے گتے مثنوی کی۔

تمام اشعار سے تو یہ تمام مضامین امت کے لئے حجت ہو گئے (نشر لطیف ص ۲)

حمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نشر الطیب میں یہ حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب عبد المطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب عبد المطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے، جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب ہر سہن کو سخت حیرت ہوئی کہ کچھ محسوس نہیں یہ کس نے کیا، اُن کے والد اُن کا ہاتھ پکڑ کر کہ بنو قریش کے پاس لے گئے ورسا واقعہ بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو نکاح کا حکم دیا ہے چنانچہ انہوں نے قیل سے نکاح کیا، اُن کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور اُن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدہ بہر شہرت عبد اللہ پیدا ہوئے اور حضرت عبد المطلب کی پیشانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پختہ ہو کر جسم سے مُشک کی خوشبو آتی تھی، اور جب قریش میں قحط ہوا تو حضرت عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثمر میں لے جاتے تھے اور اُن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ برکت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حمت کی بارش عطا فرماتے

يَا دَبَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ شہرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اہلن سے جدی ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کے سبب مشرق و مغرب کے درمیان سب روشن ہو گیا پھر آپ زمین پر آئے و دروزل ہاتھوں پر سارا دیئے ہوئے تھے پھر آپ نے خاک کی ایک مٹھی بھری اور آسمان کی طرف مرائی کر دی گئی۔ (مواہب نشر لطیف ص ۲)

يَا دَبَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِبًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اسی نور کا ذکر ایک دوسری حدیث شریف میں اس طرح ہے کہ اس نور سے پٹ کی والدہ ماجدہ نے شام کے محل دیکھے اور اس میں یہ بھی پٹ کا رشا ہے

وَكُنْ اَمْتُ الْاَنْبِيَاءِ يَرْسِين

یعنی انبیاء علیہم السلام کی مائیں ایسا ہی نور دیکھا کرتی ہیں۔ تہران شریف بہت ہی شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی مجھے مکہ مکرمہ میں لے گیا۔ سو جس شب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس نے کہا اے گروہ قریش کیا تم میں کوئی شب کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ ہم کو معلوم نہیں کہنے لگا کہ دیکھو سونکہ آج کی شب اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشانی ہے جس کا قبہ ہر نبوت ہے چنانچہ قریش نے تحقیق کی تو خبر ملی کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں ایک یہودی ہوا ہے۔ وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے پاس آیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے سامنے کر دیا۔ جب اس یہودی نے وہ نشانی دیکھی تو یہوش ہو کر گر پڑا۔ اور کہنے لگا کہ نبی اسرائیل سے نبوت شصت ہوئی۔ اے گروہ قریش سن رکھو! اللہ تعالیٰ تم پر یہ غلبہ حاصل کریں گے کہ مشرق و غرب سے اس کی خبر شائع ہوگی۔ روایت کیا اس کو یعقوب بن سنیہ نے اسناد حسن سے یہ فتح الباری میں کہا ہے کذا فی الموابب، نشر الطیب ص ۱۸۰

رَحْمَتِ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاخَانْدَانِي شَرَف

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی کہ میں محمد ہوں عبد اللہ کا بیٹا اور عبدالمطلب کا پوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھ کو اچھے گروہ میں بنایا یعنی انسان بنایا۔ پھر انسانوں میں دو فرقت پیدا فرمائی غرب اور شریف

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ خَلْقِكَ

کو چتے فرقے عرب میں پیدا فرمایا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلہ میں پیدا فرمایا۔ یعنی قریش میں پھر قریش میں کئی خاندان بنائے۔ اور مجھ کو سب سے اعلیٰ خاندان بنی ہاشم میں پیدا فرمایا۔ پس میں ذاتی مور پڑھی سب سے اچھا ہوں اور میں خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف ترمذی شریف)

حَمْدُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي خاندانی پاکیزگی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور سفاح (بدکاری) سے نہیں پیدا ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک سفاح (بدکاری) کا کوئی لوٹ مجھ کو نہیں پہنچا یعنی زمانہ جاہلیت میں جو بے نتیجہ تلی ہو کر تلی بے میرے آباؤ اعمات سب اس سے محفوظ رہے پس میرے نسب میں اس کا کوئی میل نہیں۔ (الطہرانی شریف مواہب لدنیہ نشر الطیب ص ۱۸)

حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک کہیں ہیں کوئی مرد و عورت بطور سفاح کے نہیں ملے کبھی کا مطلب یہ ہے جس قرابت کو میرے نسب میں دخل بھی نہ ہو۔ مثلاً حمل نہ شہر ابو وہابی بر نکاح نہیں ہوئی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مرد و عورتیں ہمیشہ سے کام سے پاک رہے! اللہ تعالیٰ مجھ کو ہمیشہ اصحابِ طیبہ سے اس مطاہرہ کی طرف متصفی و مہذب منتقل کرتا رہا، جب کبھی دو شعبے ہوئے (جیسے عرب و عجم) میں بہترین شعبے میں رہا۔

(مواہب، نشر الطیب ص ۱۹)

رحمت و نام صلی اللہ علیہ وسلم سب افضل ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمت و نام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے کہا کہ میں تم پر شارق و مغارب میں پیرا ہوں سے دن و شب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ دیکھا اور نہ کوئی خاندان بنی آدم سے افضل دیکھا۔

(تبرہ فی ثریب موبہب: نشر عجیب ص ۱۰)

کسی شرک کے بندے نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ارشاد کوئی رسی میں سے ہرج ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ تَبَسَّأَ كَرِيْمٌ مَّرْمُودًا وَزَرِيْدًا أَمَّ بِسَبِّ خُوبَا وَدِيْدًا مَّيْكَنَ تَوَجِيْرًا دِيْمِيًّا
حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تم پر جہان پھیرے
بہت بہت خوبیوں کے لوگ دیکھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدس سب سے بڑی ہے
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی فضیلت

اللہ کریم و رحیم نے اپنے پیارے مکرّم و مؤتمّر رُذے محبوب کا اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا دنیا میں اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کن اسموں میں حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَشَقَّ لَدُنِّي مِنْ اِسْمِهِ لِيُجَلَّكَ فَذَا الْعَرْشُ حَمِيْدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ
امتوں نے اپنے اسم مبارک سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بزرگوار کر لیا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک محمد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ تَنَزَّاهُ كَانُ يَوْمَ تَقِيْمَةُ نَدَى سَنَدٍ لَا يَقُومُ مِنْ اسْمِهِ مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ
وَيَدْخُلُ جَنَّةَ كَرَامَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیامت کے دن اللہ کے منادی فرشتہ عدن کرے گا کہ خبر دو جس کسی کا نام محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ کوئی ہو ورنہ جنت میں داخل ہو جائے یہ عزت حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے۔ دونوں نام مبارک کتنے پیارے ہیں جن کی برکت سے حضور صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی امت کے ہر شاگرد جنت میں پہنچ جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا اور
احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معنی ہیں کہ جس کی خدا تعالیٰ خود سب سے زیادہ تعریف فرمائے،
لہٰذا دیکھتے حضور علیہ السلام کے نام پر کتنی برکت ہے کہ ہر نام کی وجہ سے جنت میں
اللہ تعالیٰ داخل فرمائیں گے لیکن موجودہ دور میں ہم نے اپنے ناموں کے ساتھ سید و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مبارک نام لینا چھوڑ دیا ہے اگر کسی کا نام محمد شاہد سے اور باب کا نام محمد شفیع ہے تو بھلائے محمد ظاہر کے ہ آج کل
فیہ شفیع بن گیا ہے اور اگر کسی کا نام محمد فاضل ہے اور باب کا نام محمد عبد اللہ تو وہ اس دور میں فاضل عبد اللہ
بن گیت سے حضور علیہ السلام کے اسم مبارک سے باپ کے نام کو زیادہ ترجیح دی جانے لگی ہے جو اسم مبارک اسلام کی
نشانی تھا وہ چھوڑ دیا۔ مکہ عیسائی بھی اپنے نام کے ساتھ مسیح بولتے اور لکھتے ہیں۔ منذ اپنے نام کے
ساتھ رام بولتے اور کہتے ہیں اور سکھ اپنے نام کے ساتھ سنگھ کہتے اور بولتے ہیں۔ فسوس منذ افسوس (بقیہ)

جس کی اللہ تعالیٰ تعریف فرماتے کسی بشر کے بس میں نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق تعریف کر سکے۔

حضرت مرزا مظہر جان جتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

محمد حامد حمد خدا بس خدا مدح آفریں مصطفیٰ بس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی تعریف فرمانا ختم ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب کی تعریف فرمانا دنیا کا کوئی بھی شخص ایسی تعریف نہیں کر سکتا۔
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو تعریف بیان فرمائی وہ
خدا تعالیٰ پر بس ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق کوئی بھی شخص تعریف نہیں کر سکتا
اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
اے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا ذکر
بلند فرمایا۔

آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں جہاں اذان نہ ہو سہی جو چوکہ ہر
جگہ وقت کی کمی بیشی ہے اور ہر جگہ اذان دینے والے باوازا بلند کہتا ہے۔
اِنَّهُ سَدُّ اَنْ تُحَمِّدُوْهُمُ اللّٰهُ ہیں گو ہیں دنیا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سزا
کے رسول ہیں۔

ارقبہ ص ۳۹ ہے ہمیں اپنے مسلمانوں پر کہ غیر مسلم تو اپنے بڑوں کے ساتھ اپنی نسبت قائم رکھیں۔ نہ دنیا میں
آخرت میں نہیں وہ نسبت کا مرنے کی بکین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہر جگہ ماننے کی ہے جو جو
اسم مبارک کہتے محروم ہوتے جاتے ہیں عباس کا برین میں سے بیشمار لوگ ایسے گزے ہیں جو کہ پشت پر پشت کہ پٹا ہر
محمد ربیٹے کا نام بھی نہ تھا اور یہ اس لئے ہے کہ ن کو س نام کی عظمت اور قدر معلوم تھی۔

يَا مَرْيَمُ صَبْرِيْ وَتَعَبِيْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرٌ مِّنْ خَلْقٍ يَخْلَقُ

اس حدیث میں جو کہ دنیا کے کونے کونے پر ہر لمحہ ہوتا رہتا ہے حضور کی کتنی شان بلند ہے
 سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے شان بلند فرمانے کا کتنا عظیم اہتمام فرمایا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
 اور اس اعدن تک ہر اذان دینے والے دوبارہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں
 اور قیامت تک یہی کہتا رہے گا۔ آج تک کسی اذان دینے والے نے یہ نہیں کہا اور نہ ہی قیامت
 تک کوئی بھی اذان دینے والا یہ کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے بکسر ہی
 کہے گا اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ : میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اس حدیث سے جو کہ قیامت تک ہوتا ہے گا کتنی عظیم وضاحت ہے کہ حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم حیات میں قیامت تک کے لئے خداوند تعالیٰ نے بیشمار مخلوق کو اس اعدن کرنے
 پر مقرر فرما دیا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

وَضَعَمَ اِلَهٌ، اِسْمُ النَّبِيِّ اِيَّ اِسْمِهِ اِذَا قَالُ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
 اللّٰهُ تَعَالٰی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اپنے نام کے ساتھ ملا یا جب مؤذن
 پانچوں وقت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
 رَّسُولُ اللّٰهِ کا بھی اعلان کرتا ہے (خصائص کبریٰ ص ۱۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا:

اَلَا وَاَنْ حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لَوَاءِ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 نَحْتَهُ اَدْمُرُ مَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اَدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَوَّلُ
 مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْقُبُورُ وَاَوَّلُ شَالِحٍ وَاَوَّلُ مُشَفِّعٍ (مشکوٰۃ شریف)
 فرمایا یاد رکھو میں اللہ کا حبیب ہوں اور یہ کوئی غور کی بات نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے

يَا مَرْيَمُ صَبْرِيْ وَاسْتَيْدِيْ دَهْرَكَ بِدَعَا عَنِّيْ حَبِيْبِكَ خَيْرٌ لِّمَنْ يَحْبِبُكَ

کما جنت قیامت کے دن ان لوگوں کے جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد ہوگی اور یہ کوئی غور کی بات نہیں، میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سرہ دار ہوں اور میری ہی قبر سب سے پہلے نہ بن جائے گی اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرے گا اور میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

اور فرمایا: اَشْهَادُ رَحْمَتِ مُبَرَّكٍ

ہیں اللہ تعالیٰ کی وہ رحمت جس جو اس سے تمام منہوق کو غنا فرمائی۔

وَرَفَعَهُ اَنَّا نَحْمَدُكَ وَنُحْمَدُكَ وَانْ مَا تَحْيَا كَذِي يَدُوحِ الْمَدِينِ نَكْفُرُ
وَانْ اَلْحَاشِرَ اَذِي يَحْشُرُنَا مِنْ عَلٰی قَدَرِ وَانْ اَلْعَاقِبِ وَاعْقَابِ
الَّذِي لَيْسَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَبِيٌّ رَّبَّنَا اِنِّىْ شَرِيفٌ

میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، میں احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور میں مٹانے والے ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذبیحہ کے کفر کو مٹائے گا اور میں حاضر ہوں سب لوگ میرے ناموں پر اکٹھے کئے جائیں گے اور میں حاضر ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائے۔

وَرَفَعَهُ اَنَّا نَحْمَدُكَ وَنُحْمَدُكَ وَانْ مَا تَحْيَا كَذِي يَدُوحِ الْمَدِينِ نَكْفُرُ

میرے عزت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب پہلے اور پہلے لوگوں سے زیادہ ہے اور یہ کوئی غور کی بات نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم،

يَا صَاحِبَ اِسْمَاءٍ وَيَسِيدَ اِبْنِ اِسْرَءٰلَ مَنْ قَبْلِكَ الْمَنِيْرُ الْقُدْرُ الْقَهْمُ

اے جید و حساب حسن و جمال کے مالک و تمام نساؤں کے سردار

آپ جس اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ میں رک کے نور نے چاند کو منور فرمادیا،

بَارِكْتَ صَبْرًا وَسَيِّدًا هَمًّا بَرًّا عَلَى حَبِيبِكَ حِينَ مَعْنَى كَلِمَةٍ

لا یمکن ایشناء کہ کان حقاً بعد از خدا بزرگ توئی قسماً
 کسی بشری یہی وقت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کیسے جیسے کہ اس کا حق ہے
 خدا بزرگ و بزرگ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات وار صفات ہے۔
 اَللّٰهُمَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین ہیں

متعدن قرن پاک میں رشتہ پاک فرماتے ہیں

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔
 اور یہ رحمت المعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت دنیا و آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ ہے کیونکہ
 متعدد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا یا ہے دنیا میں تو آپ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق کے لئے رحمت ہیں دنیا میں کافروں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی رحمت سے قرب قیامت تک نفع ملتا رہے گا، ان کی صورتیں مسخ نہ ہوں گی، سابقہ امتوں
 میں جو کوئی گناہ کرتا تھا تو اس کی صورت مسخ ہو جاتی تھی مگر رحمت و دعاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی برکت سے قرب قیامت تک صورتیں مسخ نہ ہوں گی اور اس کے علاوہ ہمیشہ فائدہ کفار کو بھی
 نصیب ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات دن تمام کفار کے لئے ہدایت کی دعائیں مانگتے
 اور یہ وقت ان کو دین کی طرف بلاتے حالانکہ کفار شریف ہیں کفار نے رحمت للعالمین صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر مار کر سوساں کر دیا، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ حکم فرمائیں تو ان تمام کفار کو ابھی دونوں طرف کے پہاڑوں کو مد کر ختم کر دیا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَلَا يَمُوتُ أَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ غَيْرُ خَلْقٍ يَخْلَقُهُ

جائے یا جو سزا آپ تجویز فرمائیں ان کو دی جائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیمہ و کرم ذات نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ مسلمان نہیں ہوئے تو نہ کی اور دین ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے و رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بجائے بددعا کے ان کے لئے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اے میرے پیارے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرمائیے یہ مجھے ہانتے نہیں میں کتنی ہمدردی فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے ساتھ اور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا قِتْلَتَهُمْ وَلَا صَلْبَتَهُمْ وَلَا قَدْرَ يَتَهُمْ وَهُوَ كَارِهٌ لِّهٖ اِنِّيْ رَحِمْتُ بَعَثْنِيْ اللّٰهُ وَلَا يَتَوَقَّفَنِيْ حَتّٰى يَضْهَرُوْا اللّٰهُ دِيْنَهُ رَحْمَتِ اللّٰعَالَمِيْنَ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور ان کو قتل کروں گا اور میں ان کو سولی پڑھاؤں گا و میں ضرور ہر طرح سے ان کو راہ راست پڑاؤں گا حالانکہ وہ اس دین کو پسند نہیں کرتے بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے و اللہ تعالیٰ مجھے وفات نہ دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ ہو جائے تو رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں ہر طریقہ سے کفار کو راہ راست پڑانے کی کوشش کروں گا جب تک کہ وہ مسلم قبول نہ کریں۔ کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین ہونے کی وجہ سے مدتوں کوشش میں لگے رہتے کہ کوئی بھی کافر نہ رہے۔ سب

مسلمان بن جائیں اور اس لگن میں اسے بے چین رہتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرَ النَّاسِ خَيْرًا

لَعَنَكَ بِأَخِيعَ نَفْسَكَ لَا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

اے محبوب نسلِ اللہ علیہ وسلم کیا پتہ اپنے آپ کو بدگ کر ڈھیں گے مگر یہ کافر یہ نہ لے۔

تو رحمتِ معالین صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اسی غم اور فکر میں رہتے کہ کوئی کافر نہ ہے سب
بیانِ واسع بن جائیں اور جہنم تک پہنچ جائیں۔ وراپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان کے لئے تو ہر حالت
میں رحمت ہیں دنیا میں موت کے وقت قبر میں حشر میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر
جگہ رحمتِ معالین ہیں دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے دولتِ ایمان نصیب ہوئی
موت کے وقت کلمہ نصیب ہوگا اور قبر میں رحمتِ معالین صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک دکھائی
جاتی ہے حدیث شریف میں ہے۔

فَيَتَوَكَّنَ مَا هَذَا رَجُلٌ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ لِيَقُولَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ

ہاں قبرستانوں جاتا ہے یہ کون فرد ہیں جو تم میں بھیجے گئے تو مومن جو بڑھتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس حدیث میں آگے رشاد ہے۔

فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّن سَمَاءٍ أَنِ صَدَقَ عَبْدِي فَأُخْرِجْهُ مِّن رَّجُلَةٍ مِّن السَّبْعِ
مِن مَّجْنُونٍ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ

پھر آسمان سے ندا آتی ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کا وہ تھا بچہ، جنت سے کرو،

لے تو مسلمانوں نے شہو بیہ سدا کا بیغہ و فکر باطل ہی چھوڑ دیا ہے کہ غیر مسلموں کو دین کی تبلیغ کریں جیسے یہ نصر
شہو بیہ سدا کا بیغہ و فکر باطل ہی چھوڑ دیا ہے کہ غیر مسلموں کو دین کی تبلیغ کریں جیسے یہ نصر
بن سے مسلمان بھی دین سے پیڑ ہوئے ہیں فوراً چھوڑ کر پس میں مہبت و اتفاق پیدا کرنا چاہیے اور آخر قہر ہاں
شہو بیہ سدا کا بیغہ و فکر باطل ہی چھوڑ دیا ہے کہ غیر مسلموں کو دین کی تبلیغ کریں جیسے یہ نصر

كَانَتْ صَبْرًا وَسَيِّئًا دَاهِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيدِكَ خَيْرٌ لِّمَنْ خَلَقَ كَلِمَةً

اور جنت کی طرف سے اس کے لئے دروازے کھول دیے۔

اور حشر میں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا شمار اس وقت ہوگا، جب تمام مخلوق حساب و کتاب کے لئے پریشان ہوگی، سوائیزے پر سورج ہوگا، گرمی کی شدت ہوگی، لوگ پسینہ میں غرق ہوں گے نفسی نفسی کا عالم ہوگا، لوگ پریشانی کے عالم میں انبیاء علیہم السلام کی رحمت میں سفارش کے لئے حاضر ہوں گے تمام انبیاء علیہم السلام ایک دوسروں کے آخر میں سب لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سفارش سے حساب و کتاب شروع ہوگا اور اس اذیت ناک عذاب سے نجات ہوگی جنت میں بھی نعمت ایمان والوں کو رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و ولایت ایمان جس کے لئے رحمت روزگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ات دن کوشش فرمائی کے سبب سے ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا حصہ مومن کو ہر مقام پر نصیب ہوتا ہے اور ہوگا، اللہ تعالیٰ تمام ایمان والوں کو رحمت اللعالمین کی رحمت سے وافر حصہ نصیب فرمائے، آمین۔

اسلام کی بنیاد عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

نہیں کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے محمد متقون کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے“

سب سے پہلی بنیاد:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى خَلْقِكَ خَيْرِ خَلْقٍ بَعْدَكَ

کے سو کوئی عبادت کے۔ حق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جو نبی کریم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسالت کا موجود ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دینی حیات عطا فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا کلمہ طیبہ قیامت تک اندن کرتا رہے گا۔ آج بھی جو شخص کلمہ طیبہ پڑھے
یا قیامت تک جو شخص بھی مسلم ہو یا غیر مسلم اسلام میں داخل ہو جب تک وہ اسلام کی بنیاد اول
کلمہ طیبہ نہیں پڑھے گا ورنہ زبان سے اقرار نہیں کرے گا قطعاً مسلمان نہ ہوگا۔ مسلمان ہونے
کے لئے یا اسلام قبول کرنے کے لئے کلمہ طیبہ کا پڑھنا اور اس کا اقرار کرنا شرط اول ہے اور کلمہ طیبہ
کے دوسرے جز کا ترجمہ بھی یہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اگر کوئی شخص
یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اب نہیں ہیں تو وہ ہرگز مسلمان نہ ہوگا،
ہمارے تمام اسلاف و کابرین کا یہی عقیدہ ہے جو کہ تفصیل کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے لے کر موجودہ دور تک کے علماء کے عقائد و مشکلات میں آئندہ صفحہ ۱۱ میں آپ پڑھیں گے
اور یہی عقیدہ علماء دیوبند کا ہے آپ کو آئندہ صفحات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام خلفاء راشدین صحابہ کرام تابعین ائمہ مجتہدین اولیاء کرام علیہم
السلام کے عین امت ہیں اور یہی علماء صحیحہ و مستقیمہ کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں ان میں نہ افرات
کہ اس بات کو حضور علیہ السلام صحابہ کرام تابعین ائمہ مجتہدین کے فرمان عالیہ سے لے کر پڑھنا چاہئے
نہ نہ لکھنا چاہئے کسی بات کو حضور علیہ السلام صحابہ کرام تابعین ائمہ مجتہدین کے فرمان عالیہ سے
کہ کیا باتیں اس مبارک طریقہ میں نہ زیادتی ہے نہ کمی ہے بلکہ متوسط طریقہ ہے جس کے متعلق
امت معاہدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشاد مبارکہ فرمادیا کہ وہ فرقہ میرے دھیرے صحابہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقہ پر ہوگا، آپ کو آئندہ صفحہ ۱۲ پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ گروہ علماء دیوبند

اللہ تعالیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر بنے بلکہ اللہ تعالیٰ
دیوبند کی بنیاد ہی خود رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔

علماء دیوبند نے کتاب امینہ علی المفسد عقائد علماء دیوبند لکھ کر قیامت تک کے لئے اپنے عقیدہ
کا اعلان کر دیا ہے اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شاہ
مبارک اَلَا نَبِیَّاۤءُ اٰخِیَۡرِیْ فِیْ بُرْہٰنِہُمْ یُصَوِّرُوْنَ انبیاء کرام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے
ہیں (فیض الیامی شریعہ بخاری ص ۱) کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد مبارک فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں آگے اللہ تعالیٰ

حکمِ رشاد فرماتے ہیں اے ایمان والو! اور وہ بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رسول مرسلین پر

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجے کا حکم فرمایا اور اس کا ایسا عمدہ اور بہترین طریقہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی انتخاب فرمایا کہ ہر وہ مسلمان خود بخود رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہے۔

نمازیں درود و سلام پڑھنا واجب کر دیا کہ جب تک کوئی بھی مسلمان نمازیں درود و سلام

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ورد مجینا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمہیں نازل فرماتا ہے فرشتوں اور انسانوں کا ورد مجینا
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مادہ استسیحہ میں شرح سعد مجینا مدنی
کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سید متقی نازل فرمانا ہے و فرشتوں و انسانوں کا سعد مجینا نبی صلی
علیہ وآلہ وسلم کے لئے سید متقی کی دعا کرنا مہربان ہے۔

نہ پرستے گا س کی نماز مکمل نہ ہوں اور وقت کی کمی بیشی کے باعث کوئی ساعت ایسی نہ رہی کہ جس میں مسلمان نماز نہ پڑھتے ہوں اور نہ نہیں درود و سلام پڑھنا نہ وری کر دیا کہ کوئی لمحہ بھی ایسا نہ گذرے کہ جس میں میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام نہ پڑھا جائے۔

شہید بن محمد بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہ مبارک فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری تہذیب و وضع ضرر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے جس سے جس شخص بھی مجھ پر نیابت تک درود پڑھتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا واس کے باپ کا نام لے کر درود پیش کرے گا جس سے کہ فردا جس شخص جو فردا کو پیش کرے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔ از غلوں بدین، فضائل و شریف

شہید بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شاہ مبارک فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں، میری امت کی طرف سے ملے ہوئے سب پر پیش کرتے ہیں، سب کی شریف فضائل و ثناء سننے کے بعد وہ بندہ کی بتائی عمرت و درود کی نیابت و دعا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں و نشان زدہ خطوبہ کی طرح گئی تا یہ دیوبند میں مفصل واقعہ تحریر ہے و درود و بند کے ثناء میں یہ اشعار ہیں موجود ہیں۔

خود ساقی کوثر رضی اللہ عنہ نے بھی نے کی بنیاد یہاں

تاریخ مرتب کرتی ہے دیوبند کی روداد یہاں

رحمت کائنات

رحمت موزن رفیع امین صلی اللہ علیہ وسلم سب شہیدوں کی رحمت اللہ علیہ و علیہ وسلم کو خواب میں سید دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ثوابی رحمت دوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب میں پیش فرمائی ہیں و گنوں درود سے بھر پور ہے ایک بڑے مجموعوں کا سامنے ہے و گنوں

بَارِئٌ صَبَّحَ وَصَبَّحَ دَہْشَتٌ لِّلَّهِ عَلٰی حَبِیْبِکَ عَزِیْزِ الْعَزِیْزِ

کے پاس چھوٹے اور بڑے برتن ہیں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے برتنوں و درود سے بھر رہے ہیں۔ (تاریخ دیوبند)

بزرگوں نے اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ کنوئیں سے مراد دارالعلوم دیوبند ہے دودھ سے مراد حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کے علوم ہیں جو کہ خود رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وارثوں کے ذریعہ سے (حضور علیہ السلام نے فرمایا العلماء و دثتہ الانبیاء علما انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں) قیامت تک اس دارالعلوم سے تعلیم حاصل کرنے والوں کے برتن دودھ علم شریعت سے بھر رہے ہیں جاننا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر میری قبر (روضہ عمر) کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنا ہوں و جو شخص مجھ پر درود ازست درود شریف پڑھتا ہے وہ بذریعہ ملائکہ پہنچا دیا جاتا ہے (بیہدفی شریف)

تو جس وقت بھی چاہے نمازیں درود و سلام پڑھا جائے یا نماز کے علاوہ گروہ عمر کے پاس پڑھا جائے تو رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود سنتے ہیں اور دوست پڑتے جاتے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر فرمائے ہوئے ہیں جو فوراً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وپر جمعہ کے دن کثرت سے (یعنی زیادہ سے زیادہ) درود شریف پڑھ کر دو، اس سے کہ یہ سب مبارک دن سب کے سب دن ملا کر چھ ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا، اِن انتقال کے بعد بھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بدنوں کو کھاتے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے (ابن ماجہ شریف)۔

حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مندرجہ بالا ارشادات فرما کر قیامت تک کے لئے اپنی تمام امت کو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے سلسلہ میں زبردست وضاحت بیان فرمادی اور قرآن مجید میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ انہوں نے کتنی وضاحت کے ساتھ سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی وضاحت کے ساتھ ارشاد مبارک فرمایا، اِن اثبات کے بعد اور مزید وضاحت فرمائی کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پس نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ رزق دیا جاتا ہے۔ چونکہ اللہ رزق کے لئے جسم اور روح دونوں کی حیات لازمی ہے ورنہ رزق نہیں کھایا جاسکتا۔ اِن واضح ارشادات غایبہ کے ہوتے ہوئے جو کہ حضور علیہ صلوٰۃ و سلام نے ارشاد فرماتے اس کے خلاف گفتگو کرنا تو درست۔ اِن میں ذرا سا ہمیشہ کرنا گویا حضور علیہ صلوٰۃ و سلام کے ارشاد غایبہ کا انکار کرنا ہے۔ جس سے جان کے پھلے جانے کا خدشہ ہے کیونکہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات غایبہ پر یقین رکھنے کا نام نہی ایدین شب معراج شریف میں رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گدبوا، موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھتے رہیں۔ بدی اور ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام اور یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کَبَيْتَ اَتَيْتُكَ كَبَيْتَكَ کہہ رہے ہیں (مسلم شریف) محدث کبیر حضرت مولانا محمد نور شاہ صاحب کبیری

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلَامًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ

رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں (حقیقۃً اسلاماً)۔

حضرت ابو موسیٰ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرنے والوں کے غرقہ سے ستر انبیاء علیہم السلام پیدا ہوں گے بیت المقدس کے حج کے روز پر تشریف لے گئے جنہوں نے عبا پہنے ہوئے تھے۔ (متوفی تہذیب کائنات)۔
 ان حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں تہذیب کے روز پر تشریف لے گئے ہیں رزق بھی کھاتے ہیں حج بھی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہاں چاہیں جاسکتے ہیں جیسے کہ عرب تشریف کو تھوڑے مسافت پر بیت المقدس میں تہذیب کو علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور حضور علیہ السلام کی اقتدار میں نہایت تھی۔ رحمت اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روز پر تشریف لانے کے بعد جہاں بہار سے لے کر رات تک ہر قسم کی ترقی دیکھیں جو وہ حج کرتے ہیں اور بات کو اپنی طرح جانتے ہیں کہ وہ مگر نہ انبیاء صلی اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے روز پر تشریف لائے ہیں بلکہ تہذیب کے روز پر تشریف لائے ہیں کہ تہذیب صلی اللہ علیہ وسلم کے روز پر تشریف لائے ہیں، حضور بھی دیکھتے ہیں کہ وہ حج کرتے ہیں اور تہذیب کے روز پر تشریف لائے ہیں اور اس کا ذکر کے متعلق رہنما معین نے ارشاد فرمایا کہ فرمایا۔
 قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَنِي زُحْرًا لَمْ يَخْلُصْ حَاجَةً لَا زِيَارَتِي وَلَا مَنَاسِكَ

عَلَى أَنْ أَكُونَ شَفِيعًا لَّيَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسند احمد)

یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سو کوئی حاجت اس کی نہ لائی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیق ہوں۔

اس بات پر غور فرمائیے کہ رحمت اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمایا کہ جو میری زیارت کو آیا، تو آپ خود سوچیں کہ زیارت کس کی ہوتی ہے حضور علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری زیارت کو آیا۔

بَارَكْتَ صَلَاتَكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى حَبِيبِكَ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ

حضرت مولانا شرف علی تھانوی فرماتے ہیں: مدینہ منورہ حاضر ہونے والیوں کے کہہ کر میں نے حضور
عیدہ مسدوم کی زیارت کی کیونکہ حضور عیدہ سلامہ زندہ ہیں اور خط انبیاء جو دی ہوئے شہر مقام حیات ص ۲۴۹
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتے
حضور عیدہ صلوٰۃ و سلام کے حضور حاضر ہو کر عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام
علیک یا ابیکر، السلام علیک یا اَبَتِ ۱ رسول ابن تیمیہ ص ۳۹۰ رحمت کائنات
یہ سلام عرض کرنے والے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جب بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتے
ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت بوکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اپنے باپ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں گویا کہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ تینوں حضرت
سلامہ سنتے ہیں و رہتات ہیں سبحان اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سلام پیش کر کے اپنے عمل سے
تجربہ مستحکم کے لئے حیات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حیات خلفائے راشدین رضون اللہ عنہم جمعین کو
ثابت کر دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس عقیدہ کے خلاف تمام شکوک و شبہات رفع فرما دیئے۔

مہ مؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمرہ مبارک میں حضور عیدہ صلوٰۃ و السلام
آرمہ فرما رہے ہیں۔ حضور عیدہ صلوٰۃ و السلام کے کمرہ پر وہ فرما رہے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پر وہ فرما رہے کے بعد اس کمرہ میں امہ مؤمنین رضی اللہ عنہا بغیر پر وہ کے تشریف لاتی تھیں۔

سیدنا قاری عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمرہ پر وہ فرما رہے کے بعد کمرہ میں با پر وہ تشریف لاتی تھیں
چونکہ پہلے خاوند و داماد تھے جن سے کوئی پر وہ نہ تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری
کے بعد پر وہ فرمایا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ حضرات

دیکھتے ہیں قبر ان حضرت کے سامنے حجاب نہیں ہے سبحان اللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں :-

ليتهبطن بن مريم عدلاً واماً مقسطاً وليسكن فجا حاباً و

معتماً وليأتين قبري حتى يسلم علي ولا ردن عليه

(رواہ ابو ہریرۃ خزرجی الحاکم وصحیح عقیدۃ الاسلام ص ۱۰۰)

حدیث کبیر استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد نور شاہ صاحب کثیر فی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کو اپنی کتاب عقیدۃ اسلام میں درج فرما کر یہ بتایا ہے کہ اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ ان سر اس حدیث شریف کے ترجمہ پر غور فرمائیں کہ اس میں رحمت حق تعالیٰ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے مسائل حل فرما دیئے۔

فرمایا حضور علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیٹا ضرور آسمان سے اترے گا۔ وہ

انصاف اور عدل و پائیدار ہوگا اور وہ دور دراز کے راستے سے سفر کر کے حج یا عمرہ کے لئے

آئے گا اور پھر وہ ضرور میری قبر پر منہ انوار ہر بھی آئے گا یہاں تک کہ مجھے سلام کے گا اور

میں ضرور اس کے سلام کا جواب دوں گا،

۱۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے پید نہیں ہوں گے مرزائی مرزا غلام احمد کو

عیسیٰ کہتے ہیں فرمایا کہ حضرت مریم کا بیٹا ہوگا۔ مرزیوں کا سارا جھوٹ قیامت تک ختم فرمایا

۲۔ اور فرمایا کہ وہ دور دراز (دشت) سے سفر کر کے حج یا عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ شریف میں آئیں گے

۳۔ پھر مدینہ منورہ حضور علیہ السلام کے حضور سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوں گے اور

حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں گے

اس سے معلوم ہوا کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے حاضر ہونا سنت انبیاء علیہم السلام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام عرض کرنا سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا،
تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہونے والے کا سلام سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں اور اسے جانتے ہیں یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا،
نبی انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک کی بلندی کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہداء امتیوں کے لئے اللہ کریم نے اپنی مقدس کتاب قرآن پاک میں جس سے زیادہ عزت والی کوئی کتاب نہیں علی الاعیان قیامت تک کے لئے رشتہ مبارک فرما دیا۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَا وَلَكِنَّ كَلِمَةً تَنْفَعُونَ
اور مت کہو ان کو جو قتل کئے گئے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو غیر نہیں اور فرمایا:-

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَا عِنْدَ رَبِّهِمْ
يَرْزُقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

اور آپ ان لوگوں کو جو مردہ نہ سمجھیں جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے گئے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے اور وہ خوش ہیں اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اپنے فضل سے۔

کتنی بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ یہ خیال دس میں نہ لانا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں

شہید ہونے والے فرد سے بدلہ فرمایا کہ وہ زندہ ہے اور ان کو رزق دیا جاتا ہے اور وہ شہداءِ حق کے تمام واکرام پر خوش ہیں۔ جان انصاریہ توشانِ ست سیدانِ نبیہ صلی علیہ وسلم کے مقتدیوں میں سے ہے۔ وہ متقی کتھا ہی گنہگار ہو شہادتِ پائے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اس کو یہ نعم و کرم دے گا کہ دائمی زندگی نصیب ہوگی۔ رزق دیا جاتا ہے اور بہن کی خوشی اور رحمتِ ست و شہداءِ حق لوگ حقائقِ قرآن شریف صلی علیہ وسلم و بیابانِ عرفہ و تائبین بھی یہ کرم میں بیتِ نبی صلی علیہ وسلم نصیب شدہ ان کی برزخی زندگی غنیمتوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کتنے کتنے ہمد و ثناء واکرام رکھے ہوں گے۔

حضرت بوہرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رحمتِ دو عالم صلی علیہ وسلم آئے جنگِ احد سے واپس لوٹے تو حضرت صعیب بن زید و دوسرے صحابی کرم رضوان اللہ علیہم اجمعین قبر کے پاس کھڑے ہوئے و فرمایا کہ میں شہادتِ دین ہوں کہ تم زندہ ہو شہادتِ حق ہے۔ ساتھی بھی اپنے فریادیں نہیں تم ان کی زیارت کیا کرو و انہیں سونپنا کہ تمہارے ساتھ ہیں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص انہیں سونپے گا یہ جو باریک دیکھتے ہیں تک جباری رستہ گا۔ و خیر جہاد صحیحہ و امیہ حق

قربان بائیں خانہ بنیہ صلی علیہ وسلم کے کتنے و فح خانہ میں شہداء صلی علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم زندہ ہو اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں سبحان اللہ جس بات کی حضور سیدِ فرقہ دین شہادت دیں اور اللہ صلی علیہ وسلم اس بات کا عدل قرآن پاک میں کریں کہ شہداء زندہ ہیں و یہ جو کھانہ کھاتے ہیں کہ قیامت تک جو بھی ان کو سونپے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

یہ توشانِ بنے سیدِ نبی صلی علیہ وسلم کے مقتدیوں کی کہ رحمتِ دو عالم صلی علیہ وسلم کے کلمہ پر چڑھنے کے بعد ان کو یہ شہادت نصیب ہوئی اور ان سب سے بلند و بزرگ نبی رحیم صلی علیہ وسلم

رسول میں اور پھر سب نبیہ عظیمہ صلوٰۃ واسلام سے ارفع و علیٰ مقام تو ہمارے قلوب سید ارس
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جن کے بعد پھر اللہ تعالیٰ ہی ہیں "بعد زندہ بزرگ توں نقشہ شفقہ"
توسیدہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ستروں نے کیا انعام و کرم اور نہ پائیاں اپنے پاس
رکھی ہیں وہی جانتے ہیں کہ جن کی خاطر یہ سب جہان بنائے و مہارے نامن کے نشیبی ہیں۔

حضرت مجدد القلوب ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

تیمین و نهال الطیف و نطق فرموده است

بہشت مدّتوں سے تصور عاید ہو کر تھیں پید فرمائی۔

بکند یہ شاد و مبارک فریاد۔

بهجت و عروج سه و غیب و غفل که سهویه و ستی و در عدم کمالات نباشد بکافران و عام
 باشد و پیر و سایه نبود و نیز در مشایخ و سادات خاص و شریف است و چون لطیف تر
 زانی در عالم باشد و در سایه چهره است در غیب و غفل که سهویه و تقییدات آنرا سوره سوره مکتوب است

فوتیہ کی کریمت معین نسل تدریجیہ وار و طمک : ست عاں کو نارتوں سے عجیب ہے

بنیاد ہے کہ پتھر کی عیدہ و آہ و سحر و جود ہاں کہ ہر گھنٹہ میں سنہ ہی نہیں ہے جگہ

تمت دوری منسلی تدریجیہ و رکمر سے فریب، خدقت من فیہ تدریجیہ متقوی کے نور

ستے ہیں جو یوں و دوسروں کو یہ دوست ہی نہیں کیونکہ حضرت نعلی مدظلہ و السلام

۱۰۔ خود غصہ نہ پیدا کرنا۔ کسی کے حق میں غصہ نہ کرنا۔ اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کا وجود نہ رک اس نامرت پر تو ہے توحی وحیت کہ آبِ حلی التدریج وہ وہ مسک کا یہ نقشہ نیز

نہ نشادوت میں ہر ایک شمس کا سایہ اس کے وجود کی نسبت زیادہ لطیف قرار ہے وحب

تو مرحمان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزدیک کی کیفیت شے نہیں تو غریب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا سایہ کیسے مقصور ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ

سیدال نبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک کو تو سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی جان ہی نہیں
سکتا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا بنایا تھا۔ اللہ کریم فرماتے ہیں۔
وَتَعَذَّرُوا لَهُ وَتَوَقُّرُوا لَهُ مِيرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و احترام کرو۔

اور فرماتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

اے ایمان والو! اپنی آواز کو سیدال نبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔

اور فرمایا

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے مت پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاؤ ہو۔
اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کا حکم فرمایا ہے
پس ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متنی ہونے کے سبب کسی مرد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ادب و احترام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں۔ اگر تم نے
ادب و احترام کا دامن چھوڑ دیا تو

لَنْ تَجِبَ أَعْمَالَكُمْ وَانْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

تمہارے تمام اعمال فاسخ کر دیے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر درجہ سیدال نبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کی توفیق نصیب فرمائے اور ہر

نقص و عیب پر فرمائے آمین۔ بَعِثَ إِلَيْنَا رَحْمَةً وَرَحْمَةً كَسَفَ لَذِي جِبْرَائِيلَ

حَسَنَاتِ جَمِيعِ خَصَائِرِهِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى خَيْرِ خَلْقِكَ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و وقت سفر آخرت

۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل پہلے پینے پونے کپڑوں میں ہی دیا گیا، گھر تک جسم سے نہ تار گیا۔ (مقام حیات ص ۱۶۴)

۲۔ نماز جنازہ ہی عام مسلمانوں کی طرح نہ پڑھتی گئی بلکہ دس دس صی بہ کرامہ حبرہ طہرہ میں داخل ہو کر درود شریف پڑھتے تھے اور وہ درود شریف یہ ہے۔

اِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا كَبِّرْكَ وَسَعِدْكَ صَلَوةُ اللهِ اَبْرَارًا رَّحِيمًا
وَمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ وَالْمُتَّقِينَ وَالشُّهَدَاءُ وَاصْدَاقُ حَيِّينَ
وَمَا سَبَّحَكَ مِنْ شَيْءٍ يَادَبَّ الْعَالَمِينَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَرَسُولِ دُبِّ الْعَالَمِينَ الشَّاهِدِ الشَّهِيدِ
سَدَاغِيْ اِيَّاكَ بِاَذْنِكَ السَّرَاجِ اَمِيْرٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ

(ذرا قافی ج ۸ ص ۲۹، رحمت کائنات ص ۳۳)

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قبر و مبارک میں ہی آپ کے لئے آرام گاہ (قبر شریف) بنائی گئی۔

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق آپ کی ملک میں ترکہ اور وراثت کا قانون جاری نہیں کیا گیا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاہری حیات میں جو ان کا منہ فتنی وہی بدستور قائم رکھا گیا۔ ورنہ خدافت کی توہیت میں رہیں۔

۵۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواج مطہرات کا یہ حق سمجھا گیا کہ وہ اپنے مسکنہ حجروں

لَا تَرَبُّ صِلَ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرٌ اَمَّنِيْ كُلِّهِمْ

کو تازہ زندگی اپنے استعمال میں رکھیں اور نبی صلی اللہ وسلم کی روک سے اپنا نفع، حیات
حاصل کرتے ہیں جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبی ہر حیات کے زانیہ ہیں کہ وہ
دونوں حقوق حاصل نہیں کیا تاکہ کسی مسلمان کے انتقال کے بعد اس کی بیوہ کو یہ حقوق نصف
عزت کی مدت تک رہتے ہیں۔ (مقامہ حیات ص ۱۱۱)

۲۔ سیدالنبید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ معصرات سے نکاحِ اہست پر حریم مقرر کیا گیا۔
مسلمانان کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاحِ جائز ہے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غنیدہ

سیدنا صدیق کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے سامنے کر دینا۔ اگر روزہ مکمل جائے تو قبر نورست گزائے کہ بویکر و ندرست
 آؤ تب تو مجھے حجرہ مبارک میں دفن کر دینا ورنہ عمامہ مومنین کے قبرستان میں دفن کر دینا چاہیے۔
 یہی کیا گیا، جب حجرہ مبارک کے سامنے جنازہ رک گیا تو روزہ مکمل گیا و قبر نورست گزائی
 ادمشوا حبیب و حبیب سے آؤ ثبوب کو اپنے ثبوب کے پاس

صلی اللہ علیہ وسلم وبارک وسمہ اللہ علیہ وسلم
 جن سے سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قیامت تک کے
 لئے جیسات منی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وسمہ اللہ علیہ وسلم فرمادیا، اور غیبی ہدایت
 مسند کے حل فرمانے کا حق رکھتے تھے کہ دین کے بڑے مد میں آپ نے سبقت فرمائی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی سے فرار ہو کر واپس مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے کام جو آپ کرتے وہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو یہ واقعہ بتا دیتے تھے اور سارا معاملہ کرتے اور اسی کی دوسری طرف سے بھی آپ تفتیش فرماتے۔

(جذب جنوب منہ، مقدمہ صحت ص ۱۰)

حضرت صاحب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی شخص نے مجھے گھڑی دے دی، یہ دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، آپ نے فرمایا: ان دونوں شخصوں کو میرے پاس سے فاریں نہیں آپ کے پاس سے یہ آپ نے نہ پہچان سکتے ہیں کہ وہ انہوں نے کہا کہ ہمیں شک ہے کہ آپ ہیں، اس پر حضرت نے فرمایا: اگر تم میں ہاینہ سے ہوتے تو میں تم میں نہ دیکھتا، اس سے کہ تم تہجدوں میں صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں، انہیں بخاری بہ نفع، مقدمہ حیات ص ۱۰

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن کا مشورہ میں مدینہ منورہ کی مسجد میں بندہ آؤ گے گھبراہٹ سے مشورہ میں مدینہ منورہ آؤ گے واپس آؤ گے، تو معلوم ہوا کہ جس شخص نے مدینہ منورہ واپس آؤ گے اس کے سامنے وہ بندہ نہ رہتا تھا، مدینہ منورہ میں گزرتا ہی کوئی نہیں مدینہ منورہ واپس آؤ گے تو ہمارے تمام غلام غلام کو دیکھیں گے کہ انہیں نہیں پہچانیں گے، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے منہ کے قریب وہ بندہ نہ رہتا تھا، غلام کو شائع کرتا ہے اس لئے کہ آپ روئے منہ میں تشریف فرما ہیں، اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمان ہونے کی حیثیت سے دیکھتا ہوں اور تم نہیں

نَاكِتَ صَنِيعًا وَلَا يَكُنْ لَكَ عَلَى حَبِيبِكَ حَيْثُ يَكُنْ

منرا دینا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے جس وقت تشریف لائے تو سب سے پہلے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کیا۔ (خداوند اوف ص ۹۹، دعوت اک انصاف ص ۱۴)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب باغیوں نے محاصرہ کر لیا تو بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ بہتر ہے آپ شام تشریف لے جائیں، وہ ان افواج مضبوط ہیں، اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ میں اسے ہائز نہیں سمجھتا کہ اپنے دارالہجرت کو چھوڑ جاؤں، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی چھوڑ دوں، رجب بقلب ص ۱۸، مقام حیات ص ۱۸

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

من ز رقبہ رسول اللہ کان فی جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رقبہ طہ کے پاس تھا نہ ہو وہ اس وقت سور
کی ہمسائیگی میں ہوتا ہے

وما عمل علی بن ابی طالب مصروعی داراً، ابان ص ۱۰۱، توفیق مذہب
حسنت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے دروازے میں نہ تو دروازے سے باہر ایک بکری نہیں بنوئے تاکہ
کوڑا لگنے کا کہیں شوریہ نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ذمیت نہ ہو (سنن ابی داؤد ص ۱۰۱)
یَا مَرْيَمُ صَبْرِيْ وَصَبْرُوْا هُنَّ بَدَا عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرٌ اَخِيْرُ كَلِمَةٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے دروازے پر نہ نور دے باہر
 ایک جگہ میں بنوائے تاکہ کواڑ بننے کا کہیں شور پیدا نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ ہو۔
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 رونقہ طہریہ حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ نے جو پروردگار سے سنا ہم نے آپ سے
 سُنَ یہ وہ جو کچھ آپ نے خدا تعالیٰ سے یاد کیا ہم نے آپ سے یاد کر لیا، آپ پر جو آیات نازل
 ہوئیں اُن میں یہ آیت شریفہ بھی ہے۔

وَتَوَكَّلْهُمْ اِذْ تَضَحَّوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
 سَوْجَدُوْا سَدَّ تَوَابًا تَرْحِيْمًا (مسلم)

اور جب اُن لوگوں نے اپنے آپ پر خلم کیا تو گرا آتے آپ کے پاس اور اللہ تعالیٰ سے
 مغفرت پراتے اور آپ بھی اُن کے لئے اللہ سے بخشش مانگتے تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو
 توبہ قبول کرنے والے اور رحم کرنے والے پاتے
 رونقہ تہودت کو زانی اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔

(جذب مقبوب ملک، خداوند و ذلت، مقام رحیمات ص ۳۶)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عن عائشۃ نہ قالت کنت ادخل بیٹی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم وانی واضع ثوبی واقول نہ ہو زوجی وانی۔ فلما دفن عمر معہم
 فواللہ ما دخلت الا وان مشدودة علی ثیابی حیاء من عمرہ
 (رواہ احمد وکذا فی مشکوٰۃ ص ۳۶، مقام رحیمات ص ۳۶)

یَا نَبِیْتَ صَبْرٌ وَسَیْمٌ دَائِمٌ اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبَتِکَ خَیْرٌ مِّنْ حَبِیْبٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے تہرے میں جس میں کہ میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم تنھے پایا و کھلی داخل ہو جایا کرتی تھی مجھے یوں خیال ہوتا تھا کہ میرے ہاتھ و
میرے و مدہی تو یہاں ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ و ان دنوں ہوتے تو نہ کہ تم تو میں
پر سے ہی سے جاتی تھی و یہ حضرت عمر سے تیار کے باعث تھی۔

عمر مکی جتنے مدعیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بھی نہ گھر سے
جو مسجد نبوی کے ساتھ تھے کسی مین یا کھل گئے جسے کی و نہنتی تھیں و یہ حکم چھپتی تھیں کہ نہ
صلی اللہ علیہ وسلم واس و نہنت ذہبت نہ وہ (سقاء مستدریست)

سبحان ستر اتم موٹھین نے قیامت تک کے لئے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ
سیدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم نہنت ابوبکر صدیق نہنت عمر رضی اللہ عنہما نہنت عثمان غنی نہنت
ہیں اور دیکھتے ہیں و یہ قبروں کی دیو ہیں ان کے ہاتھ کوئی خوب رہا نہیں ہیں و نہنت
ہیں تھی کہ سمسائے کے مکانوں میں گئے و کیوں ان کی کو نہنتی تھی ہیں تھی و مسجد نبوی
کے ہمسایوں کو نہنت تھوکنے سے منع فرمادیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عہد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر پر روانہ ہوتے تو مسجد نبوی
میں نہنت ہوتے نہنت پڑھتے و یہچہ و نہنت نہ پر نہ ہوتے و نہنت کرتے،

اللہ اللہ بیٹ رسول اللہ صلاہ علیک یا بکوا سداہر عیب الیہ بان
یا ابی ذہن بنی شہید جہنت ووفی جہنت جذب تنوبہ ووفی جہنت مریت جہنت

اور یہ جب نہنت و پس سے توپنے گھر جانے سے پہلے پیر سی طرح سوئے غرض کرتے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَادْبَعْ أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ حَبِيبِي مُحَمَّدٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل صحابی حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں جب قحط پڑا تو بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور یوں عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لَا تَمْنِكَ فِي تَهْمٍ قَدْ هَلَكُوا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے بارش کے پانی کی رحمت فرمائیے آپ کی امت قحط سے بک ہو رہی ہے۔

تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خوب میں آکر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جو بر میر سلام کہہ دے اور یہ بھی کہہ دے کہ بارش ہو جائے گی چنانچہ بعد ہی بارش کا نزول ہوا۔

(فتح باری شرح بخاری، رسائل کوثری ص ۳۰ رحمت کا ثبات مشہور)

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل صحابی

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سید عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس اپنے کسی ضروری کام کے لئے بار بار جاتا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا بوجہ نہ دیتے نہ تو اس کی طرف توجہ نہ کرتے اور نہ ہی اس کی حاجت پوری کرتے وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے

يَا رَسُوْلَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَآلِهِمْ وَسَلَّمَ عَلَى حَبِيْبِكَ عَيْنِي الْغَنِي بِالْغَنِيْمَةِ

فرمادیں، یہ مسجد نبوی کا واقعہ ہے اور حضرت سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا زمانہ ہے تو ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اس عرض کرنے والے کی بات سنتے ہیں اور حیات میں اور اس شخص کی حاجت کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سفارش فرمادیں گے سبحان اللہ قربان جائیں صحابہ کرام کے کہ قیامت تک کے لئے کتنے مسائل حل فرمادیئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضو عنہ

مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیبؒ کا مشاہدہ

فرماتے ہیں کہ میں نے کئی-کئی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح گزیر کر سوائے میرے کوئی بھی انسان مسجد میں عبادت کے لئے نہ پایا تھا، جب شامی بدست جبہ میں بے ادبی کے لئے تھے تو مجھے دیکھ کر کہتے اس بوڑھے پاگل کو دیکھو، جب نماز کا وقت ہوتا تو روضہ اقدس سے آذان کی آواز آتی اور پھر اقامت بھی کسی جاتی نہیں کیلئے نماز دیکھتے۔
(رواق روضہ ج ۱، ص ۱۲۱، رحمت کائنات ص ۲۱)

ذی الحجہ ۶۳ھ میں مشہور واقعہ جو کہ واقعہ محرو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس وقتیں دس ہزار سے زائد بل مدینہ منورہ شہید کر دیئے گئے تھے اور مسجد نبوی بھی ان شامی بدختوں سے محفوظ نہ رہ سکی لوگ گھروں میں نماز ادا کرتے تھے صرف یہی ایک تابعی حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی میں رہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی

مشہور کتابوں کی تحریریں:۔ وقت ہو مقدر عندا محققین انہ صلی اللہ علیہ

حَتَّى يُرْزَقَ تَسْتَمْتَعُ بِجَمِيعِهِ أَمَّا ذَوَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ أَنَّهَا تُجَبُّ عَنْ أَبْصَارِنَا صِرَاحًا
عَنْ شَرِيفِ مَقَامَاتِ (زور، یشاح، مشک)

مفتیین کے نزدیک یہ بات سٹے شدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں آپ کو رزق
دیا جاتا ہے اور عبادت آپ بذاتِ بھی اٹھاتے ہیں، ان تین باتوں سے کہ وہ ان کاموں
سے پرہیز میں ہیں جو ان مقامات تک پہنچنے سے تو سر رہتی ہیں۔

۲۔ یَنْبَغِي لِمَنْ قَصَدَ زِيَارَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْثِرَ صَلَوةً
عِيبَةً فَإِنَّهُ يَسْمَعُهَا وَيُبَلِّغُ رَأْيَهُ مِنْهُ

بہشتیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے اسے بہت کثرت
سے درود شریف عرض کرے کیونکہ آپ خود سنتے ہیں اور دور سے آپ کو پہنچایا جاتا ہے

۳۔ (فَإِنَّهُ يَسْمَعُهَا) اِیْ اِذَا كَانَتْ بِأَقْرَبِ مَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيُبَلِّغُ رَأْيَهُ)
اِیْ یَبْلُغُهَا مَعَهُ اِذَا كَانَ مَصْلِيَّ بَعِيدًا زَحْمَوِيَّ مِنْهُ مَعْرُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسدود و سدر کو اس وقت خود سنتے ہیں جب قریب سے عرض کیا
جایا ہو اور فرشتے اس وقت پہنچاتے ہیں جب یہ دور سے پڑھا جاتا ہو

حُضْرَتِ اِمَامِ شَافِعِي رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَمَسْلُوكِ الْمَشْهُورِ

کتاب طبقات شافعیہ ج ۲ ص ۲۸۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُجِشَّ وَيَقْمُو وَيُخْرِضُ
عَلَيْهِ لَأَعْنَتُ لَأَمَّةً وَيَبْلُغُ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ

بہ شافعیہ کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں احساس

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْعَالَمِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

شعور موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں، اور
صلوۃ وسرمد بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (مقام حیات ص ۱۵۰)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی مشرب

الروضة البهيمة ص ۱۴ میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال ابن عقيل من الحذابة هو صلى الله عليه وآله حتى في قبره يوصي

حضرت بن عقیل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور

نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ (مقام حیات ص ۱۵۰)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص یوں

کہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ارشاد شریف کی زیارت کی، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

میں سے ابن ارشد رحمۃ اللہ علیہ اس کی تائید کرتے ہیں کہ اس ناپسندیدگی کی وجہ یہ ہے

کہ زیارت کا مفہوم عام طور پر موتی کے متعلق استعمال ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے

شرافیہ کے بعد اب حیات نامہ سے زندہ ہیں اور یہ حیات ہمیشہ بھی اس طرح ہے کہ حضرت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ نہیں بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غائب جس دیوی سے

استغفار کے باوجود حیات کا مد سے زندہ ہیں۔

(مقام حیات ص ۱۵۰، نوہ بیان ص ۱۴۰، وقار لوقہ ج ۲ ص ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴

حضرت علامہ بیہودی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا عقیدہ

فرو تے ہیں اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی یہ زندگی شہدائی کی زندگی سے بہتر ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ (وقال الوفا ص ۴۱۵، تسکین الصدور)

حافظ ابن حجر رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا عقیدہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر روضۃ الطمرین میں زندگی ایسی ہے جس پر موت و زندگی ہوگی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زندہ رہیں گے کیونکہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (فتح الباری ج ۲، ص ۲۲، تسکین الصدور ص ۱۱)

حضرت علامہ عبد الوہاب شمرانی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا عقیدہ

علامہ شمرانی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے مجھ پر یہ بھی احسان اور نعمت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار عالی کا حاضر باش ہوں اکثر اوقات یوں ہوتا ہے کہ میرے درمیان و روضۃ اقدس کے درمیان فاصلہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے میں اپنے تئذ کو روضۃ الطمرین پر پاتا ہوں اور اسی طرح محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں جس طرح اپنے پاس بیٹھے ہوئے کے ساتھ بات کی جاتی ہے۔ (المنہج الکبریٰ مطبوعہ مصر ص ۱۳۲)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ نَحْمَدُكَ

سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئٹہ پر بیاداری کا حکم

سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے تین رات متواتر نماز تہجد کے بعد یہ دیکھا کہ سید بنی
صالحی اللہ علیہ وسلم دو بدخبت انسانوں کی طرف اشارہ فرما کر حکم دے رہے ہیں کہ ان کو اپنے
سے بچاؤ اور ان ٹانگوں کی شکلیں دکھائیں۔ سلطان نے تیسرے دن اپنے سعادت مند وزیر
جمال الدین موسیٰ سے یہ واقعہ بیان کیا تو اس نے یہ مشورہ دیا کہ یہاں اب بیٹنا نہیں چاہیے،
بلکہ خفیہ طور پر فوراً مدینہ منورہ پہنچ کر اس صورت حال سے نمٹنا چاہیے۔ چنانچہ سلطان اپنے
ملازم اور کافی مال ساتھ لے کر سولہ دن سفر طے کر کے مدینہ منورہ پہنچا اور حکم دیا کہ سب اہل مدینہ
آئیں تاکہ ان کو انعام دیا جائے۔ تمام اہل مدینہ آئے مگر جو دو شکلیں سید زبیر موسیٰ علیہ السلام
نے دکھائی تھیں وہ نہ آئے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ دو ایسے ہیں جن کو قیام پذیرین جو راتوں
عبادت میں مصروف رہتے ہیں کسی کے ہاں نہیں جاتے۔ آخر سلطان نے ان کو بلوایا تو وہ اپنی
ننگے جن کی شکل دکھائی گئی تھی۔ سلطان خود ان کے چہرہ میں گہرا تعجب کی نگاہوں سے دیکھ رہا
تھا۔ کوپا یا جو روضہ عمر کے قریب پہنچ چکی تھی سلطان کے استفسار پر انہوں نے یہ انکشاف
کہ وہ اندلس کے عیسائی ہیں۔ عیسائی حکومت نے ان کو اس لئے بھیجا ہے کہ ہمدرد
کو نکال کرے اور ساری کارروائیوں سے ان کی تضحیل کر دی۔ سلطان نے ان کو
مگر ذہین قرار دیا۔ اور پھر ان کی رہنمائی کو بدل دیا۔ اس کے بعد اپنی ملک زمین کو وسیع
اور قلعی پکھڑا کر دیو رہا دی جو حجرہ طہر کے مدرسہ و جالیوں سے نظر آتی ہے۔

(وفاء الوفاء، زمت کائنات ص ۲۳)

علامہ جمال الدین سیوطی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا عقیدہ

فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک فریادی آیا اور اس نے درخواست کی کہ آپ سلطان قاضی خان کے پاس جا کر میری سفارش کریں، آپ نے اس کو جواب میں کہا کہ میں میرے بھائی میں بچھتر دفعہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے جاگئے اور نیند کی حالت میں بھی مشرف ہو چکا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کی نحت کے متعلق پوچھ چکا ہوں مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں آپ کے ساتھ سلطان کے پاس سفارشی ہو کر چلا جاؤں تو اس سے ہو سکتا ہے کہ زیارت پھر مجھے نصیب نہ ہو، اس مشرف و ریزگی کو جو زیارت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو حاصل ہے اس مشرف سلطان پتہ ریزج دیتا ہوں۔ (سعادت دین ص ۴۳)

حضرت سید احمد رفاعی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنا دست مبارک وضع اطر سے باہر نکالا

حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ صوفیائے اُمت اور اولیائے ملت میں سے گزریے ہیں ان کا واقعہ حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سخاوت میں نقل کیا جاتا ہے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور شدت شوق میں یہ اشعار پڑھے،

فی سائۃ ابعد روحی ارسلاہ جب میں جناب سے دور تھی وطن میں تو اپنے روح

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَائِبًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ

تقبل الارض وهي نابتی کو بچت بیتا ہی اور وہ اس بکیزہ زمین کو چوم لیا کرتی تھی
 فہذا دولة الاشباح قد حضرت اب تو ہیں اپنے بدن کے ساتھ قبروں اس لئے
 فامددیمینک کی خطی بہ شغنی راہ کر مر اپنا ہاتھ مبارک ظاہر فرمادیں تاکہ میرے ہونٹ
 بھی بوسہ کے کر شرف حاصل کر سکیں۔

فورا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک روضہ مبارک سے ظاہر ہوا۔ انہوں
 نے دوڑ کر بوسہ دیا اور بیہوش ہو گئے اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نور سے سورج بھی ماند ہو گیا تھا لکھا ہے کہ اس وقت نو ہزار کا مجمع تھا جس میں بڑے بڑے قصب
 اور غوث ابدال اور بزرگ بھی موجود تھے۔ افضل درود شریف شیخ الحدیث مہاراجہ رحمت کائنات رحمۃ

امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ کو سید نبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مسلک اعتزال تھی آپ کو تین مرتبہ سیدانہ سید علی
 اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشاد مبارک فرمائی اسے
 ابوالحسن میری احادیث کی تائید کرو اس لئے کہ وہ صحیح ہیں چنانچہ ابوالحسن اشعری نے احادیث
 کا مطالعہ شروع کر دیا اور بارگاہ اعتزال سے تائب ہو کر اہل سنت کا مسلک اختیار فرمایا
 (طبقات کبری ج ۱)

حضرت امام بو نعیر کی رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت عالم سے محبت

حکیم امت حضرت مولانا محمد اشرف بن قحانوی رحمۃ اللہ علیہ شریطیب میں فرماتے ہیں
 عشر ورودہ میں قصیدہ بردہ شریف کی برکات میں بھی ہے کہ صاحب قصیدہ یعنی امام ابو عبدہ
 یَا سَابِغَ مَنِّ وَسَبَّوْ دَاهِمًا بَدَا مَنِّ حَبِيبِكَ حَبِيبُ الْعَمَلِ كَلِمَةٍ

شرف میں محمد بن سعید بن تمام و سیر بن قیس سترہ کو قلعہ ہو گیا تھا جس سے نصف بدن پر کیا ہو گیا تھا۔ انہوں نے بالہام ربانی یہ قصیدہ تصنیف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اُن کے بدن پر پھیرا یہ فوراً شفا یاب ہو گئے یہ صبح اپنے گھر سے نکلے تھے کہ ایک درویش ملا اور اُس نے درخواست کی کہ مجھے وہ قصیدہ سنا دیجئے جو آپ نے مدح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا ہے۔ انہوں نے پوچھی کونسا قصیدہ، اس نے کہا کہ جس کے اول میں یہ ہے۔

أَمِنْ تَذَكُّرٍ جِئْرَانٍ يَذْنِي سَلَامٌ

ان کو تعجب ہو کیونکہ انہوں نے اس قصیدہ کے لکھنے کی کسی کو اطلاع نہیں دی تھی اس درویش نے کہا و ستر میں نے اس کو اس وقت سنا ہے جب کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی میں پڑتا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو رہے تھے۔ سوانہوں نے یہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا اور اس وقت کی شہرت ہو گئی اور یہ خبر صاحب ہدین زہرہ کی کتابت ہو گئی، اس نے تسلیم کیا وہ اس کے گھر والے اس سے بیکت حاصل کرتے تھے انہوں نے بڑے بڑے آثار اس کے اپنے دنیوی و دینی امور میں دیکھے در سعد لدین نے روایت کی کہ تو قیام گئے وزیر مذکور کہ تھا۔ آشوب حشمہ میں مبتلا ہوا کہ قریب تھا کہ آنکھیں جاتی ہیں کسی نے خوب میں کہا کہ وزیر کے پاس جاؤ اس سے قصیدہ بردہ لے کر آنکھوں پر رکھو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، ورنہ بیٹھے بیٹھے اس کو پڑتا۔ فی شہر القدرتوں نے اس کو شفا بخش دی اس قصیدہ مبارکہ کے چند شعرا اس نیت سے درج کئے ہیں کہ شہر قادیان ہمیں بھی رحمت علیہم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرماویں اور اسی نیت سے کلابین دیوبند نے در علوم دیوبند کے نصاب میں قصیدہ بردہ کو شامل فرمایا ہو ہے۔

يَا مُرَيْتَ صَبْرًا وَسَيِّدًا هَمًّا أَبَدًا عَلَى حَبِيْبِكَ غَيْرِ غَنِيٍّ كَلِمَةً

منتخب اشعار قصیدہ بردہ شریف

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرْبٍ وَمِنْ عَجَبِ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں دو جہان کے اور سردار ہیں انسانوں اور جنات کے اور سردار ہیں دو گروہ یعنی عرب اور عجم کے۔

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي كَاجِ تَيْنِ الظُّلَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کے کچھ حصہ میں حرم شریف مکہ سے حرم مہتمم مسجد قضا تک ربا وجودیکہ اس میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے ایسے کمال نورانیت کے ساتھ شریف لے گئے جیسا کہ پانڈتاریکی کے پردہ میں درختانی کے ساتھ جاتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْتَقِي إِلَى أَنْ نَسَلْتَ مَنْزِلَةً مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ مَقْدَرِكَ وَمَقَرِّكَ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت ترقی رات گزاری یہاں تک ترقی فرماں کہ ایسا قرب ابھی حاصل کیا جس پر مقرران خداوندی سے کوئی نہیں پہنچا یا گیا بلکہ اس تہہ کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد نہیں کیا تھا۔

وَقَدْ مَنَّكَ جَبِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا وَالرُّسُلُ تَقْدِيْمَ خَدْمٍ عَلَى خَدَمِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس میں تمام انبیاء اور رسولین غنت مہنے اپنا امام اور پیشوا بنایا جیسا خدمت خادموں کا امام اور پیشوا ہونا ہے۔

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ لَسْبَعِ الطَّبَاقِ بِهَيْدٍ فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَهْدِ

اور من قبلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقیت کے یہ ہے کہ آپ ساتوں اسموں کو طے کرتے جاتے تھے ہر ایک دوسرے پر سے ایسے ہی شکر و تحسین میں جو طی ذآپ کی عظمت شان

يَا مَرْيَتَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَاهِمْتَ كَبْدًا عَلَى حَبِيْبِكَ غَيْرَ مَخْفِيٍّ كَوْنِهِ

تالیف قلب مبارک آپ کے تہذیبی اور جس کے سرور اور صاحب علم آپ ہی تھے
 سَتَىٰ إِذْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَاحِبُ مَقَالٍ وَأَمْسَتْ يَدَاكَ وَأَمْسَتْ يَدَاكَ وَأَمْسَتْ يَدَاكَ
 آپ علی مدنیہ وسلم تہذیب کی طرف بڑھتی کرتے رہے اور انہوں کو بڑھتے کرتے رہے،
 یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب منزلت کی نہایت نہ تھی اور کسی طالبِ فحش
 کے واسطے کوئی موقع ترقی نہ رہا۔

خَفَضْتُ كُلَّ مَكَانٍ بِإِصْطِفَائِهِ إِذَا نُودِيَ بِالتَّرْفِعِ مِثْلَ انْفِرَادِ الْعِلْمِ
 جس وقت آپ صلی مدنیہ وسلم کی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقام پر انہیں علیہم
 سلام کو یہ نہایت حق پرست بہت اپنے مرتبہ کے جو نہ وندوں سے عنایت ہو اہست
 کرو یہ جب کہ آپ صلی مدنیہ وسلم کو قریب آج پہنچ کر وہ سب ترقی مرتبہ کے مثل یکتا و نامور شخص
 کے پاس گئے یہ دنیا میں صلی مدنیہ وسلم اس نے تھی کہ

كَلِمَاتٍ تَلُوهُ زَيْدٌ أَيْ مُسْتَشِيرٌ عَنِ الْغِيُوثِ وَسِرَّائِي مُقْتَنَتِهِمْ
 آپ صلی مدنیہ وسلم کو وہ وہاں نہ مل ہو جو نہایت درجہ انہوں سے پوشیدہ تھی اور کوئی مخلوق اس
 کو دیکھ نہیں سکتی و نہ آپ کا یہاں ہوں اس لیے ہمیدت جو نہایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔
 بِسَيِّدِ الْأُمَرَاءِ هِيَ فَلَا أَحَدٌ أَبَرَّ فِي تَقْوَىٰ لَامِنَةٍ وَلَا نَعَمَ
 آپ صلی مدنیہ وسلم مدنیہ کے ایسے حبیب میں جو سبکی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور
 برائی کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ لِكُلِّ هَوٍّ مِنْ الْأَمْوَالِ مُقْتَحِمٍ
 آپ صلی مدنیہ وسلم مدنیہ کے ایسے پیارے محبوب ہیں کہ جن کی شفاعت اور مدد کی
 امید دنیا و آخرت میں ہر نسبت کے وقت کی جاتی ہے۔

لَا تَرْبُ حَيْثُ وَاسْتَوْدَعْتَهُ بَدَأَ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ مِّنْ مِّنْ

دَعَا إِلَى اللَّهِ فَالْمُسْتَسْكُونَ بِهِ مُسْتَسْكُونَ بِحَبْلِ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی نے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو اللہ کریم تک پہنچانے والی ہے۔

فَإِنَّ النَّبِيَّ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ وَلَمْ يُدْأُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسن و صورت و حسن سیرت میں سب انبیاء علیہم السلام سے بہت
لے گئے اللہ کریم کی طرف سے ان سب پر جو انعامات ہوئے تھے وہ سب اللہ تعالیٰ نے
حضور کو عطا فرمائے۔

مَنْزِلَةٌ عَنْ شَرِيكَ فِي مَحَاسِنِهِ فَبَيَّوْهُمُ الْحُسْنَ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ نے کوئی شریک ہی نہیں بنایا نہ جو آپ کی خوبیوں میں شریک
سیرت یا اور کسی بھی بات میں شافی ہو۔

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ كَيْسَ لَهُ حَدٌّ فَيُعْزِبُ عَنْهُ تَحْقِيقُهُ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت و بلندی شان کی کوئی حد نہیں صرف اللہ تعالیٰ کا شریک
نہ بنا و اس کے بعد جتنے چاہو فضائل بیان کرو۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ إِنْ تَسَقَّهَ الْأُسْدُ فِي أَجَانِبٍ تَجْمَعُ
جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد پہنچ جائے اگر سے شیر بھی نیستوں میں ہیں
تو دم بخود ہو جاتے ہیں۔

اے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرجہ کشتی پر سوار تھے کشتی ٹوٹ گئی اور
پر بیٹھ گئے وہ تختہ بنتا بنتا ایک جنگل کے کنارے جاگا جس میں شیر تھے۔ گا دیکھا شیر آپ کے پاس پہنچا
کو زد و کوب کر کے شیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں میں کرو دم ملتا ہوا آپ کے پاس پہنچا
يَا مَرْيَتُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَائِمًا بَلَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ بِرَبِّهِمْ

وَأَنْ تَكُونِي مِنْ قَرِيبٍ غَيْرَ مُنْتَحِبٍ بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمٍ
تو حضورِ محلی اشرعیہ و یہ وہم کے کسی بھی دوست کو ایسا نہ دیکھے گا کہ آپؐ نے اس کی مدد نہ فرمائی ہو
وہ آپؐ کا کوئی ایسا محبِ حق نہ ہو گا جو شکستہ حال نہ ہو۔

اَحَلَّ قَتْلَهُ فِي حَرْزِ مَسْلَتِهِ كَمَا تَلَيْثَ حَلٍّ مَعَ لَا شُبَّالٍ فِي اَجْسِمِ
 حضورِ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس دم کی پناہ میں اتار دیا جس طرح شیر اپنے بچوں
 کے ساتھ اپنے بن میں رہتا ہے اور بچوں کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔

حَاشَاكَ أَنْ يُحْرِمَ الدَّارِجِي مَكَارِمَهُ أَوْ يُرْجِعَ الْجَارِمُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ
 حضورِ حقِّ اقدسِ ربِّ وکرم کی ذاتِ قدس سے اس بات کا خیال کرنا بھی غلط ہے کہ آپ اپنی بخششوں
 کے امیدوار کو محروم رکھیں یا سچ کی مدد پر بننے والے کو محروم و پس ہوں۔

وَكُنْ يَفُوتَ بِغَنَىٰ مِنْهُ يَدُ تَرْبِيتَ رَحْمَتِ الْحَيِّ كَيْ يَنْبِيتَ الْكَذَّابِ فِي أَرْكَامِهِمْ

مضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی فیاضی کسی محتاج کے ہاتھوں کو خالی نہ چھوڑے گی، حضور کی شفاعت سے سب امت بہرہ ور ہوگی جیسا کہ ہر کسب سب پر برکتی ہے۔

یَا کَافِرَ الْخَنَازِقِ مَنْ كُوْذِبَ بِهِ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ النِّعَمِ
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے برتر فرمادیا۔ آپ کے سوا میرے کوئی
 نہیں جس سے میں قیامت کے ہوت تک منکر سے پناہ دوں۔

وَلَنْ يَضِيقَ رَسُولُ اللَّهِ بِجَاهِكَ مِنْ
إِذَا أُكْرِتُ تَجَلَّى بِسَمِ مَنَّتِي
یادیں حرمی مدحیہ و یہ وسلم جب تا کہ یہ حشر میں صفت مستقم میں جلوہ فرمایا میں گے تو آپ
پیشہ میں گنہگار اشیاء و شفاعت فرمادیں۔

غیر ملکی ایک نوجوان چرب کے ساتھ ہو یا یہاں تک چرب کو رستے پر ڈال دیا۔

سَارِبَتِ صَبْرًا وَسَلَامًا دَائِمًا بَدُو عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرِ الْغَيْقِ كُلِّهِمْ

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا وَمِنْ عُلُومِكَ عَلَّمَ تَوْحِيدَ قَوْمِهِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات پر فیضان وجود اور بہشت ظاہری و باطنی میں آپؐ و سیدیں اور آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر علم دیا ہے کہ لوح و قلم کا علم آپؐ کے غور میں ایک لمحہ سے
يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ نَزَالَةٍ عَظُمَتْ إِنَّ الْكِبَارِيَّ فِي الْغُفْرَانِ كَأَنَّهُ
اے عاجز بندے تو بڑے گناہوں کی بخشش سے ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ و کریم کی بخشش
کے آگے بڑے گناہ مثل چھوٹے گناہوں کے ہیں۔

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حِينَ يَنْقَسِمُهَا تَأْتِي عَلَى حَسْبِ الْغُصْبَانِ فِي قِسْمِهِ
امید ہے کہ جب میرا کریم اپنی رحمت کو تقسیم فرمائے گا تو وہ رحمت گنگوں کے گناہوں
کے موقوف حصہ میں آئے گی جس کا گناہ بڑا ہو گا اس پر حصہ رحمت بھی زیادہ ہو گا۔

يَا دَيْتَ وَجَعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ لَكَ دَيْتَ وَجَعَلْ حَسْبِي غَيْرَ مُنْخَبِرٍ
یا اللہ تعالیٰ و کریم میں آپؐ سے امید رکھتا ہوں کہ آپؐ مجھ پر رحم و کرم فرمائے اور میرا نہ عمل فحشیت
حاصل کرنے والوں سے پیورہ نہ کرنا۔

وَأَصْفُ بَعْدِي فِي مَذَائِنِ رَحْمَةٍ صَبْرًا مَتَى تَذَعُّ زَاهُونَ يَنْهَزِمُ
سے اللہ کریم اپنے عاجز بندے پر دونوں جہان میں لطف و مہربانی فرمانا کیونکہ اس پیچھے کا
صبر اتنا کمزور ہے کہ جب معصیتیں اس کو متذکر کے لئے بدلتی ہیں تو مہربان کے آگے بھاگ
جاتا ہے۔

وَأَذِنَ سَعْبٍ صِدْقَةٍ مِمَّنْ دَرَجَتُهُ عَلَى أَسْمَى مِنْهُمْ فِي مَنْسَبِهِ
اے میرے اللہ کریم آپؐ اپنی دائمی رحمت کے بدلے کو نکر فرمائیے کہ رحمت و عالم صلی اللہ علیہ
و سلم پر موسیٰ ایسا رہا کہ بیش رحمت صلوٰۃ و سلام کن برساتے ہیں۔

مَا كُنْتُ عَذَابَتْ بِأَنْ رِيَتْ صَبَاً وَأَضْرَبَ الْعَيْنُ حَادِي الْعَيْنِ بِالْغَفَمِ
اسے تذکرہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک کہ ہادیا
درخت بن کی شاخوں کو جھکا کر رہے اور اونٹوں کو رگ سے چلانے والا اپنے گنموں سے اونٹوں
کو سرور میں لاتا ہے۔

وَلَا يَوْمَ صَنْبِ ثَمَّ اثَّابِعِينَ لَهْذَ أَهْلِ شُتَّى وَالثَّقَى وَالْحَسْبُ وَالْكَرَمِ
سے اللہ کریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس اور اس صاحب اور تابعین پر بھی اپنی بیشمار رحمتیں
نازل فرما جو کہ پہنچ کر برگزیدہ اوصاف خلم اور کرم وئے ہیں۔

ثُمَّ يَرْضَى عَنْ ابْنِ بَكْرِ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ
پھر رضا حق ہو حضرت سیدنا ابوبکر و حضرت سیدنا عمر اور حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا
عثمان ذی کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تقدیم نامہ علی کی نامہ عثمان پر ضرورت و زین
شعر کے ہے۔

فَإِنْ غَفِرْتَ لِنَفْسِكَ وَأَغْفِرَ لِسَامِعِيهَا سَأَتُكَ الْخَيْرَ ذَا الْبُودِ وَالْكَرَمِ
اسے اللہ کریم و کریم آپ مغفرت فرمادیجئے قصیدہ کے کئے وئے اور سننے دے کن میں آپ
سے نیک کاموں کرتا ہوں اسے صاحب جود اور کرم کے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا بَدًّا عَلَى سَيِّدَتِ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد رافقی سرہندی
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَا عَقِيدَهُ

فرماتے ہیں: بزرگ صغریٰ چوں از یک وجہ ز موطن دنیوی ست گنجائش ترقی و رد
بَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا بَدًّا عَلَى سَيِّدَتِ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

واحوال این موطن منظر باشخاص متفاوتہ تفاوت فاحش دارد انبیاء یصلون فی قبورهم تنفید باشند
(مکتوبات دفتر دوم ص ۲۹ طبع لکھنؤ تسکین النصار)

پھوٹا بزرخ (یعنی قبر) جب ایک وجہ سے دنیوی جگہوں میں سے ہے تو یہ ترقی کی گنجائش رکھتا ہے۔ اور مختلف اشخاص کے اعتبار سے اس جگہ کے حالات خاصے متفاوت ہیں آئیے انہی میں سے علیہ وسلم کا یہ فرمان (توسنا ہی ہوگا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں)

مدارج النبوة شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بدانکہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام متفق علیہ ست میاں عند ملت دین ہے
کس! اخذ فیست درن کہ آں کامل تر و قوی تر از وجود شہداء و مقامین فی سہیل امیر ست
کہ آں معنوی اغروی است عند اللہ و حیات انبیاء علیہم السلام حیات حسی دنیوی است
واحد بیت و آثار درں واقع شدہ الخ (مدارج النبوة ص ۲۴)

کافی وائل بیان فرمانے کے بعد محدث صاحب یہ فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔

”ازیں جا معلوم می شود کہ حیات انبیاء علیہم السلام حیوة حسی دنیوی است نہ مجرد
بقای ارواح ص ۲۴۸۔“

بدانکہ در حیات انبیاء علیہم السلام وثبوت میں صفت مربطہ را در ترتیب احکام
و آثار برآں پہنچ کسی! از علی! اخذ فی نیست ص ۲۴۹ مدارج النبوة شیخ عبدالحق محدث!
اچھی طرح سمجھو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی اتفاق شدہ ہے اس میں کسی عدم و کسی شخص کو
اخذ فی نہیں ہے اس کے کہ ان کی زندگی شہداء کرام اور شاکی رہ ہیں شہداء و شاکی رہ
کامل تر اور قوی تر ہے کیونکہ ان کی حیات روحانی و اغروی ہے۔ اور انبیاء کی زندگی حسی اور جسمانی

يَا مَرْيَمُ صَبِّحِي بِسَبْحَةٍ بَارِعَةٍ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ بَعْلٍ لَكَ

دنیاوی ہے۔ یہ حدیث و آثار صحابہ سے ثابت ہو گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کی زندگی حسی اور دنیاوی ہے نہ کہ صرف روحانی، کسی شخص کو علماء میں سے اس میں اختلاف نہیں ہے کہ انبیاء کی زندگی جسمانی اور دنیاوی ہے۔

سلطان الاولیاء حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہا پنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سید کا رکوع فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ بعض دوسرے احباب کو کچھ مناجات اور مہمات بھی آئے، اس رسالہ فضائل و درود شریف کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خوب میں یہ دیکھ کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیں قصیدہ کی تعین نہیں معلوم ہو سکی البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب میں ہی یہ آگے وقت دو خوابوں کے درمیان میں اس لئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھ تھا یہ خیال آیا کہ اس کا مصدق مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ لغت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔

جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی گنودہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی، اس وقت ان کی زبانی اس کے منخلق ایک قصہ بھی سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مقدر و اعلیٰ اللہ مراتبہ یہ سنت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے نشہ لیف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے جب حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہی کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ

بَارَبِّ صَلَّی وَسَلِّمْ وَآلَہٖ وَسَلَّمَ عَلَیْ حَبِیبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِم

وسلم کی زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اُن کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں امیر مکہ نے ممانعت کر دی مگر اُن پر جذب و شوق سے قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ آ رہا ہے، اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور اُن کو راستہ سے پکڑ کر بلایا، اُن پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا، اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا یہ کوئی جرم نہیں ہے جس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر (روشنہ) قدس سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا، جس میں فتنہ ہوگا، اس پر ان کو جیل سے نکال دیا گیا۔ اور بہت غریب و اکرام کیا گیا، اس قلعہ کے کھنڈے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں مگر اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری سے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی متعلق فرماویں ورنہ مرنے کے بعد گیسٹ نوحاشیہ میں اضافہ فرماویں (فضائل و درود شریف از مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مع ترجمہ حضرت مولانا سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حکیم ارشد حضرت مولانا محمد اشرف علی تہی نومی رحمۃ اللہ علیہ

زہجوری برآمد جان عالم تر حرم یابی نشتر حرم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے فرق سے کائنات عام کا ذرہ ذرہ جوں بہ جوں ہوتا رہا ہے اسے رسول خدا نگاہ کر فرمائیے اسے ختم ہر سبب سے فرما دیا ہے۔

نہ آخر حمت للعالمین نہ سر وں چرخ فلک نشینی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقیانوس رحمت معین ہیں تمہاریاں نصیبوں اور ناکامیوں کے منت سے آپ کے

یَا رَحْمَتُ صَبْرٌ دَائِمٌ بَدَأَ عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرٌ حَسْبِيَ كُنْهٌ

تذکرہ فرما سکتے ہیں۔

زخاک اے لالہ سیراب برخیز چوں زرگین خواب چند خواب برخیز
سے۔ نہ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خواب زرگین سے بیدار
موجودیم محتاجانِ مدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

ہروں اور سرازیر دیبانی کہ روئے تست صبح زندگانی
پنے سرمبارک کو مینی پیادروں کے کفن سے باہر نکالتے کیونکہ آپ کا روئے نور صبح زندگانی ہے
شب ندوہ مارا روز گمراہی! زرویت روزماں فیروز گمراہی
ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جہاں جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروز متدی و کامیابی
عطا کر دیجئے۔

بہ تن در پوشش عنبر بوئے جامہ لبس بر بند کا فوری عمامہ
جسمِ ثمر پر حسبِ عادت عنبر بنیر لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کا فوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔
فرود آویزاں سرگیسواں را فگن سایہ بیاسر و رواں را
اپنی منبر بار و مشکین زلفوں کو سرمبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے
کیونکہ مشہور ہے کہ قوتِ ثمر و جسمِ الہی کا سایہ نہ تھا۔ لہذا گیسوئے شبگون کا سایہ ڈالتے۔
وہیم تانے نعلین پاکھن شرک از رشتہ جانمائے ماکن
حسبِ دستور حائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنیے اور ان کے تسمے اور بیٹیاں
ہمارے رشتہ جال سے بنائیے۔

جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند چو فرش اقبال پا بوس تو خواہند
تسمہ نام اپنے دیدہ و دل کو فرش رہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرش زمین کی طرح آپ صلی

بَارِکَاتِ صَلَّی وَسَلَّمُ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرٌ اَخْشِقْ اَخْلَیْجِ

اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

زجسدہ پائے در صحن حرم بفرق خاک رد بوساں قدم نہ
حجرہ شریف یعنی گنبد خضرا سے باہر آکر صحن حرم میں تشریف رکھتے راہ مبارک کے خاک بوسوں کے
سر پر قدم مبارک رکھتے۔

بدہ دستی زیبا فتادگاں را، بکن دلدارینے دل دادگاں را !
عاجزوں کی دستگیری، بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دُجوئی و دلداری کیئے۔
اگرچہ غرق دریا نے گناہم فتادہ خشک لب بر خاک رہم
اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتاپا غرق ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ مبارک پر تشنہ
خشک لب پڑے ہیں۔

تو ابر حرمستی اں بہ کہ گاہے کنی بر حال لب خشکان نگاہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابر رحمت ہیں شایان شان گرامی سہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک تاج کریمہ
ڈالی جائے۔

خوشا کہ ز گردہ سویت رسیدیم بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرمی میں پہنچ جاتے
اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔
وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جاتیں ہم خاک در رسول کا شرم لگائیں ہم
بمسجد سجدہ شکرانہ کر دیں چراغست از جہاں پروانہ کر دیں
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو گانہ شکر ادا کرتے سجدہ شکر پڑھتے۔ روضہ اقدس کی شمع روشن
کا اپنی جان تزیین کو پروانہ بناتے۔

بگرد روضہ ات گشتیم گستاخ دلم چوں پنجبرہ سوراخ سوراخ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بنے نابانہ پتھر لگاتے کہ دل صدمائے عشق اور فو شوق سے پاش پاش اور چھلنی چھلنی ہوتا۔

زویہ از اشک ابر چشم بے خواب حریم آستان روضہ ات آب

حریم قدس اور روضہ پر نور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور پتھر کا ڈکرتے۔

گئے فستیم زان ساحت عبا گئے چیدیم زو غاشاک خارے

کبھی سخن حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فر اور کبھی وہاں کے خس و غاشاک کو ہٹ کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

ازاں نور سے سود دیدیم وزیر بر ریش دل مرہم نہادیم

گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس سے مردہ ک چشم کے لئے سماں روشنی مہیا کرتے اور گو خس و غاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحاتِ دل کے لئے مرہم بناتے

بسوئے منبرت رہ بر گشتیم ز چہرہ پایہ اش در ز گشتیم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اُس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے گل گل کر زریں وطن بناتے۔

ز محرابت بسجدہ کاہ بستیم قدم گاہت بخوں دیدہ شستیم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلائے مبارک و محراب شریف میں نمازیں پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور یقینی قدمیں کامیاب ہوتے اور مصلائے میں جس جگہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خویش سے دھوتے۔

پپائے ہرستون قدر است کریم مقام راستاں درخواست کریم
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد اطہر کے ہرستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین
کے مرتبہ کی درخواست و دعا کرتے۔

ز داغ آرزویت بادل خوش زویم از دل بہر تنذیل آتش:
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے دغوں سے
(جو ہمارے دل میں ہیں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر تنذیل کو روشن کرتے۔

کنوں گمرن نہ خاک آں حریم ست بھدا اللہ کہ جاں آنجاں مقیم است
اب اگرچہ میرا جسم اس حریم انور و شبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں دین
بخود در ماندہ ام نفس خود رائے بہیں در ماندہ چنیدیں بہ بخشائے
میں اپنے خود ہیں و خود رائے نفس آمارہ سے عاجز آ پہکا ہوں ایسے عاجز و بکیس کی جانب انتہات فریت
اور بخشش کی نظر ڈالئے۔

اگر نہ بود چو لطننت دست یائے ز دست مانیب بدینچ کارے
اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و موقوف ہو جائیں
گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

قضای افگند از راہ مارا خدا را از خدا در خواہ مارا
ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدا را ہمارے لئے خداوند قدوس
سے دعا فرمائیے۔

کہ بخش از یقین اول جیاتے دہد آنکہ بکار دین ثباتے
یہ دعا فرمائیے کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے و رہبر
یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا بَدَا عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرِ الْعَالَمِیْنَ

احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

پتھر یوں روزِ رستاخیز خیمہ زد ہائش آبروئے مانہ بریزد!

جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالکِ یوم الدین، رحمن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائیے۔

کنہ بایں ہمہ گمراہی ما تزا اذن شفاعت خواہی ما!

اور ہماری غلط روی اور صغیرہ کبیہ گناہوں کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائیے کیونکہ بغیر آپ کی اجازت کے شفاعت نہ فرمائیں گے
چو چوگان سرگندہ آوری رہے بمیدان شفاعت اُتتی گویے

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگان کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر نفسی نفسی نہیں بلکہ یادِ آپ اُمّتی اُمّتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں گے
بحسن اہتمام مست کار جامی طفیل دیگران یا بدتماسی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن اہتمام اور سن و جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں جانی کا کام بھی بن جائے گا۔
افضال درود شریف، زینتِ الحدیث ص ۱۲۳

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ کے مشاہدات و عقائد

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی عظیم شخصیت ہیں جن کے متعلق سناتن الہ ولیا حضرت مرزا مظہر حیاں جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بقول حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ یہ ارشاد مبارک فرمایا، مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی سیر مثل

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَرَبِّہَا بَدَّ عَنِ حَبِیْبِکَ خَيْرُ الْخَلْقِ کُلِّہِم

کف دست (جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں) کرائی میں نے اپنے زمانے میں شاہ ولی اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ (الفقران ولی الشغیر، رحمت کائنات ص ۲۴)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نعمت بھی عطا فرمائی کہ مجھے ۱۲۳۱ھ میں حج بیت اللہ اور زیارت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دی اور سب سے بڑی نعمت ملی کہ میرا حج مشاہدہ کے ساتھ ہو و معرفت کے ساتھ۔ (مقدمہ فیوض الحرمین)

اور میں نے دیکھا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر امور میں اسی صورت میں آپ تھے بار بار باوجودیکہ میری کمال آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں جسمیت میں صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھوں مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ کو صورت جسم میں کرنا، ویسی بات جو فرمایا آپ نے کہ امید کر م نہیں مرے اور نماز پڑھتے ہیں اپنی قبور میں اور وہ زندہ ہیں اور جو فرمایا ہے

اور جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تب ہی مجھ سے خوش ہوئے اور اشراح فرمایا اور ظاہر ہوئے اور یہ اس واسطے کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں مشاہدہ مجھ کو ساکب بنایا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ نے تربیت ذاتی پس میں اولیسی ہوں اور شاگرد ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بل کسی واسطے کے۔

(مشاہدہ منک، فیوض الحرمین، رحمت کائنات ص ۲۴)

اور فرمایا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دفعہ ہیں ہوئے تو خوب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا میرے بیٹے کی طبیعت ہے اس کے بعد شہنا بَارَبِّ صَبْرٍ وَاسْتَوْدَعْتَنِيْ اَبْنًا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرٌ مِّنْ خَلْقِكَ

کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی دائرہ مبارک سے دو بالِ حرمت فرمائے مجھے اسی وقت
صحت ہو گئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بالِ مبارک میرے ہاتھ میں تھے حضرت
شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت والد صاحب نور اللہ مرقدہ نے ان دو بالوں میں سے ایک
مجھے مرحمت فرمایا تھا، (فضائل درود شریف حضرت مولانا محمد زکریا، رحمت کائنات ص ۲۶)

تمام اکابرین و بابیان دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا شید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
حضرت مولانا ذوالفقار علی والد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہما،
ان تمام اکابرین کے بیروں مرشد سراج الاولیاء شیخ المشائخ حضرت حاجی
امداد اللہ صاحب برکی رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور محبت بھری عرض

چہرے سے پڑے کوٹھاؤ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم مجھے دیدارِ عک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم
کروڑے نور سے میری آنکھوں کو نورانی مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم
لگا کر رختِ قدس کو ذرا چہرہ مبارک سے مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم
پر سبے نمائے شریعت دیدار کا عالم کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم
خدا کا شوق منار و دیو محبوب تمہارے اس کے بے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم
شیخ کا حبیال ہو تم و میلہ بیگسناں ہو تم تمہیں چھوڑا کہاں جاؤں تمہارا رسول اللہ صلی علیہ وسلم

سَاہِبِ عِلْمٍ وَسَيِّدِ دَعْوَتِ اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبَتِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِم

بچپن میں جلتے جا کر پردہ مغرب میں ماہ و حور
 لگے گا عیش کھانے خود بخود دریائے بخشش
 علم ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
 مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
 ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں سے بہت سوا
 اگر چہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
 کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
 جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
 مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
 پھنسا ہوں بی طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
 (حوالہ کلیات ادبیہ گزرا معرفت مشن)

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ بفضلہ تعالیٰ اس جوار پاک نشہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پیچھے و شرف جو ب صلوۃ و سلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام سے مشرف ہوئے۔ اہل و مشتق نشہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

فرماتے ہیں: قبر کے پاس انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۰۱)

اور فرماتے ہیں جن الفاظ میں شبہ ہو، وہم ہو کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

جہاں کے سائے کداتیک تجھ میں ہیں ^{صلی اللہ علیہ وسلم} تیرے کمال کسی میں نہیں مگر وہ
گرفت ہو تو تیرے اک بندہ ہونے میں جو ہو سکے تو خدائی کا اتنی سیری نہ
بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو نہ
جوانب علیہ السلام ہیں وہ آگے تیری نبوت کے کریں ہیں امتی ہونے کو نبی ^{صلی اللہ علیہ وسلم} قرار
لگانا ہاتھ نہ پتلے کو ابوالبشر کے خدا اگر ٹھوڑے ہوتا تمہارا آخر کار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ کہ ہو سگاہ ہرینہ میں میرا نام مشہور

نمبر ۱۹۵ء کے ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی
نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت گزیر سے تعبیر فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی حیات جسمانی کو عوام و خواص کا اجماعی عقیدہ قرار دیتے ہوئے ایک گراں قدر کتاب اب
حیات تصنیف فرمائی ہے مقام حیرت و سحر ہے کہ آج بعض اہل علم حیات نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماعی عقیدہ سے انحراف کر رہے ہیں غرض کہ یہ مسئلہ جو اہل علم و فضل
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وجود پاک کے ساتھ نہند و تشریف فرما ہیں جس طرح دنیا میں تشریف فرما
تھے۔

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۵ء

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا عقیدہ

آپ نے اپنی کتاب نشر الطیب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد نبوت میں
تشریف رکھنے کے متعلق ایک مستقل فصل قائم کی ہے وہ صرف بحرف تشریف ہے
پہلی روایت ابن المبارک نے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ کہیں

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَرَحْمَةً بِنَا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْمَخْلُوقِ مُحَمَّدٍ

دن ایسا نہیں گذرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت کے اعمال جمع و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں۔ (کذا فی المواہب)

دوسری روایت مشکوٰۃ میں ابولدر داء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امتوں نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انہی کے جسد کو کھا سکتے ہیں خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں وہ ان کو رزق دیتا ہے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

ف: پس آپ کا زندہ رہنا بھی قبر شریف میں ثابت ہوا، اور رزق اس عالم کے
مناسب ہوتا ہے اور گوشہ رکھنے بھی حیات اور مرزوقیت و رعبے مگر بنیاد
علیم لسلطہ میں ان سے اکمل و قوی ہے

تیسری روایت: یہ بھی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی، علیہ السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (کنز العمال)

ف: یہ نماز پڑھنا تکلیفی نہیں بلکہ تہذیبی ہے اور اس جہات سے یہ نہ سمجھی جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر جگہ سے پکارنا جو نسبت کیونکہ مشکوٰۃ میں بیعتی سے بدعت شہادت نس بنی النضر عنہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک مروی ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود جیتا ہے وہ مجھ کو پہنچا جاتا ہے یعنی بذریعہ فرشتوں کے جیسا کہ مشکوٰۃ میں نس بنی النضر سے بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں سیاحت کرنے والے مقرر ہیں کہ میری قبر کی طرف سے مجھ کو سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔

چوتھی روایت: مشکوٰۃ میں نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ لعشب اور جہانگیریت
عائشہؓ کے پاس آئے اور حاضرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا تو حضرت حبشہ
نے کہا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا جس میں ستر ہزار فرشتے نہ آتے ہوں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کا احاطہ نہ کر لیتے ہوں اور آپ پر درود پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب شام
ہوتی ہے وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دوسرے (۱۰ ہزار) فرشتے اسی طرح اترتے ہیں اور
ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ جب اقیامت کے دن زمین قبر مبارک کی شفق ہوگی تو آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے کہ وہ آپ کو چھینکے
روایت کیا اس کو دارمی نے

ف: اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف عظیم بزرگ میں ظاہر ہے۔

پانچویں روایت: مشکوٰۃ میں ابو داؤد و بیہقی سے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر سو مرتبہ بھینکتا ہے اللہ تعالیٰ پچہر مہریں روئے کو
واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سوا کسی کو جواب دیتا ہوں

ف: اس سے حیات میں شبہ نہ کیا جائے کیونکہ مرد یہ ہے کہ میری روت ہو سکوت
وجہ روت میں ایشاد ہی میں مستغرق تھی جس طرح کہ دنیا میں نزول وحی کے وقت
کیفیت ہوتی تھی اس سے نفقہ ہو کر سوا کسی طرف متوجہ ہو جاتا ہوں اس کو اس سے
تعبیر فرمادیا۔ (کنزانی الموابہب)

تینچیسواں روایت: مجموعہ روایت سے عدوہ فضیلت حیات و کرم و نیک کے بڑے ہیں آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشاغل ثابت ہوتے ہیں

① اعمال امت کا موازنہ فرمان (۲) نماز پڑھنا (۳) غذا مناسب کھانا (۴) مسکن خوش

۱) سب سے پہلے اس کا سنا نزدیک سے خود اور دُور سے بذریعہ ملائکہ سلام کا جواب دینا یہ تو دائمی ثابت ہے وراجیہ بعض اُمت سے یقین میں کلام اور ہدایت فرمانا بھی آثار و اخب یہ مذکور ہے ورحالت رویہ و کشف میں تو ایسے واقعات حصہ و احصار سے متنبی و زہیں و ان مشاغل کے ایک وقت میں اجتماع سے تڑحم کا وسوسہ نہ کیا جائے کیونکہ روح کو رزخ میں پھر خصوصاً روح مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت وسعت ہوتی ہے مگر اس وسعت سے امور نیک بہتہ بیدیں صحیح یعنی منشیہ یا مسکوت عنہا کو ثابت یا ثابتہ اچھا نا کو ثابت یا بدوام نہ بنا کر نہیں ہوگا ثوب سمجھ لیا جائے۔

من الروض

تَمَّ قَسْدَمَ وَفَاكَ مُنْكَسِرًا ۱ لَا وَصَبَحَ مِنْهُ الْكُسْرُ يَنْجَبِرُ
میں مکتبہ ہوں کہ آپ کے پاس دُور و نزدیک پر کوئی شکستہ حال ادعا کے لئے عرض کرنے کی نہیں پہنچ سکتی کی امید ہوگی اس طرح سے کہ یہاں سے رزخیہ کے سبب آپ نے سن فرمائی ورنہ کہ یہاں ہو گیا۔

وَلَا حَتَمِي رَحِمَاكَ لَمَحْتَقِي فَزَرًا ۲ لَا وَكَدِّبَ عَمِّي مَكَانَ خَضَرٍ
نہ کسی پناہ لینے والے نے گھر کو آپ کے دربار میں پناہ دی مگر کہ من و مان کے ساتھ واپس ہوا۔
اس حالت سے کہ اس کو اپنی تلافی پر ہر شرمندگی نہیں ہوتی جیسا ناما کام جاسے میں ہوتی ہے۔
لَا تَكْ كَفَقِيرٍ حَالِ ذُوْ اَمَلٍ ۳ لَا وَفَاضَ مِنْ اِلَاشِرَاكَ نَهْرٍ
و نہ آپ کے پاس ازمر و شہ خیر پر کوئی فقیر حال امیدوار ادعا کے لئے عرض کرنے کی نہ ہو مگر کہ
اس کے نشان قدم ہی سے اس کے لئے نہایت توجہ کی جاتی ہوگی اس طرح سے کہ یہاں سے رزخیہ

کے سبب آپ نے سُن کر دعا فرمائی اور وہ کامیاب ہو گیا،

وَلَا آتَاكَ اَمْرٌ مِّنْ ذَنْبٍ وَجِلٍّ اِلَّا وَنَعْدُ بِعَفْوٍ وَهُوَ مُغْتَفَرٌ
اور نہ آپ کے پاس (مزار شریف) پر کوئی شخص اپنے گناہ سے ڈرتا ہو اسی سے مغفرت کے لئے
عرض کرنے کو آیا مگر کہ وہ عفو کے ساتھ بخشا ہو گیا اس طرح سے کہ حیات برزخیہ کے سبب آپ
نے سُن کر دعا فرمائی اور وہ کامیاب ہو گیا۔

وَلَا دَعَاكَ لِهَيْفٍ عِنْدَ نَا زِلَةٍ اِلَّا وَلَبَّتْ اَدَمْنِكَ اَلْعَوْنُ وَالْيُسْرُ
اور نہ کسی مغموم نے کسی حادثہ کے وقت آپ کو (مزار پر حاضر ہو کر دعا کے لئے) پکارا مگر آپ کی
جانب سے عون اور آسانی نے اس کو جواب دیا اس طرح سے کہ حیات برزخیہ کے سبب
آپ نے سُن کر دعا فرمائی اور وہ کامیاب ہو گیا ۱۲۱ منہ (نشر الطیب ص ۱۲۱ تا ص ۱۲۲) نشر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ مَن زَانَتْ بِهٍ لَعَصْرُ

الطیب کہنے کے وقت تھی نہ بھون کے ارد گرد طاعون پھیل ہوا تھی اللہ تعالیٰ سے اس
کتاب کی برکت سے اس قصیدہ کو طاعون سے محفوظ رکھا۔ اس کتاب میں حضرت نے
ایک رسالہ بنام شمیم الحبیب عن صفہ مولانا مفتی ابی نجش صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
شامل فرمایا اور اس رسالہ کے متعلق حضرت نشر الطیب میں رشاد فرماتے ہیں کہ اس کی
وجہ زنت و بلاغت کو دیکھ کر دل چاہا کہ اس کو تمام اپنے رسالہ کا جزو عظم مانا جائے۔ مگر
اپنے رسالہ کو اس رسالہ کا ترجمہ قرار دیا جس سے تو ہم نے بھی اس رسالہ کو کتاب ہذا کے ساتھ
آخر میں شامل کر دیا ہے یہ رسالہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل پر ہے اور اس رسالہ کے
آخری اشعار جو کہ نشر الطیب کے ص ۱۹۴ پر ہیں جن کا ترجمہ حضرت مفتی قوی رحمۃ اللہ علیہ نے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ حَبِيبِ لَعَلَّكَ يَجْنِبُهُ

۳۲۱۔ میں خود ہی فرمایا۔ عربی عبارت مع حضرت کے ترجمہ سے درج ذیل ہے۔

يَا شَفِيعَ عِبْدِي خُذْ بِيَدِيْ اَنْتَ فِي الْاَضْطِرِّ اِمُعْتِدِيْ

دستگیر می کیجئے میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

كَيْسَ لِيْ مَلَجَ سِوَاكَ اَخْتُ مَسْنِيْ اَضْرُ سَيِّدِيْ سَنَدِيْ

جز تم سے رستہ سید و سر سب کے ماں میری پناہ فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

خَشَنِيْ سَدُّ هَرِيٍّ اَبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كُنْ مُعِيْثًا فَاَنْتَ لِيْ مَدَدِيْ

بن عبد اللہ اصل مدد دینے والا نہ نہ ہے خلاف اے میرے مور رستہ سید و سر خیر میری

كَيْسَ لِيْ كَسَاةٌ وَلَا عَمَلٌ بَيِّدَ حَيِّثُ نَهْوِيْ عَتَدِيْ

کچھ عمل ہے ورنہ ناعت میرے پاس بے مگردوں میں جہت آپ رستہ سید و سر کی

يَا يَسُوْنُ اِلَّا اَبَّ بَيْتٍ لِيْ مِنْ اَنْفِكَ اِغْمُوْهُ مُلْتَحِدِيْ

میں مرس بس اور آپ کا دریا مرسوں میں نہ ملے ابر غم گھیرے نہ چہرہ کو گہری

جُدْ بِثِيْبٍ كَرِيْمٍ وَاَكُنْ سَاكِتًا لِّلْذُنُوْبِ وَالْغَنَبِ

نہ ب میں چہرہ دھکی دیکھئے اصل سید و سر مجھے اور میرے عیبوں کو گرد دیکھئے غلی

اَنْتَ عَافٍ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ وَتَقْنِيْدُ اَيْثَارِ الدَّوِيْ

درگزر کن رخصت و عیب سے سب بڑھ کر سب یہ سلت سب کی

رَخْمَةً تَعْبِدُ دِقَّ حَبَّةً بَيْنَ خُصُوْمٍ يَكُلُ ذِيْ اَوْدٍ

سب خدق کے لئے جنت میں آپ رستہ سید و سر خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

كَيْتَنِيْ كُنْتُ تُزْبَ كَيْبَتِيْكَ فَاَنْتَ تَقْدِرِيْ

کاشش ہو جاتا دینہ کی میں خاک نعل بوز ہون کا فاقہ کی رستہ سید و سر

اَنْتَ يَا رَبَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِكَ عَبْدِيْ يَحْيٰى

فَأُصِيبَ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيمِ مُتَحَفًّا حَتَّى حَضَرَتْهُ الْحَمْدُ
 آپ مسل اللہ علیہ وسلم پر متم ہیں بن انہما
 بِعِدَادِ الرَّمَالِ وَالْأَنْفِ مِ
 تہں قدر دنیا میں ہیں بیت و رساں
 وَعَلَى الْأَنْفِ كُتِبَ أَبَدًا بِالْغَا عِنْدَ مَنْ تَهَى رَأْسُ
 اہ تمہاری آل پر بحباب پر سے اللہ علیہ وسلم
 تَابِتًا سَعْدًا وَرُغْوَى

(نشر الطیب ص ۱۹۵)

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہا پوری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ

فرماتے ہیں: یقیناً بن کرید مسل اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں جیسے کہ رب
 انبیاء کو اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں (بذل الشیوخ ص ۱۱)
 حضور مسل اللہ علیہ وسلم کے رونما نہ پر حضرت کی عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ اور انہوں
 تو کیا موبہ شریف کے قریب یا مقابل بنی آپ کھڑے نہیں ہوتے تھے خوفزدہ ہو جاتے۔
 دبے پاؤں آتے اور جبریم و قیدی کی طرح دو کمرے کچاں نشوونما و سلام عرض کرتے
 اور چپے آتے تھے اور فریاد کرتے تھے کہ حضرت مسل اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات میں مسند
 پرست آواز سے سلام عرض کرنا چاہتے مسند پرستوں کی مدد میں تھی ہی پرست آواز سے سلام عرض
 کیا جاتے اس کو حضرت مسل اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔

(تذکرۃ الخلیل ص ۳۷)

وصف تیری باں کی نیست ہے بزم کو اس نے کیا سنو رہے
دونوں جگ میں ہے وہ با آسانی جس کے اوپر تیری مدار ہے
اپنے در سے نہ کھیدا تیر کو حلقہ در گوش جب تمہارے

(ماہنامہ قلم مراد آباد، ریح الثانی ۱۳۵۸ھ)

شیخ العرب والمجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عہدہ

فرماتے ہیں کہ ایک روز اشعار کی ایک کتاب دیکھ رہا تھا اس میں ایک شعر تھا

ہاں اسے حبیب رخ سے اشاد و حجاب کو

یہ اس وقت بہت بعد معلوم ہوا میں مسجد شریف میں حاضر ہوا اور وجہ شریف میں
بعد ازلے آداب و کلمات مشہورہ انہیں اشعار کو پڑھنا اور شوق دیدار میں رہنا شروع کیا۔ یہ
تک یہی حالت رہی جس پر یہ محسوس ہونے لگا کہ مجھ میں وجہ شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں کچھ حجاب دیواروں اور ہایوں وغیرہ کا نکل نہیں ہے اور آپ رسی پر سامنے شریف
فرماتے ہیں آپ کا چہرہ مبارک سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے اس وقت حضرت مدنی نے
۲ مارچ ۱۳۵۸ھ کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا دہن حلقہ سن ہو گیا، ڈاکٹروں نے
کہا یہ فلج کا اثر ہے آپ کو بڑا صدمہ ہو، دوسرے یوم آپ سے فرمایا کہ آج رات خواب
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھی کہ مجھ کو آپ کی زیارت ہوں اور آپ دامن ہاتھ پڑھائی
اور دم فرمایا اور فرمایا کہ حسین احمد شورش کی کوئی بات نہیں ہم صرف تمہاری عید دت کوئے ہیں
چنانچہ حضرت بفضلہ و تندرست ہو گئے۔ (الصیق بجو، مکتوبات شیخ، ص ۱۰۷)

حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد بیرکوندہ وائے بین کرتے ہیں کہ جب میں دینیہ منورہ بیت

يَا نَرِيَتْ صَبْرًا وَسَيِّدًا هَمًّا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ حَنِينًا مَحِينًا يَحْيِيهِ

مثنیٰ وقت سے یہ تذکرہ سنا کہ اس سال رونقِ اظہارِ ست عجب کراہات کا ٹھہرا ہوا ہے ایک
نوجوان نے جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مسودۂ وسالہ عرض کیا تو دربارِ رسالت سے
وعلیک السلام کے پیرے اندھا سے اس کو جواب دے گئے یہ ہندی نوجوان کون تھا
یہ تمہارے استاد ذمہ دار، سید حسین احمد دہلوی تھے (الجمعیۃ الشیخ الاسلامیہ)

آپ غری بار سید عیدیں جب زیارت بیت مرقمہ عجب زیارت النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے تشہیف لے گئے تو ٹھہری جہان میں آپ نے ایک تقریر فرمائی
جس کا ایک ایک جملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت
سے ہرگز نہ فراتے ہیں۔

مترقب کا عشق لے کر زیارت ہو تو جس قدر ممکن ہو عزیز و نکار اختیار کرو جہدِ عاشقین
کے سرِ دارِ قائم کے نام پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس قدر ممکن ہو درود تشہیف پڑھتے
جیسا تروت کر کے یہ کہتے ہیں اس راہِ عشق کے سرور و غنیمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
اس سے میرے نزدیک و بلند سے ایک گروہ کے نزدیک پتہ دینے والا ہونا افضل
ہے۔ وَكَوْنُكُمْ رِذْوَانًا لِّأَنْفُسِكُمْ أَجَابًا وَلَوْ فِي سْتِغْفَارٍ لِّلَّهِ وَاسْتِغْفَارُ
لِّكُلِّ نَفْسٍ مِّنْ عِندِ اللَّهِ تَوَابًا رَّحِيمًا اِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ
بِمَا تَعْمَلُونَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام سنت کے سے حمت ہیں آپ کے پاس عافیت ہی ہے کہ مرض
کرو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تھے ہوتے ہیں وہاں سے لے کر جہاں کی قبولیت
کی دی فرمائیے، شفا عت فرمائیے پھر جناب باری سبحانہ کے گھر کی طرف لوٹائیے
تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے اللہ پر حج کی اس عاشق نہ عبادت کو
قبول فرمائے۔

لَا تَرْبِطْ عَلَى سَبِيلِ دِينِكَ عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرَ الْمُنَى كَلِمَةً

اپنے ایک سرپرست کو خط کے جواب میں لکھتے ہیں۔ بارگاہ نبوت سے استفادہ کرنا سوا ادب کیوں ہوگا، بارگاہ میں حاضری ہو کر بعد ازیں صلوٰۃ وسلام مذکورہ درود شریف کی کثرت بصیغہ خطاب زیادہ مفید ہے اس کے استفادہ کی عمدہ صورت یہ ہے کہ مراقبہ ذات الہیہ میں مشغول رہیں جو کچھ فیوض پہنچنے والے ہیں پہنچتے ہیں گے اس کے قصد یا سوں کی ضرورت نہیں حاضری روضہ مبارک کے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو وہاں جلوہ افروز سننے والے تباہی و نجات تہاں و جہاں کے ساتھ تصور کرتے ہوئے شہنشاہ عام کے دربار کی حاضری نیماں کی جائے اور جملہ طرق و ادب کا لحاظ رکھ جائے جو لوگ مقصد ادب و سمن ہوں ان کی تخیل و تہذیب کی طرف تہاں نہ کیا جائے اور نہ امر بالمعروف و نہی عن منکر کی طرف بلکہ ضرورت شدیٰ توجہ کی جائے فضوں باتوں اور لوگوں کی مجالس میں بد ضرورت حاضری سے گریز کیا جائے اوقات کو درود شریف ذکر و مراقبہ قرآن و نوافل سے موریٰ جائے

(ارشادات صلی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے کابر کے خیرات کہتے ہوئے فرماتے ہیں ہماری حضرات کابر کے اقوال و عفت مذکورہ حاشہ فرماتے یہ جملہ حضرات ذات حضور پر نور علیہ صلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے و ہمیشہ تک و رہے فیوضات الہیہ و نیرب رحمت غیر متناہیہ عنقادت ہوئے ہیں۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ زن سے اب تک جو جو نعمتیں عام پر ہوئی ہیں وہیوں کی نعمت ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اس طرح پر وقعہ ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا اور چاند سے نور چاند میں

آیتوں میں غرض کہ حقیقت محمدی علیہ السلام والحقیت و صفہ جملہ کلمات
عامہ و عامیہ ہی معنی لولا کہ خلقت الافلاک و اقل ما خلق اللہ نوری
و رات نوری لانبیاء و غیرہ کے ہیں۔ (ارشاد ص ۱۵)

یہ تہذیب و استقامت و سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام کو وجود افضل الخلق و خاتم
نبیین ماننے کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہذیب کائنات کے سب سے پہلے عالم کے کسٹ و سٹ
مانتے ہیں یعنی تہذیب کائنات خدق علمی ہو یا عملی، نبوت ہو یا رسالت صدیقیت ہو یا شہادت
عمر ہو یا موت، نبوت ہو یا قوت و غیرہ و غیرہ سب کے ساتھ اولاً بذات آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات و صفات جناب باری عز و شانہ کی جانب سے متصف کی گئی، ورنہ
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے بد کائنات کو فیض پہنچا (لشہادت قلب ص ۱۵)
ایک مرتبہ دس بجری شریف میں رشاد فرمایا کہ ایک حاجی صاحب مدینہ منورہ
پہنچے اور یہ کہہ دیا کہ مدینہ منورہ کا دی کٹا ہوتا ہے۔ رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم خواب میں تشریف لائے و رشاد دیا کہ جب مدینہ کا دی کٹا ہے تو
آپ یہاں کیوں تشریف لائے یہاں سے چلے جاؤ۔

یہ صاحب جب بید ہوئے تو بہت گھبرائے، دوسرے پوچھتے پوچھتے کہ
کہ آپ کیا کریں، کسی صاحب نے فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند شریف
پیدا کر دیں کہ وہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم فرمائے چنانچہ یہ صاحب حضرت
حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند شریف پر گئے اور دو کرا اللہ تعالیٰ است و یا یہ کہ است کو
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا، مدینہ منورہ سے چلے جاؤ
ورنہ یہاں کا خطرہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے رشاد فرمایا، کہ

مدنیہ منورہ کی چیزوں میں سرگز عیب نہ کالنا چاہیے بلکہ وہاں کی منہیتوں کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیے۔ مدنیہ منورہ کے باشندوں کا احترام کرنا چاہیے گران کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو منہسی خوشی برداشت کرنا چاہیے۔ انھیں قدسیہ شہر ہارگاہ رسالت

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا عقیدہ

فرماتے ہیں: انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے (فتح الملہم ج ۱ ص ۲۳)

اور فرماتے ہیں: بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف (روضہ مطہرہ) میں اذن و اقامت سے نماز پڑھتے ہیں۔ (فتح الملہم ج ۲ ص ۲۷ تسکین الصدور ص ۲۶)

حضرت مولانا قاری محمد طیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مہتمم دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ

فرماتے ہیں مسئلہ زیر بحث میں جہاں تک اپنے بزرگوں کی کتابوں، فتاویٰ، تصانیف اور ثنویات ذوق کا تعلق ہے دیوبندیات تو یہی ہے کہ بزرگ ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیات دنیوی کے ساتھ زندہ مانا جائے۔ دیوبندیت کی موجودہ بنیادی تشکیلات دیوبند دارالعلوم دیوبند سے شروع ہوتی ہے جس کی ابتدا حضرت حاجی امجد اللہ جرنی قدس سرہ کی سرپرستی میں ان کے دو جلیل القدر خلفاء حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا شبیر احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہم سے ہوئی ان تینوں کا مسلک بھی حیات دنیوی سے اگر اس عام رزخ کی حیات اس جہاں طر کے ساتھ ہے جو اس دنیا میں تھا پھر آخر ذکر

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم و شریعت کی حفاظت اور ترویج
 جوش جہاد اور جذبہ آزادی پیدا کرنے کے لئے دینی اور دنیوی ضرورت کو مدنظر رکھ کر
 قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علمائے کرام کو ویسٹ بنگال میں
 ۱۲۹۷ھ سے ۱۳۱۶ھ میں دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے اسلامی مدرسہ قائم کیا جس سے
 گھوڑے ہی عمر میں اسلام کے ایک مشہور قلعہ اور چھوٹی کی حیثیت اختیار کر کے مدرسہ
 نے ہزاروں مفکرین و محدثین اور مجاہدین پیدا کئے جنہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں
 کرشمہ نبویہ کی قندیلیں روشن کیں اور یہ محاذ پر اسلام دشمن قوتوں کا پوری ہمت و پامانی
 سے مقابلہ کیا۔

اسلام کے چارک اور عیسائی دشمن انگریزوں نے اس مدرسہ کے دانشوروں کو اپنی کمزوری
 ہوتی دیکھیں تو اس کے خلاف تمام حربے استعمال کرنے شروع کئے جن میں ایک مذہب
 حربہ یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑنے لگائے کیا جائے اور مسلمانوں کو اس عظیم مدرسہ سے
 متنفر کیا جائے چنانچہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عدالتوں پرست کی خدمت میں
 کی گئیں اور ان میں بعض کی غرض یہ تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں کو پستی
 کے مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تصنیف تحفہ قیصریہ جیل پر لکھنا ہے کہ میرے داد مرزا غلام احمد
 گورنری ہیں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریز کے ایسے خیر خواہ اور دلوں کے بہادر تھے کہ مسند
 میں بیٹھ کر پورے پورے گروہ سے فریادیں اور پچاس جنگجو ہم پنی کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس کو فخر
 عالیہ کو مدد دی تھی۔ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بھائی مرزا غلام احمد قادیانی
 میں شہر و فساد رستا و قبیضہ صفت میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں
 سے وہیں نے ممانعت جہاد اور انگریزی کی عمت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور باقی مشق
 يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْهُ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ

کی گئی و تہوئی نبوت کا نشان اس کے سر پر رکھی گیا و عیسیٰ کی د پردہ خدمت کی ورن کو
 اس کا سر پر پہنایا کہ وہ خدا دیوتا پرستوں و ربے دہ اور وہابی ہونے کا مذہب گائیں
 پتا چھپانے لکھتے پرست لوگوں نے کابین دیوبند کے خلاف ایک غلط اور گمراہ کن فتویٰ پر
 دیوبند وہابی اور کذب بیانی سے حرمین شریفین کے علمائے حق تصدیقات حاصل کر لیں و غلط
 میں وہ فتویٰ بند و نشان میں شائع کر دیا

اُن ایام میں شیخ سیدہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں تھے
 مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درس دیا کرتے تھے ان کو سب اس کا برونی کا علم ہوتا
 انوں نے صحیح تحقیق اس سے علم حرمین شریفین کو مطلع کیا تو ان حضرات نے اپنی طرف سے
 تہہ بہ تہہ سورت تحریر کر کے کابین دیوبند کو جو بکسے گئے تھے اس وقت حضرت مولانا
 رشید احمد مدنی اور حضرت مولانا رفیع الرحمن مدنی رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے تھے تو مولانا
 حرمین شریفین کے سورت کے جو بات فرمائی تھیں حضرت مولانا امجد علی احمد سہارن پوری نے
 فیصلہ دیا کہ ان میں تحریر فرمائے اس وقت کے تمام سید علم دیوبند حضرت شیخ بند مولانا
 محمد اسحاق بکیم مست مولانا محمد شرف علی تھی مولانا حضرت مولانا شاد عبد الرحیم سہارن پوری
 حضرت مولانا مفتی محمد احمد مدنی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن مفتی انور مدنی دیوبند
 حضرت مولانا مفتی مہر علی مہر علی رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیقات فرمادیں اور
 جو بات علم حرمین شریفین کو پہنچ دینے علم حرمین شریفین ان جو بات کو دیکھ کر بہت ہی متاثر
 ہوئے اور انشاء شائع کئے ہیں اگر وہ وصال دیتا تو جو میں تو بچوں میں الماریاں ان سے بھر سکتی
 ان ترقی شلو بہ حد اگر یہ کہ قیصر ہند کے نام اپنے ایک شہر میں جس سے سویر میں مولود جو دنیا میں آیا تھے
 وہاں برکت و دیوبند تھی اور پتی کا دیوبند ایک قیصر بہ دستار دینہ تھا

ہونے اور انہوں نے تصدیقات فرمائیں اور یہ تحریر فرمایا کہ یہ غلط مدّیح ہیں ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ بدعتی اور نہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہوگا بلکہ صحیح اہل سنت کا مسلک یہی ہے۔

جب علماء دیوبند کو علم و تحریر میں شریفین کی تصدیقات و رسول ہو گئیں تو انہوں نے اس کو کتابی شکل میں المہند علی المفند کے نام سے شائع کر دیا، اس رسالہ میں چھبیس سورت کی روشنی میں اکابرین دیوبند کے عقائد حق کی تشریح اور وضاحت کی گئی ہے جس سے علماء دیوبند کا صحیح حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے گویا کہ المہند اکابرین دیوبند کی ایک سی منصفہ تاریخی دستاویز ہے جو قیامت تک قائم رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ اس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔

اس کتاب کا پانچواں سوال یہ ہے۔

”کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کو عرج برزخی حیات ہے؟“

جواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلکہ مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم و تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو کہ حاصل ہے تمام مسلمانوں کو، بلکہ سب انسانوں کو، چنانچہ عدم حیات میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ”انوار ذکیا بحیوۃ انبیاء میں لکھی ہے کہ

يَا مَرْيُتُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَعْبًا أَيْدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

تشی بائن شبکی نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام و شہداء کی قبر میں یہاں تک جیسی دنیا میں تھی و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نہ پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کیونکہ نہ از زندہ جسم کو چاہتی ہے انھیں اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کہ برزخ بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہر ایک شیخ مومن شہداء و شہداء علیہم السلام مستقل سالہ بھی ہے جو بے مثل ہے اور متبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا ہر ایک حیات ہے تو اس مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات سارے علم و دیوبند کی متفقہ و راجح و حرمین شریفین کی تصدیق شدہ ہوئی کہ سید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں دنیاوی جسم و ہر کے ساتھ حیات ہیں۔
(المہند ص ۲۸۰، ۲۹۰)

اور سوال احوال کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ
”ہم سے نزدیک“ اور ہر سے شائع کے نزدیک زیارت قبر سید مہمیں
جہاں کی جہاں نہیں آپ پر قربان ہوں۔ غرض کہ قربت اور نہایت خوب اور
سبب حصول درجات ہے بلکہ وجہ کے قریب ہے گوشت و ہاں اور ہاں
بیان وہاں سے نصیب ہوا اور غرض کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی و دیگر مقامات زیارت گاہوں کے
منزبہ کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو عذر نہ ہو ہر نے فرمایا ہے
کہ خاص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی اس صورت
تاریخ میں دستور ذہن استقامت علی حینہم یعنی بحکمہ

میں بنیاب سالمت اب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم زیارت ہے اور اس کی موافقت
خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک سے ہو رہی ہے کہ فریاد سید مرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو میری زیارت کو آیا وہ میری زیارت کے سوا کوئی
حاجت اس کو نہ لائی تو مجھے پہنچے ہے کہ قیامت کے دن اس کا شیعہ ہوں
اور ایسا ہی عارف کامل حضرت نوح علیہ السلام نے زیارت کے لئے حج
سے نبی رہ سفر کیا اور یہی حرم مذہب عشاق کہے و رہے جو ب میں آگے نہ یہ
فرماتے ہیں کہ وہ حصہ زمین جو بنیاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق
مبارک کو لمس کے ہوئے ہے کعبہ و بیڑی اور رقی سے بھی افضل ہے اور افضل

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اکابر یونہد کا مسئلہ متفقہ اعلان

حضرت قدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بارے میں اکابر یونہد کا مسئلہ یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ
جہنم کے ابدن مقدسہ بعینہ محفوظ ہیں۔ و جسہ غنصہ کے ساتھ مریدان میں ان کو بیات
عادل ہے اور حیات دنیوی کے مثال ہے صرف یہ ہے کہ حکام شیعہ کے دیگر کتب میں
اسی حدیث شریف کے مطابق حضرت امام باک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت کچھ مدت میں
محمد اشرف علی تھا نومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زیارت کرنے والے یہ نہ کہ میں نے قبر شریف کی
زیارت کی ہے بلکہ یہ کہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے کیونکہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات ہیں۔ یہ دو حضرات کے عقائد میں یہ بات بیان ہو چکی ہے
بَارَكْتَ صَلَّيْنَا عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَزَاءَ مَا كَانَتْ لِحَقِّكَ مَا هُوَ كَعْدُهُ

لیکن وہ نہ زنجی پڑھتے ہیں اور نہ وہ قدس پر جو درود پڑھا جائے اسے برا سمجھتے ہیں اور یہی
جمہور محدثین اور متکلمین اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔

اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصحیحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم
ناٹووی رحمۃ اللہ علیہ کی "مستقل تصنیف حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام" آبِ حیات
کے نام سے موجود ہے حضرت مولانا طویل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا
رشید احمد صاحب گنوبی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ راشد میں سے ہیں۔ ان کا رسالہ "المسلم علی المنہج"
بھی اہل سنت والجماعت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ
کرتے ہیں بات یقینی ہے کہ ان کا دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

وَالَّذِينَ يَقُولُ لَحَقَّ وَهُمْ يَسْتَبِيلُ

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، مدرسہ اسلامیہ عربیہ کراچی ۵

عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ، کوڑا خٹک

رفعتی محمد صادق عفا اللہ عنہ سابق ناظم محکمہ امور مذہبیہ ہواؤں پور

محمد رسول خان عفا اللہ عنہ جامعہ شرفیہ نیلا گنبد لاہور

شمس الحق عفا اللہ عنہ صدر وفاق مدارس العربیہ پاکستان

مشتی محمد حسن جامعہ اشرفیہ لاہور

خضر محمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ

ٹنڈوالہ یار سندھ

بند محمد شفیع عفا اللہ عنہ دارالعلوم کراچی

(مقام حیات ص ۲۶۲)

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ وَاسْتَوْدِعِيكِ كُنْزِي عَيْنِي كُنْزِي

ہمدردانہ عرض

اللہ عرض ہے کہ خدا را حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو اپنی طرح نہ سمجھیں بلکہ یہ یقین رکھیں
 کہ ہم اور آپ تو کجا دنیا بھر میں کوئی غوث قطب ابدل حضرت امین حضرت امام عظیم ابو حنیفہ
 مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما کوئی بھی شخص کسی کوئی سے ادنیٰ حق بنی نہ
 تعالیٰ عنہ کے مقام تو کجا حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف
 میں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت امیر
 معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام بلند ہے یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا، تو آپ نے فرمایا،
 کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ میں تشریف لے جاتے تو آپ کے
 گھوڑے کے پاؤں سے چلتے کی وجہ سے جو گرد اڑتی، اڑ کر گھوڑے کے ناک میں پڑتی
 تھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اس گرد کو بھی نہیں ہینچ سکتے تھے۔ یہی رحمۃ اللہ علیہ
 صحیحہ کرامت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وہ سستی ہیں کہ انہوں نے صحیحہ کرامت کی یاد
 کی۔ اور ان کو سید عالمی کہا جاتا ہے تو ان کا مقام صحیحہ کرامت کے آگے گھوڑے کے ناک
 میں پڑنے والی گرد جتن بھی نہیں تو سید عالمی رحمۃ اللہ علیہ وہ سستی ہیں کہ انہوں نے صحیحہ کرامت کی یاد
 رسولوں کے سرد ہیں ان کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند و بزرگو کا ہم اس کا کوئی کسی
 طرح اندازہ نہیں کر سکتے اس لئے ہمارے تمام اکابرین سنیہ ہی عرض کر دی کہ

لا یمکن ایشناء کما کان حقد

بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی انسان کے لباس میں ہی نہیں مگر آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کر سکے جیسے کہ اس کا حق ہے پس ہم اتنی ہی عرض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد تمام جہانوں میں بزرگ و بزرگوار کوئی ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ کتاب ہذا میں تنقیح و تحقیق کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ سے لے کر موجودہ دور تک کے تمام حضرات خلف پر شہیدین، جی نہ کرم، تابعین، تبع تابعین، امامین، اویس، اہل امت، اہل امامت، تمام متفقہ طور پر تسلیم و تصدیق کرتے ہیں اور تمام شخصیات کی تصدیقات بصورت غنم آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب بھی اگر خدا خواستہ کوئی صاحب معتمد نہ ہوں تو ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ برد کرم اللہ کے لئے بجائے سیدنا سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اتمہ میں کتبہ چینی کرنے اور سرف کے اقوں کے خلاف باتیں کرنے کے جو کہ ہر حال میں سمجھتے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ نواں میں سے گذرے ہر حال میں ہم سے زیادہ صاحب علم تھے، ہر حال میں ہم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا ڈر رکھنے والے، صاحب تقویٰ تھے، ان کے معاد میں خاموشی انتہائی فرما دیں اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت ہدایت کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بتائیں سیدنا سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو نصیر و مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیں اور خاتمہ بیان پر ہواہن

اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کتبہ چینیوں کو، قرآن پاک کی آیات کی اپنی مرضی کی تفسیر و ترجمہ کرنا، بعض احادیث مشرکہ کو، ان کے بیان کا اپنی مرضی کا ترجمہ و تفسیر و تاویل کرنا، اور بعض احادیث طحہ و صحیحہ کا انکار کرنا اور اپنی خواہش کے مطابق سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہہ دینا، یہ ترتیب یہودیوں، مشرکین، مرزئیوں

چکڑاویوں اور منکرین حدیث کا ہے اللہ تعالیٰ یہودیوں کے خلاف بیان کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

کیا تم ایمان رکھتے ہو قرآن پاک کی کچھ آیات کا اور انکار کرتے ہو کچھ آیات کا۔

فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أشدِّ الْعَذَابِ

پس بدلہ تمہارے اس کا کہ رسولانی (ذلت) ہے دنیا کی زندگی میں اور قیامت

کے دن پہنچائے جاؤ گے سخت عذاب میں

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

اور اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

ان آیات مطہرہ میں اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم وضاحت فرمائی کہ اپنی مرضی کی آیات پر

کا ماننا اور جوابی سمجھنا نفس میں نہ آئے ان آیات مبارکہ اور حدیث مطہرہ کا انکار کرنا۔ اللہ

تعالیٰ نے یہودیوں کا طریقہ بتلایا اور اس انکار کا نتیجہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ذلت و

رسوائی اور آخرت کا سخت عذاب ہے حضرت کشین امیر مومنین علیؑ اللہ تعالیٰ عنہ اس بیت مبارکہ

کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”یسا کرے یعنی بعض احکام کو مانے اور بعض کا انکار کرے تو بین

کا تجزیہ تو ممکن نہیں تو اب بعض احکام کا انکار کرنے اور بھی کا فر متعلق ہوگا۔ صرف بعض احکام

کو ماننے سے کچھ بھی ایمان نصیب نہ ہوگا، اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص

بعض احکام شرعیہ کی تو متابعت کرے اور جو حکم کہ اس کی صیغیت یا عادت یا غرض کے خلاف

ہو تو اس کے قبول میں قصور نہ کرے تو بعض احکام کی متابعت اس کو کچھ نفع نصیب

دے سکتی۔ لہذا اس سے بچیں اور جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ان سے بھی بچیں عافیت اور سلامتی اپنے اسلاف کے راستہ پر چلنے میں ہے اور ان سے علیحدہ ہونے میں گم رہی۔ آپ نے کتاب ہذا میں پڑھی ہے کہ ہمارے اسلاف کو حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر عشق و محبت تھی اور وہ کتنے مؤدب تھے اور یہی ایمان کی علامت ہے۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔

لَا يَثُومَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری)

فرمایا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار تم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھ سے اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنی جان اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و محبت اور ادب و احترام ہی ایمان ہے
اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بنائے، صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور رحمت
اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اطاعت ادب و احترام نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ
ایمان پر ہو۔ آمین

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَرَحْمَتِكَ
 بیشک شادمان اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
 بھیجتے ہیں اسے ایمان و وقار بھی نہیں مسئل اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سداً بخیر۔

فضائل درود شریف



مرتبہ

حافظ نذیر احمد عفی عنہ نقشبندی مجددی



انجمن نشر القرآن جامع مسجد مدینہ مدنی محلہ گھنٹہ گھر، کوہرا نوالہ

درود شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں :

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ (قرآن شریف پ)

ترجمہ : اللہ کریم کو ایمان والوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انہیں میں سے اُن پر رسول بھیجا

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسول کا ہوتا ہے انسانوں پر خاص کر اُن بندوں پر جن کو اُس نبی کے ذریعہ سے ایمان ملا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے ملی۔ اس لیے یہ امت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون احسانِ تحفہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا جائے اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ اُن پر درود و سلام بھیج جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت و رست اور نفع درجات کی دُعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے اور یہ دراصل ان مختصروں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ۔ وقاداری و نیاز کشی کا نذرانہ و مینویت و سپاس گزاری کا اظہار ہوتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دُعاؤں کی کیا

لَا تُهْزِلْ عَلَى مُحَمَّدٍ لَشَيْءٍ لَّا تَقِيْ وَرَافَهُ وَسِيْعًا حَرَمًا عَنَّا مُخْتَصِمًا مَّا هُوَ كَهْنًا

اعتیاج ہے۔ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے دیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت ہے
تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی ان کی خدمت میں پہنچا رہا ہے۔ اور
ہماری اس دعا و التجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ
ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا خود ہم کو پہنچتا ہے۔ ہمارا ایمانی رُبوب
مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس
رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں درود و سلام کے فوائد اور منافع۔ اللہ کریم ہمیں اپنے
محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرما دیں۔

فضائل درود شریف

۱۔ سب سے بڑھ کر تفصیلات درود شریف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود
درود شریف کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے: پناہ اللہ کریم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے اللہ تعالیٰ
ملائکہ فرماتے ہیں اے ایمان والو! درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔

ف: اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ فرشتوں اور

یٰۤاَرَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِمْ اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْمَخْلُوْقِیْنَ

- ۱۔ نبیوں کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے:
- ۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا (ترمذی شریف)
- ۳۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں جو شخص میری اُمت میں سے سلام بھیجتا ہے اُس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں (ابوداؤد شریف)
- ۴۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملا ہوں نے مجھے جو بخبری سنا کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا، میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں بنے یسٰں کر سجدۂ شکر ادا کیا (صحیح المستدرک للحکم)
- ۵۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)
- ۶۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (ترمذی شریف)
- ۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمادیں اور اُس کے دس گناہ معاف ہوں اور اُس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی (نسائی شریف)

۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی شریف)

۹۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ شہادتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لیے ستر بار دُعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (سبیہ)

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے روز اس کے لیے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے اس کی سزا حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ یہ ستر دنیا کی باقی آخرت کی۔

۱۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر درود کی کثرت کرتا ہوں تو کس قدر درود اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا:

جس قدر تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا کہ یک ربع (یعنی ایک حصہ تین حصہ اور وظائف میں) فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے

عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر درود ہی درود رکھوں گا تو فرمایا اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے

گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (صحیح مستدرک للحکم)

۱۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام دُعائیں رُکُنِ رُہْمی ہیں جب تک

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو (طہانی)

۱۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا، آسمان و زمین کے درمیان رُکلی

رہتی ہے اور پر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھو (ترمذی)

۱۶۔ مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم

وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر زمین ان میں رکھ

دیں گے جس سے نیکیوں کا پتہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر

قربن ہو جائیں آپ کو تو میں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ سنی نبی ہوئے ہوئے

فرودیں گے میں تیرا ہی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت

کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (مناشیہ حصہ چہمیں)

۱۷۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جبیں اقدار، یعنی اور خلیفہ راشد میں شام سے

دینیہ منورہ کو نہ صرف قصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام

عاش کرے۔ (مناشیہ حصہ چہمیں مفتی تقی)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے آدمی کو نصف رات کو اٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے

چہ محمد بن کرے پھر درود شریف پڑھے پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے انسان،

۱۹۔ زبان کے بعد درود شریف پڑھے اور وسیلہ کی دُعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (ترمذی)

۲۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود

شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سُنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَعْبًا بَدَا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (یعنی بذریعہ ملائکہ) (بیہقی)

۲۱۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی — حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ نبیاء کے بدنوں کو کھسے۔ پس مرد نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل

درود شریف کِنَ الْفَاطِئِ سے پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب بنی مذہب کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عتد فرمایا ہے میں نے عرض کیا غور و محنت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غش کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے بندہ ہیں آپ پر سلام جیسا کہ نماز میں السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ پڑھنے کا حکم ہے آپ پر درود شریف کِنَ الْفَاطِئِ

بِقُدْرَةِ صَبْرٍ عَلَى تَحْقِيقِ نَبِيِّ لَا تُفْزِزُهُ رُسُلُهُ حَسْرَةً لَمْ تَعْتَ مُحَمَّدًا هُوَ الْهَدْيُ

کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب صحابہ سے ارشاد مبارک فرمایا کہ ہو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ (بخاری شریف)

ف ہر دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات صلی علیہم وسلم اور ان کے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں جہانوں اور دوستوں کے لیے بچے کی نئی پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے جناب سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات تھے۔

۲۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی مرتبہ پڑھے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ اُس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے (ابن ابی شیبہ)

۳۔ حضرت روایف بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (ہرمز)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَائِمًا بَدَا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ نَعْمًا كُلِّهِمْ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَخْيَرِ وَآلِهِ وَصَلِّ جَزَائِهِ عَنَّا بِحَسَنَةٍ إِنَّهُ خَوَّاهُ

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دعا کرے جَزَى اللّٰهُ عَنْهُ حَقّاً اَمَّا هُوَ اَهْلُهُ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (طبرانی)
ف۔ 'مشقت میں ڈالے گا' سے مراد کہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاویں گے

دُرود شریف بے کتاب کی رِق

۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ آمِينَ

۶۔ روضۃ السجباب میں امام سماعیل بن ابیہم مذنی سے جو امام شافعیؒ کے بعد انتقال کے خواب میں دیکھ اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا وہ بوسے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاویں ورسب برکت یہ درود کی ہے جس کو پڑھا کرتا تھا میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكَلَّمَ
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا بَدَا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ نَحْوِ نَحْبِهِ

دُرود شریف کے حفاظت کے معراج افات کے لیے

منابح احسان میں بن فکھانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ
 شیخ صالح موسیٰ ضریر تھے۔ انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے
 لگی۔ میں اس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غمزدگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو خبردار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پڑھتے
 رہیں یہی تھی کہ جہاز نے نجات پائی وہ درود شریف یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّیْنَا بِهَا
 مِنْ جَمِیْعِ الْاَمْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ
 حَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا
 بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَایَاتِ
 مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیْوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ
 عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ف: حکیم رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زاد السعید کے حاشیہ
 پر اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپل
 کرنا تمام امراض و بابتیں ہیفہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے
 لیے مفید و مجرب ہے اور قلب کو عجیب ہمنان بخشت
 ہے۔ تحریر فرمایا ہے :

۸۔ مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں یہ پڑھنا

آیا ہے :- بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

۹۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ بعد اذان کے دو بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لیے وسید اللہ تعالیٰ سے۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نہیں وضو ہوتا اس شخص کا جو درود نہ بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“ ف : یعنی پورا ثواب نہیں ملتا

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جو میری قبر کے پاس دو درود شریف بھیجتا ہے میں سن لیتا ہوں۔ (بخاری)

دو درود شریف کی باریکیاں

۲۔ حضرت مولانا شرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد السعید میں یہ تحریر فرمائی ہے کہ سب سے زیادہ لذت اور شیریں تر تو خاصیت دو درود شریف کی یہ ہے کہ عشق کو درود شریف کی کثرت کی وجہ سے خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے زیارت ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب ترغیب السعدت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز غل پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ بار آیتہ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد تمام سوا بار یہ دو درود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ دو درود شریف یہ ہے : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیگر شیخ موصوف نے یہ سب کہ جو شخص دو رات نماز پڑھے اور ہر رات
میں بعد نماز کے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سہم کے ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف
پڑھے تو دوست زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے :

صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت شرابا اس درود
شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحَرِّ أَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ أَسْرَارِكَ
وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ مَمْلُوكَتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ
مُكِبَّتِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ تَوْضِيئَاتِكَ
صَلَاةً تَدُومُ وَمُرِيدَ وَامِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لِهَادُونَ عِمَامِكَ
صَلَاةً تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهِ عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

دیگر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے
اللَّهُمَّ قَرِّبَ الْحِلَّ وَالْحَرَامَ وَرَبَّ الزَّكْنَ وَالْمَقَامِ أَيْلُوح سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ قَنَا السَّلَامَ — مگر بری شرط اس دولت کے حصول میں
قلب شوق سے پڑھنا اور بری و باطنی معصیتوں سے بچنا سب :

تذکرہ

خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے

لَا رِبَّ إِلَّا اللَّهُ وَبِهِ تَوَكَّلْتُ عَمَّا يَشْرِكُونَ عَمَّا يَشْرِكُونَ عَمَّا يَشْرِكُونَ

لَوْ أَنَّ صَبْرًا عَلَى عَذَابٍ لَّاتَىٰ لَّعَنَ رَبِّهِ أَلَسَتْ هَذِهِ

لیکن دو امر قابل ذکر ہیں:

اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ اس کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے وراں سعادت کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں۔ محض اللہ کریم کی عطیہ۔ ہزاروں کی عمر میں اسی حالت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غائب یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت اور اتباع سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا غلبہ ہو تو مولا کریم اپنی رحمت سے مہربانی فرما ہی دیتے ہیں لیکن چونکہ رزق نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اس میں اللہ کریم کی حکمت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اس نے یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ وہ خواب میں آکر اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ہی نہ کرے بلکہ یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خوب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے۔ لیکن اس کے باوجود اگر دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات خلیہ شریف صورت دکھائی نہ دے تو اس کا پنا تصور ہے۔ اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔

اللہ کریم توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین

مَا رُبَّ مَلِكٍ وَصِيَّةٍ ذَاهِبَةٍ بَعْدَ عِلْمٍ خَيْرٍ مِّنْهُ يَخْتَرِعُ

هَذَا مِثَالُ نِعَالِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سید الانبیاء علی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم کی نعل شریف کا نقشہ

نَيْلُ الشِّفَا

بُنْعِلُ الْمُصْطَفَى

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

شربت

نیکم رقت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

انجمن نصحۃ القرآن جامع مسجد مدینہ منی محلہ گھنٹہ گھر کوثر النوالہ

نِيلُ الشَّفَا بِنَعْلِ الْمُصْطَفَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَعْدَ أَحْمَدٍ وَالصَّلَاةِ يَهْدِيهِ شَرَفٌ عَلَى عَرْضِ كَرَامَةٍ
 کہ ان دنوں ہم لوگوں کے کثرتِ معاصی سے جو کچھ جو ہم بیاتِ صوریہ و معنویہ
 ہے غافل ہیں اس کو علاجِ بجزِ اصلاحِ اعمال و توبہ و استغفار کے کچھ نہیں
 ہے۔ مگر ہم لوگوں کے قلب و زبان کی جو کیفیت ہے، معلوم ہے البتہ
 اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اس کی برکت سے حضورِ قلب بھی میسر ہو سکتا ہے
 اور امید قبول بھی قریب ہے منجملہ ان وسائل کے تجربہ بزرگانِ دین نقشہ
 نعلِ مقدس حضورِ سرورِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت قوی برکت
 سے منع الٰہی پائی گیا ہے اس لیے اس میں خیر خواہی باعث اس کی ہوئی کہ
 مثالِ خیرِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوق عددِ احوال حسبِ روایتِ امام
 زین العابدین عراقی محدثِ مسلمانوں کی تذکر کی جائے کہ اپنے پاس رکھ کر
 برکات حاصل کریں اور اس کے توسل سے اپنے حاجات و معروضات
 جنابِ باری تعالیٰ میں قبول کرائیں۔ اس نقشہ شریف کے آثار و خواص
 فضائل کو کون شمار میں لے سکتا ہے۔ مگر اس مقام پر نہایت مختصار کے
 ساتھ کتبِ معتبرہ و علمائے متدین و محققین سے چند برکات اور کچھ بیات
 منقول بر ذوق و شوق نقل کئے جاتے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَاتُهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَمِيِّينَ

لَهُمْ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَزَاءَ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدٍ مَا هُوَ أَهْلُهُ

علیہ وسلم کے ساتھ تعشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبہ محبت بد تکلف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایہ نجات دنیوی و اخروی ہے۔
 طریق توسل - بہتر یہ ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے
 تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے۔ اس کے بعد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار
 کلمہ طیبہ اور گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو با د ب اپنے سر پر رکھے اور
 بتضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الہی میں جس مقدس پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لیئے ہوں ان کا دُعا دے گا غم
 ہوں الہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر یہ برکت اس نعل شریف کے میری فلاح
 حاجت پوری فرمائیے مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر
 سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو بہ محبت بوسہ دے اس قدر
 ذوق و شوق بغرض از یاد عشق محمدی پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت
 پائے گا۔

بعض آثار و خواص نقشہ نعل شریف

علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح امتعال فی مدح خیر النعال میں
 فرماتے ہیں کہ اس نقشہ شریف کے منافع ایسے کھلم کھلا ہیں کہ بیان کی
 حاجت نہیں منجملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے یک غالب علم کے
 لیئے یہ نقشہ بنوایا تھا وہ میرے پاس ایک روز آکر کہنے لگا کہ میں نے شب
 گزشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً ایسا سخت

کَ سَبَّحَ صَلَّ وَسَلَّمُ دَائِمًا بَدَأَ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَيْرِ مُحَمَّدٍ

درود ہوا کہ قریب یہ بڑا کت ہو گئی۔ میں نے یہ نقشہ شریف درود کی جگہ رکھ کر
 عرض کیا کہ یا ہی! محمد کو صاحبِ فعل شریف کی برکت دکھائیے اللہ تعالیٰ
 نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ میں نے اس کی آرزو
 ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے
 دشمنوں کے غلبے سے شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن و امان
 میں رہے اور اگر حاملہ عورت درود کی شدت کے وقت اس کو اپنے دل پہنے
 باطن میں رکھے بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو شیخ ابن حبیب النبی روایت
 فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دہل بچکا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ نہایت
 سخت درود ہوا کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دو نہ آئی۔ انھوں نے یہ نقشہ
 شریف درود کی جگہ رکھ لیا۔ معاً ایسا سکون ہو گیا کہ گویا کبھی وہ وہی نہ تھا ایک
 اثر خودیہ یعنی صاحبِ فتح امتعال کا مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر
 دریائے شور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب باریک کت کے
 قریب ہو گئے۔ کسی کو بچنے کی امید نہ تھی۔ میں نے یہ نقشہ نا خدا کے پاس
 بھیج دیا کہ اس سے توسل کرے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا
 فرمائی اور محمد بن الحجزری سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقشہ شریف کو اپنے پاس
 رکھے خوف میں مقبول رہے اور پیغمبر صاحبِ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے
 خوب میں شرف ہو اور یہ نقشہ شریف جس لشکر میں ہو اس کو شکست نہ ہو اور
 جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے۔ جس اسباب میں ہو چوروں کا
 س پر قابو نہ چلے جس کشتی میں ہو غرق سے بچے اور جس حاجت میں

نَافِلَةٌ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ لَتَيَّرَ لَذَائِقُهُ وَزَيَّنَتْ وَجْهَهُ حَسْرَةً نَدَّتْ مُحَمَّدَ مَا فَعَلَ هُنَا

سے تو تسل کریں وہ پوری ہو۔ یہ تمام غنائین کتاب القول السدید
فی ثبوت استبراک نعل سید الاحرار والعبد
سے نقل کئے گئے ہیں اور کتاب المرتجی بالقبول فی
خدمة قدما الرسول میں غنائے محققین و صلحائے معتبرین
سے بہت آثار و خواص و حکایات نقل کئے ہیں جس کو شوق ہو دیکھ لے
اب چند اشعار شوقیہ مع ترجمے کے لکھے جاتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر ترجمہ کر
اپنے شوق و محبت کو بڑھاویں۔

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَلِيلِيَّ الرَّحْمَنِيَّ

يَا طَالِبًا تَمَثَّلْ نَعْلَ نَبِيِّهِ

اے طلب کرنے والے نقش نعل شریف اپنے بنی کے

هَاقِدٌ وَجَدْتُ إِلَى الْإِقَاءِ سَبِيلًا

آگاہ ہوا بتیقن پایا تو نے اس کے لئے راستہ

فَجَعَلَهُ فَوْقَ الرَّأْسِ وَاخْضَعْنَ لَهُ

پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع راس کے لئے

وَتَعَالَ فِيهِ وَأُولَاهِ التَّقْبِيلُ

درمہنگہ خضوع میں اور پیانے اس کو بوسے دے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَتَسْلِيمٌ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

نَهْنَه صَبْرًا وَنَحْفَظُ نَفْسَ لَدُنْهِ وَنَسْتَعِزُّ بِجَمْعِهِ عَنْ لَحْظَةِ مَنْ هُوَ كَهْنُهُ

مَنْ يَدْعِي الْحُبَّ الصَّحِيحَ فَإِنَّهُ

جو شخص دعویٰ کرے اپنی محبت کا میں بے شک وہ

يُثَبِّتُ عَلَى مَا يَدْعِيهِ دَلِيلًا

وہ کرتا ہے اپنے دعویٰ پر دلیل کو

عَنْ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الْجَارِي الْحَسَنِيِّ الْمَلِكِيِّ

لَمَّا رَأَيْتُ مِثَالَ نَعْلِ الْمُصْطَفِيِّ

جب میں نے دیکھا مثالِ نعلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

أَمْسَدَ الْوَضْعُ الصَّحِيحَ مُعَرِّفًا

جس کی وضعِ سند صحیح سے بتا رہی ہے

فَمَسَحْتُ وَجْهِي بِمِثَالِ تَبَرُّكَا

میں نے اپنے رخ پر اس نقشے کو دھسے برکت کے

فَشَفَيْتُ مِنْ وَاقَتِي وَكُنْتُ عَلَى الشِّفَا

سہجہ کو اس وقت شفا ہو گئی حالانکہ میں قریبِ ہلاکت ہو گیا تھا

وَخَفَرْتُ بِمِثْلِهِ مِنْ بَرَكَاتِهِ

میرے دل پر آگیا میں محرابِ برکت کی برکتوں سے

وَوَجَدْتُ فِيهِ مَا أُرِيدُ مِنَ الصَّفَا

وہاں میں نے اس میں جو مجھ میں بات تھا صفائی سے

لَا تَرَبُّتَ صَبْرًا وَنَسْبُودُ ذَهَبًا بَدَلًا عَنْ حَبِيبِكَ خَيْرَ نَفْسٍ لِيْهِمْ

لَنْهَافَ صَبْرًا عَلَى الْحَقِّ شَيْءٌ لَا يَزِيْرُهُ وَبِسَبْعٍ حَرَمَاتٍ عَلَى الْحَقِّ مَا هُوَ هَبْ

فَالْآنَ فِي الْبَحْثِ بِسَبْعِ السُّؤَالِ

سیر کہ بقرطاس مشاش کشد	تاج و ش آں ز بسر خود نند
فتح و خلف را بدو کرد و عزیز	نور و دل فراید و غنسل و تمیز
آتش سوزند و نسوزد و را	سوزان سیراب ندوزد و را
از همه آفات سلامت بود	روز قیامت بکرامت بود
وانکہ بخانه نهدش با ادب	غم رود از خانه و آید طرب
سیر کہ به بنید بدش بر نهد	شجر و انبیا و را بر دهد
می کشم این جابه تبرک مثال	تا شود این نسخه گرامی مقال

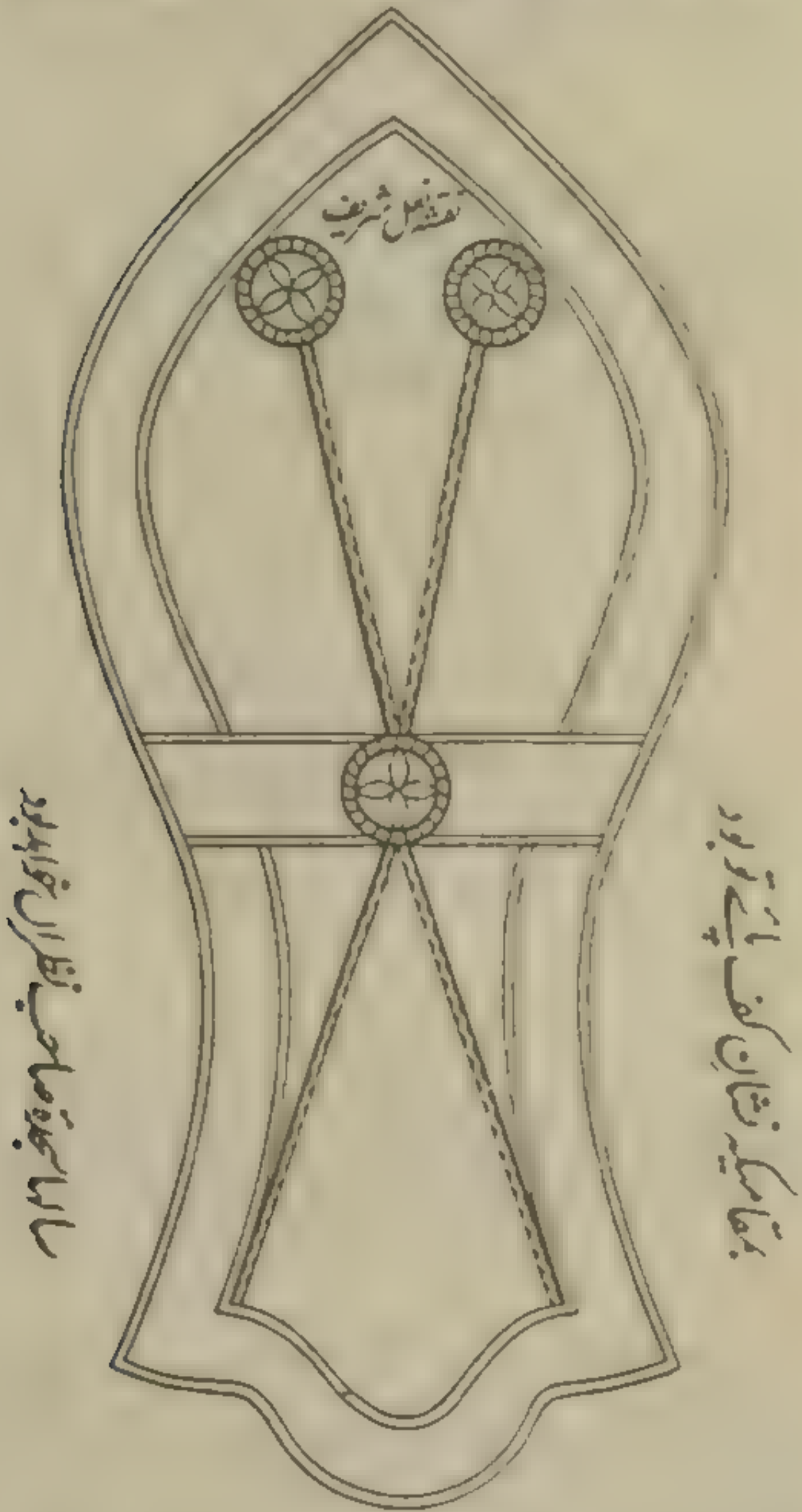
ضروری عرض

اس نقشہ شریف کو ادب و احتیاط سے رکھیں مگر ایسا غلو نہ کریں کہ خلاف شرع کوئی بات ہو جائے اور اس کو وسیلہ برکت و محبت سمجھیں یہ نہیں کہ تمام احکام دین و اعمال خیر کو نصرت کر کے اس پر اکتفا کریں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی

يَا رَيْتَ مَوْلٰی دَسِيْمًا دَاهِيًا بَدَا عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرٌ نَحْنُ نَحْمَدُ

بَعْدَ صَلَواتِ مُحَمَّدٍ تَقُوْا تَزِيْدُ بِهِ سَيِّئَةً خَرَسَتْ عَنْهُ خَسْفَةٌ مِّنْ قُرْآنِهِ

هَذَا امثالُ نِعَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ



لَا تَرَبِّ صَبٍّ وَاسْتَوْدَاهُمَا سَدُّ عَنِ حَبِيْبِكَ غَيْرِ اَنْعَمَ بِكَ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لئے رحمتِ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے

ششم اطیب ششم الحبيب



مُصَنَّفٌ

نشرت مولانا مفتی انیس بخش صاحب کاندھلوی رَحِمَهُ اللہُ سَیِّدُ



تَرْجُومَہ

ایم اے مست مولانا احمد اشرف علی صاحب تھانوی رَحِمَهُ اللہُ سَیِّدُ

الْجُمُعَةُ نَصْرُ الْقُرْآنِ بَامِ مَسْجِدِ مَدِينَةِ نَدْوَى عِلْمِ الْاِسْلَامِ كُتُبُ الْاَوَالِہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 جو کہ سیرت ابنی علی علیہ السلام پر جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب آپ نشر قیام تصنیف
 فرماتے تھے فرمایا کہ اتفاق سے ایک رسالہ مسیحی بہ شیم انجیل مصنفہ حضرت موسیٰ بن نجاشی
 کا نزدیکی رحمہ اللہ علیہ کا ترجمہ میں نظر پڑا۔ اس کی وجہ ازت و بدعت کو دیکھ کر دل چاہا کہ اس
 کو تہذیب اپنے رسالہ کا جزو شمار کرنا جائے بعد ایش رسالہ کو اس رسالہ کا ترجمہ قرار دیا جسے حضرت
 نے خود اس رسالہ کا رد و ترجمہ فرما کر اس کو نشر قیام میں شامل فرمایا۔ اس رسالہ میں حضور مآثر نبی
 رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل و خلاق و عادات شرعیہ پیش و حدیث مشہور
 جمع کی ہیں جن کو مرقم نمونہ تصنیف جمعین و تابعین ہمہ اللہ تعالیٰ عنہم جمعین ہر سے ہی
 ذوق و شوق و محبت کے ساتھ سنا و یاد کیا کرتے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنے اموں بندہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصیدہ دریافت کیا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 بکثرت ذکر و وصف کیا کرتے ہیں امید و ربو کہ ان وصف مبارکہ میں سے کچھ میرے سامنے
 بھی بیان کریں جس کو میں اپنے ذہن میں جماؤں۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ
 و تابعین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کثرت سے بیان کرتے اور اس کو اپنے ذہن میں اچھی

تَرَبُّتٌ هَلْ وَسَيِّدُ ذَهَبٌ بَدَأَ عَلَى حَبِيبِكَ حَنِيدٌ لِحَبِيبِكَ

لَا تُهِنُ صِلَا عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ لَا تُقِرُّ وَرَبِّهِ رَسِيماً جَزَاءُكَ لِمُحَمَّدٍ مَا تَفُوْهُ هُنَا

طرح محفوظ کرتے جس کے ساتھ کسی کو محبت ہوتی ہے وہ ہر وقت اُسی کا ذکر کرتا ہے جو بڑے
سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کس کو محبت ہو سکتی ہے۔ ہذا ن کات دن
شغل ہی ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھی، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ذرے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت بڑھتی ہے حمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب
ہوتی ہے اتباع کی توفیق نصیب ہوتی ہے دونوں جہاں کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں سب
سے بڑی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔

چونکہ اس سے پہلی کتاب حیات پاک (برزخی) حمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
کے ہاتھوں میں ہے اس میں حمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برزخی زندگی، دُنیوی زندگی
کے اندر زندگی کے حالات ہیں دس میں خیال پیدا ہو کہ اس کے ساتھ دنیوی زندگی
کے حالات ہیں یہ کتاب شہیم الحبیب شامل کردی جائے تاکہ پڑھنے اور سننے والے حمت اللعالمین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے رہاں ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہی بیان ہے
اور یہی ذریعہ نجات ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی وارثیہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
محبت اور اتباع نصیب فرمادیں ورنہ تمہا پر فریادیں آئیں

بحرمت نبی مکرم علیہ وسلم

نیز احقر عفی عنہ وکان المراد

۳ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

بَارِئٌ صَبْرٌ وَسَيِّدٌ دَائِمٌ بَدَأَ عَلَى حَبِيبِكَ عَيْنِي مَخْلِقِي كَيْفِيَّةِ

نَفْسٌ صَدَقَتْ بِحَقِّهِ شَيْءٌ لَا يَنْفِي وَرَبِّهِ رَسُوْلُهُ حَرَامَةٌ لِّمَنْ لَّمْ يَحْسَبْهُ مَا هُوَ كَهْنُهُ

شیم الحیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَنَا
رَسُوْلًا غَرِيْبًا مِّمَّنْ مَّيَّتْ لَمَّا نَبَتْ
مَسْتَدْرِكِيْكَ صَدُوْقٍ مُّضْطَرُوْغًا
فَرَسِيْدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَ
اٰخَرِيْنَ اَلَّذِيْنَ كَانُوْا اَلْحَقِيْقَةُ نَجِيْثًا
وَبَعْدُ وَنَا اَعْلَمًا اَمَّ قَدْ جَمَعُوْا
لَكَ اَنْتَ اَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ
وَسَدُّوْا نِيْءًا مِّنْكَ خَرِيًْا وَنَهَجُوْا

شیم الطیب

(ترجمہ شیم الحیب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں شہدائی کی تعریف کرتا ہوں جس نے
ہماری طرف ایک رسول کو بھیجا جو عربی : شمی
کی مدنی سرور امین سچی خبریں لینے والے
سچی خبریں دینے والے تھے ہیں ۔ شہدوں
آپ پر اور آپ کی آل و صوبہ پر جو کہ
آپ کے محبوب خاص اور رزدار بااختصاص
تھے رحمت : نزل فرمے ۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے مدعا یہ ہے کہ میں ہمیشہ
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شمل کو جت کرتے
رہے ۔

اور اس باب میں نو بنو مسک اور اعتدال طاق

رَبِّكَ صَلَّ وَسَلُّوْا بِمَا بَدَا عَنْ حَبِيْبِكَ غَيْرَ نَحِيْبٍ نَّحِيْبُهُ

لَمْ يَخْصِرْ عَلَى عَقْمٍ شَيْءٌ لَّا يَنْفِي وَرَبُّهُ وَسِيْرٌ
جَزْءُهَا عَمَّا لَمْ يَخْصِرْ مَا هُوَ كَهَذَا

فَهَبْ سَوِيْرًا وَكَرْنُ بَعْضُهُمْ قَدْ كُنْ
اَلْطَّبَّاقُ قَمِيْرًا وَبَعْضُهُمْ اَوْجَرًا
مُخْذَلًا وَالتَّاسُ بَيْنَ هَارِبٍ وَتَائِيٍّ
وَطَائِبٍ تَائِيٍّ فَارْتَدَّتْ اَنْ اَذْكُرَ
نَبِيْرًا مِّنْ تَحِيْسِيْنِهِ وَفَكَرْمِهِ وَشَطْرًا
مِّنْ سَمَائِلِهِ وَخَصْرًا مِّنْ خَنْصَرٍ اَوْ نِيْرًا
وَمَوْجَرًا شَرِيْفًا ذِيْ تَلَفٍ سَقِيٍّ حَارِيْرًا
اَلْمُجْجُوْر اِذَا فَقْدَ الْوَصْلِ بَتَسْلٰى
بِذِكْرِ الدَّارِ وَالْحَارِ وَيَتَعَدَّى بِوَصْفِ
الْجَمَالِ وَتَذْكُرُ خَصْرًا وَمَعَ ذٰلِكَ
فَرَجُوْبِهِ اَمُوْبٍ وَابْنَةِ اَمِيْنٍ
اَلْعَذَابِ وَاسْتَفَاعَةٍ مِّنْ حَسِيْنٍ
رَّيْبٍ اَلْمَرْبِيْبِ وَالدَّعَاةِ مِّنْ اَطْرَابِ
وَالْاَحْبَابِ كَيْفَ وَرَاوِسِيْنَهُ فِيْ مَسْرِ
حُسَيْنٍ اَعْمَرَ وَنَعْمَ مَضْرُوْبٍ فِيْ اَمْرٍ
وَالْوَمِيْرُ فَمَتَّكُ بِذِيْلٍ مَّسْرُوْبٍ
وَسَبِيْنَتُ بِذِيْرٍ مَّدَّ نِيْجَهُ وَنَصْرِيْنَهُ
تَقْدَرُ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَّ جَنِيْعُ السُّبُلِيْنِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

رہتے رہے لیکن بعض نے اس قدر تطویل کر کے
تہ دل اکا جائے اور بعض نے اس قدر
خفہ ریا کہ ہم مطلب ہی میں خلل پڑ جائے
لوگ مختلف ہوتے ہیں بعضے رتھوں کے
سے بھی گتے ہیں اور بعض اس کے شوق
طالب ہوتے ہیں سو تطویل و خفہ رتھ
عام نہیں ہوتا بخلاف مقدر و مسمون سب کے
کہ وہ ہر شخص کے مدق کے موثق ہوتا ہے کہ
لئے میں نے رد کیا کہ آپ کی سن و طرف
مکار مدق و شمال و رخشاں میں سے یک
مختصر حقد مکار فی شافی قلمندروں کیونکہ
رستہ مجبور جب محروم و صر ہوتا ہے تو
منزل محبوب یا خفہ و غریب کی دیر کے لئے
کو سمجھتا ہے۔ اور محبوب کے جس اور و طرف
میان و تذکرہ کے پناہی بہت است و رتھ سار
میں ہمیں حصول ثواب و نجات میں عذاب اور
شقاۃ محبوب اب الارباب اور طاعے عالمین واجب
کبھی مید رکھتے ہوں و رتھ مید سے رتھ رتھ
حسن میں کہ کوئی وسید مید سے میں نہیں دیتا
معامی اور لغزشوں میں صرف کوئی میں لئے نہیں
کے ثمران مداح و فضل میں کہ تذکرہ میں
مدق و نجات و رتھ سب سبوں سے کہ ہوں
نہیے مستحق جمیع محامد کا وہی رب العالمین ہے

بَارَبِّ هٰذَا وَسَيِّدُهَا بَدَا عَلَى حَبِيْبَتِكَ خَيْرٌ نَّحْنُ بِحَبِيْبِكَ

نَفْسٌ صَبْرٌ عَلَى تَحْفِظِ شَيْءٍ لَا فِي وَرْثَةٍ وَبِئْسَ حَرَمٌ مَعَتْ لِحْصَةً مَا هُوَ كَهَذَا

اتَّعَلَّقُ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَّاءًا مَفْخَمًا
 يَتَلَا لَا وَجْهًا تَلَا لَا الْقَمَرِ لَيْلَةً
 الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرُ
 مِنَ الْمُسْدَبِ عَظِيمُ الْهَامَةِ رَجُلٌ
 الشَّعْرَانِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ
 وَلَا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرَةً مَخْمَةً أُذُنِهِ
 إِذَا هُوَ دَفَرَ أَزْهَرَ الْكُونِ وَاسِعُ الْجَبِينِ
 أَنْزَجُ الْحَوَاجِبِ سَوَافٍ مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ
 يَنْتَهَمَا عِرْقٌ يَدْرِيهِ الْغَضَبُ أَقْنَى
 الْعَرْنَيْنِ لَمْ نُورِ يَعْنُو وَيَحْسَبُهُ مَنْ
 كَذِبٌ قَلْبُهُ أَشَدُّ كَثُ الْخَيْبَةِ أَذْ عَمْرٍ

جس کو میں اپنے ذہن میں جمالوں پس انہوں
 نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
 ذات میں عظیم تھے (نظروں میں) منظم تھے
 آپ کا چہرہ مبارک ماوہر کی طرح چمکتا تھا
 بالکل میاں قد آدمی سے تو قامت میں قد سے
 نیچے ہوئے تھے اور دراز قد سے قامت میں
 کم تھے۔ سر مبارک (اعتدال کے ساتھ) کمر سے
 موئے سر سیدٹ قدر سے بل دار تھے۔ گردے
 بالوں کو جو جمع کرتے وقت ان میں اتنا ذخیرہ
 مانگ نکل آتی تو مانگ نکل رہنے دیتے ورنہ نہیں
 یعنی ابتداء اسلام میں ایسا معمول تھا اور یہاں
 تو قصداً مانگ نکالتے تھے آپ کے موئے سر
 زبرد گوش سے تجاوز کر جاتے تھے جب کہ آپ
 بالوں کو بڑھائے ہوتے تھے۔ آپ کا رنگت کہ
 چمکدار تھا پیشانی فراخ تھی ابرو ٹمڈر بوسے
 پڑھ تھی اور ہمہ پوستانہ نقیصہ ن دونوں کے درمیان
 میں ایک رگ تھی کہ وہ غصہ میں اوجھڑ جاتی تھی
 بلند بینی تھی بینی مبارک پر یک نورانی تھا کہ جو
 شخص اس میں نہرے آپ کو درازی سمجھیں یہ مبارک ہو

عنه بسم مسموۃ و شین و ذال مجتہین مفتوحین ثم بار موعده بولباس الطویل فی فیض ۱۲
 سہ یعنی ان فرق شعرا سے بعد احمد و عقیصہ فرق سے ترکہ مغرقہ ترکہ کل شعرة فی بنتی بن قیتہ کان
 ہذا فی لسانہ ثم فرق شعرة بعد ۱۲
 شہ قس ابوہری شہم رتضاع قیتہ لرافح استور عدوان کان فیہ خیرید ب فو قتی ۱۲
 نہ تربت صبی و سبہ دایم کبر علی حبیبک خیر لعلی لعلی

نَهْمَةً صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ لِتَجِيَّ لَاقِي وَرَبِّهِ وَسَيِّدُهُ جَوْنَهُ عَنْ حُسْنِهِ مَا هُوَ كَهْنُهُ

لَمَّا إِذَا نَزَلَ زَالَ تَقْلَعُ وَيَخْطُو

تَكْفُوًا وَيَمْشِي هَوًّا وَزَيْجُ اللَّيْثَةِ إِذَا

مَشَى كَأَنَّهُ يَخْطُ مِنْ صَبَبٍ

إِذَا التَفَتَ التَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ
یسی بیز میگشت

الْظَرْفِ نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَى

مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَصْرِهِ

الْمَلَا حَظَّةً يَسُوقُ أَصْحَابَهُ وَيَبْدُو
بمیر چشمه بند چشم

مَنْ يَقِيَهُ بِالْشَدِّ قُبْتُ صِفَرُ
موت جس

مَنْطِقَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
قول دین

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ رَحْزَانِ
لنگری لنگری

دَائِمُ الْفَرَقَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَحْمَةٌ وَلَا يَتَكَلَّمُ
کی لنگری

بہارک ہوا اور ایسے صاف تھے کہ پانی

پسے رہا کل ڈھل جاتا یعنی میں پس

خشونت وغیرہ سے پاک تھے چکنے ہونے سے

پانی ان کو ذرا نہ لگا رہتا جب چلنے کے

پاؤں اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اٹھاتا تھا

اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ کو جھک

پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے

چلنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی بندی سے

پستی میں اتر رہے ہیں جب کسی گڑبڑ کی

دھڑکی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پست پست

دیکھتے یعنی کن کنھیوں سے دیکھنے کی عادت

تھی نگاہ نیچے رکھتے سمجھنے کی طرف بگاڑنے

کی نسبت زمین کی طرف آپ کی نگاہ زیادہ رہتی

تھی، مدت پس و شاہ چشمہ سے دیکھنے کی تھی

مضبوط رغبت حیات سے پورے سرگرم رہتا تھا

کرنا دیکھتے اپنے اسی بوجھ میں تگ و ریت

جس سے خود بخود بسا بسا فرات پھرنے سے

یعنی، تم سنئے ہندو بنائی، دست کرنا کمال

گنگا کے متعلق مجھ سے بیان کیجئے انہوں نے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت رخصت کے

غم میں اور ہمیشہ امور آخرت کے موقع میں رہتے

کسی وقت آپ کو چین نہیں ہوتا تھا اور نہ غم

لے لے کہیں یزید بن عدنان پیش غلہ دیکر بیدہ ہوشی غم تو خدا کا ہادی (۱۱)

بَارِبِ هَلْ وَسَيِّدُ دَاهِمٌ بَدَا عَنِ حَبِيبِكَ غَيْبُ الْخَبَرِ الْخَبَرِ

أَنَّهُمْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِي لَا فَرْقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
جَزَاءُ اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا هُوَ كَهْنُهُ

رَاحَةُ الْيُسْرَى وَإِذَا غَضِبَ غَضَّ

وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرَفَهُ جُلُّ

ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ وَيَقْدُرُ عَنْ قَبْلِ حَبِّ

الْعَمَامِ قَالَ أَحْسَنُ فَنُكْتَمَتِهَا عَنْ

أَحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَانَ ثُمَّ حَدَّثَهُ

فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلَ أَبَاهُ

عَنْ مَدْخُلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجِهِ وَجَلِيسِهِ وَ

شَكِيهِ فَلَمْ يَدَّغُمْنَاهُ شَيْئًا قَالَ

أَحْسَنُ سَأَلْتُ ابْنَ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنْ دُخُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ دُخُولُهُ بِمَضْبِئِهِ

مَا دُونَ ذَلِكَ فِي ذِيئٍ فَكَانَ ذَاوِي

إِلَى مَضْرِيئِهِ جَزَاءً دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ

سَهْلٌ مِنْ أَيْدِيهِمْ مَشْتَمِلٌ عَلَى حَقَاتٍ

سَهْلٌ مِنْ رِجْلَيْهِمْ مَكْرُورَةٌ يَمِينِي وَفَقِي يَسَارِي وَهَنْدُ

سَهْلٌ يَمِينِي يَسَارِي تَحْتَهُ يَمِينِي وَفَقِي يَسَارِي تَحْتَهُ يَمِينِي

بَنَاتُ يَمِينِي وَتَحْتَهُ يَمِينِي وَتَحْتَهُ يَمِينِي وَتَحْتَهُ يَمِينِي

اور جب آپ کو غصہ آتا تو آپ ادھر سے منہ پھیر
لیتے اور کروٹ بدل لیتے اور جب خوش ہوتے
تو نظر نیچی کر لیتے ریہ دونوں اترتی جیب سے میں اکثر
ہنسنا آپ کا تبسم ہوتا اور اسمیں بدن مبارک جوتی مر
ہوتے تو ایسے معلوم ہوتے جیسے بارش کے دے۔

(وصول دوم آپ کے عظیم اوقات طرزِ موافقت میں)
حضرت حسن فرماتے ہیں کہ میں نے ایک زندگ
حسین بن علیؑ سے اس کو چھپائے رکھا پھر جو
میں نے ان سے بیان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے
پہلے اپنے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا گھر میں جانا باہر نشست و برخواست ہر
طریق سب پوچھ چکے ہیں اور کوئی بات بھی نہ
کہے ہوئے نہیں چھوڑی۔ غرض کہ میں نے اپنے
میں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف رکھنے کے
مستحق پوچھ انہوں نے فرمایا کہ آپ کا گھر میں اپنے
ذاتی جو شیخ محمد بن مویذہ کے ساتھ تشریف
جانا آپ اس باب میں امنجاں اللہ انہوں تھے
سو آپ اپنے گھر میں تشریف دے تو اپنے مذ
رہنے کے وقت تو میں حصی پر تقسیم فرماتے۔

بَعْدَ صَلَاتِهِمْ ثَلَاثُ لَوَاكِبٍ وَسَمَاءٌ

كَمَنْ خَلَعَ ثَوْبَهُ نَجَسُهُ مَنْ هُوَ مُنَدِّمٌ

جُزْءًا يَتَّبَعُ الْوَجْزُ الْإِهْدَاءُ

یک حصہ اپنے حق کی عبادت کیست اور ایک

جُزْءًا يَنْفُسُهُ ثُمَّ جَزْءًا جَزْءًا يَتَّبَعُ

حصہ اپنے حق والوں کے حقوق دیکھنے کیست

وَبَيْنَ تَتَمِّسُ قِيْدُ ذَاكَ عَلَى

جیسے ن سے ہنسنے والا اور ایک حصہ اپنے

لَعَامَةً بِأَلْفِ أَصْحَابَةٍ وَلَا يَذْخِرُ عَنْهُمْ

خس کی رحمت کے لئے پھر اپنے حق دینے

شَيْءٌ أَسْكَانَتْ مِنْ سَيْرَتِهِ فِي جُزْءٍ

درووں کے درمیان میں قیود ذلتیہ یعنی اس

أَلْفَ مَقَرَّاتٍ رَأَى الْفَضْلُ رِذْوَانَهُ

میں سے بھی بہت س وقت مست کے کام میں

قَسَمَتُهُ عَلَى قَدَرِ فَضْلِهِمْ فِي

وقت فرماتے اور اس حق وقت کو فاضل محبوب کے

بَيْنَ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ

وسطے سے عام لوگوں کے کام میں لگائے یعنی اس

ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ

حصہ میں عام لوگ تو نہیں سکتے تھے مگر خود حق

فِيَتْ أَكُلَ رِيحِهِمْ وَبَشَغْلُهُمْ فِيمَا

وقتے اور دین کی باتیں میں کچھ کو پہنچاتے اس

أَصْرَحَهُمْ وَأَلْفَهُ مِنْ مَقَرَّاتٍ

سے عام لوگ بھی ان میں حق میں شریک ہو جاتے اور

عَنْهُمْ وَاجِبُ رُحْمِهِ يَذْزِي يُلْبَغِي

لوگوں سے کسی چیز کا حق نہ فرماتے یعنی نہ حکم فرماتے

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

کا ورہ متوں و دیوئی کا بکھرنا کہ حق بد دینے پہنچاتے

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

اور اس حق مست میں آپ کا طریقہ تھا کہ ہر شخص

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

یعنی اہل علم و عمل کو آپ اس امر میں اوسط کو ترجیح

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

دیتے کہ ان کو حق فرماتے کی اجازت دیتے اور اس وقت کہ

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

ان کو آپ بقدر ان کے فضیلت دینے کے حق فرماتے

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

مومن میں سے کسی کو ایک ضرورت ہوتی کسی کو دو

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

ضرورتیں ہوتیں کسی کو زیادہ ضرورتیں ہوتیں کسی کو کم

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

میں مشغول ہوتے اور کویسے شغل میں ہوتے جس میں

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

اکلی اور بقیہ امت کی صورت ہو وہ شغل یہ ہوگا

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

سے قال میں ہزاروں عورتوں سے ایسی بد وقت وقت و عجز و فقر و صحت و سلاحت و سلاحت و سلاحت

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

سبب و مقدر میں ہزاروں عورتوں سے ایسی بد وقت وقت و عجز و فقر و صحت و سلاحت و سلاحت و سلاحت

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

ن کرے صبر و سہم و دہم و بدہم علی حینیک و غیرہ نصیب و نصیب

سَمِعُوا وَيَقُولُ يُسَبِّلُهُ الشَّاهِدُ مِنْهُمْ

أَنْتُمْ صِرْتُمْ عَلَى مَحْفَبٍ لَيْسَ لَكُمْ دَرَاهِمٌ وَسِيْرٌ

الْغَائِبَ وَأَبْلَغُونِي حَاجَةً مِنْهَا

يَسْتَطِيعُ ابْلَاغِي حَاجَتَهُ فَإِنَّهُ مَنْ

أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةً مِنْهَا لَا يَسْتَطِيعُ

إِبْلَاغَهَا ثَبَتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ

الْمُغِيرَةِ ۱۱

الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ لَا يُذَكَّرُ

عِنْدَهُ إِلَّا ذَلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ

لَمْ يَوَاجِجْ أَسْ ۱۲

أَحَدٍ غَيْرُهُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ

لَمْ يَغِيرَهُ الْكَلَامُ ۱۳

بْنِ وَكَيْعٍ قَالَ عَنِ الرَّحْمَنِ اللَّهُ عَنْهُ

يَدْخُلُونَ مَرُودًا أَوْ لَا يَنْصَرِفُونَ

عَنْهُ إِلَّا عَنْ ذَوَاتِ وَيَخْرُجُونَ

أَدْلَى يَعْنِي فَتَبَّاهُ قَبْلَ وَأَخْبَرَنِي

مُحَمَّدٌ ۱۴

عَنْ تَخْرِجِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ فِيهِ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَعَلَيْهِ ۱۵

حَزَنَةً عَنْ لَحْظَةٍ مَا هُوَ كَهْنَةٌ

آپ سے پوچھتے اور ان کے من سب سے انور

کی ان کو اطلاع دیتے اور آپ یہ فرمایا کرتے کہ جو تم

میں حاضر ہو وہ غیر حاضر کو بھی خبر کر دیا کرے اور

یہ بھی فرماتے کہ جو شخص اپنی حاجت مجھ تک

رکھی وجہ سے مثلاً پردہ یا ضعف یا بعد وغیر

ذکر نہ پہنچا سکے تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک

پہنچا دیا کرو کیونکہ جو شخص ایسے شخص کی حاجت

کسی ذی اختیار تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ تین

کے روز اس کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہی دنوں

کا ذکر ہوتا تھا اور اس کے خلاف دوسری بات

کو قبول نہ فرماتے (مطلب یہ کہ لوگوں کے خون و نفع

کے سوا دوسری لالچیں یا مضرتوں کی سماعت

بھی نہ فرماتے) اور سفیان بن وکیع کی حدیث میں

حضرت علی کا یہ قول بھی ہے کہ لوگ آپ کے پاس

طیاب ہو کر آتے اور کچھ نہ کہہ کر واپس ہوتے یعنی

آپ صراحتاً غلطی کے کچھ نہ کہہ کر لے جاتے تھے اور

ہادی یعنی فقیہ ہو کر آپ کے پاس سے باہر نکلتے۔ امام

حسین فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا

کہ آپ کے باہر تشریف رکھنے کے حالات بھی مجھ سے

بیان کیجئے سوائے یہ کہ کرتے تھے منہوں سے نہ کہ آپ

وہی روایت ترمذی و ابوداؤد میں ہے

سُئِلَ عَنْ مَنْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ فَقَدْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى اللَّهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ فَقَدْ مَدَّ يَدَهُ إِلَى اللَّهِ

لَمْ يَكُنْ رَأْيِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا بَدَلٌ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ مِنْ خَلْقِكَ

نَهْمَةً صَلَّيْ عَرَفَ مَحْفُورٍ لَتَبِي لَا تَزِدْهُ دَسْمَةً حَسْرَةً مَدَعَتْ لِحَسْبِهِ مَا هُوَ هَنَاءٌ

وَسَلَّمَ يَحْزَنُ لِسَانُهُ لَا مَدَّ يَحْيِيهِمْ

وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يَفْرِقُهُمْ وَيَكْرِهُ كَرِيمٌ

كُلِّ قَوْمٍ وَيُؤَلِّفُهُ عِيَالَهُمْ وَيُحْذِرُكَ

وَيُحْذِرُ مِنْهُمْ مَنْ غَيْرُكَ يَحْيِي

عَنْ أَحَدٍ بِشَرِّهِ وَخُلُقِهِ وَيَتَّقِي

أَكْثَرُ بَدَا وَتَسَلُّتُ لَكَ سَ عَدَدِي

لَكَ أَيْسَ وَيُحْسِنُ الْحَسَّ وَيُجَوِّدُ

وَيُقَبِّلُ الْقَبِيلَةَ وَيُؤَلِّفُ الْمُعْتَرِ

لَا مَرَّ عَزَبٌ مُتَعَدِّفٌ لَا يَغْفِرُ لِمَنْ فَعَلَهُ

لَا يَغْفِرُ أَوْ يَمْلَأُ يَكُلُ حَالٍ

عِزُّهُ عَدَا لَا يَقْصُرُ عَنِ الْحَقِّ

وَلَا يُجَادِلُ فِي غَيْرِهِ كَذِبِينَ يَكُونُ

مِنْ لَتِ أَيْسَ خِيَابِ تَوْحِيدِ أَفْضَلُهُمْ

اپنی زبان کو یعنی باتوں سے محفوظ رکھتے تھے
اور لوگوں کی تائیف قبیلہ فرماتے تھے اور ان میں

تفریق نہ ہونے دیتے تھے اور ہر قوم کے برود
آدمی کی آبرو کرتے تھے اور ایسے آدمی کو اس قوم
پر سردار مقرر فرماتے تھے اور لوگوں کو اور ہر قوم پر

حذر رکھنے کی تاکید فرماتے رہتے تھے اور ان کے شر
سے اپنا بھی بچاؤ دیتے تھے مگر کسی شخصیت کو بچی

اور خوش خوشی میں کمی نہ کرتے تھے اپنے لئے وہاں
کی حالت کا مستعار رکھتے تھے دروہوں میں جو

واقعہ ہوتے تھے آپ کو پوچھتے رہتے تاکہ خبر
کی نصرت اور مفلسوں کا سدا ہو سکے اور چھ بات

کی تحسین اور غصوب اور بری بات کی تہذیب و تنبیہ
آپ کا ہر قول نہایت اعتدال کے ساتھ ہوتا تھا اس

میں بے انتقامی نہیں ہوتی تھی کہ کبھی کسی طرح کی بھی
کسی طرح کر رہا ہوں کی عدم مصلحت سے غصہ نہ کرتے

بوجہ اس اعتدال کے کہ اگر ان کو کئے جانے پہنچو دیا
جائے تو بعض تو خود دین سے غافل ہو جاویں گے یا

بعضے امور دین میں اعتدال سے زیادہ مشغول ہو کر دین
سے کوتاہیوں گے ہر حالت کا آپ کے پاس ایک شخص

انہماقی حق سے کبھی کوتاہی نہ کرتے اور ناحق کی طرف
کبھی توجہ نہ دیتے تھے اور دین سے آپ کے مقرب

بہترین لوگ موتے سب میں افضل پے نزدیک و شرف

لے میں مسدودا رشتہ ذوق نہ و مراد سے علی کل حق من رور ۱۳

بَارِئٌ مِّنْ دَسْمَةٍ دَسْمًا بَدَا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ مِّنْ خَلْقٍ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ جَزَاءُكَ لِحَسَنَةِ مَا فُوِّضَ إِلَيْكَ

عِنْدَهُ أَعْيَنُهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ

عِنْدَهُ مَنَزَلَةً أَحْسَنَهُمْ مُوَالِيَةً

وَمُوَانِرَةً فَسَأَلْتُ عَنْ مَجْلِسِهِ

عَمَّا كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ فَقَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَجْلِسُ وَلَا يَقُومُ إِلَّا عَلَى ذِكْرِ

وَلَا يُوَقِّنُ الْأَمَّا كُنْ وَيَنْتَهِي عَنْ

إِيضَانِهَا وَإِذَا انْقَلَبَ إِلَى الْقَوْمِ جَلَسَ

حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْجُلُوسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ

وَيُعْطَى كُلُّ جُلُوسَةٍ نَصِيبُهُ

حَتَّى لَا يُحْسِبُ جُلُوسُهُ أَنْ أَحَدًا كَرَّمَ

عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جُلُوسُهُ أَوْقُومُهُ

لِحَاجَةٍ صَابِرًا حَتَّى يَكُونُ مَوْ

الْمُنْصَرَفَ مَنْ سَأَلَ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّ

إِلَّا بِهَا أَوْ بِمِثْلٍ مِنْ الْقَوْلِ

ہوتا جو عام طور سے سب کا خیر خواہ ہوتا اور سب

سے بڑا رتبہ اس شخص کا ہو تا ہو لوگوں کی غمخواری

و اعانت بخوبی کرتا۔ پھر میں نے ان سے یہ مجلس

کے بارے میں پوچھا کہ اس میں آپ کا کیا معمول تھا

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا بیٹھنا اور اٹھنا سب ذکر اللہ کے ساتھ ہوتا

اور اپنے لئے کوئی جگہ بیٹھنے کی ایسی ہمیں نہ

فرماتے کہ خود بخود اسی جگہ بیٹھیں اور اگر اور کوئی

بیٹھ جائے تو اس کو اٹھا دیں اور دوسروں کو

بھی اس طرح جگہ معین کرنے سے منع فرماتے اور

جب کسی مجمع میں تشریف لے جاتے تو جس جگہ مجلس

ختم ہوتی وہاں ہی بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی یہی

حکم فرماتے اور اپنے جلسوں میں ہر شخص کو سکا حقد

اپنے خدب و توجہ سے دیتے یعنی سب پر حجاب و توجہ

ہو کر خدب بفرماتے یہاں تک کہ آپ کا ہر جلسہ لوگوں

سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ آپ کو کسی کی فطرت پر

نہیں۔ جو شخص کسی ضرورت کیلئے آپ کو سیر بیٹھتا

یہ خبر اچھا تو تب تک وہی شخص نہ بیٹھ جاتا

آپ اس کے ساتھ عقیدہ تھے۔ جو شخص آپ سے

کچھ حاجت چاہتا تو بدو ان اس کے کہ اس کی حاجت

پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے اس کو واپس نہ

فرماتے۔ اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو ضرورت ہو تو اس کو سیر

بِمَا صَبَرَ عَلَى الْخُفَى لَا تَقْرَبُهَا وَتَسْتَعِزُّ بِهَا
بِحَسْبِ مَا عَمِلَ لِحَسْبِ مَا هُوَ كَائِدٌ

کرتے آپ کی شادہ روئی اور خوش فہمی تمام
لوگوں کے لئے ہم بھی گویا بجائے ن کے باپ
کے ہو گئے تھے اور تمام لوگ آپ کے نزدیک
قد میں اپنی نفس ہمسای تھے راہبہ تقویٰ کی
وجہ سے متفاوت تھے یعنی تقویٰ کی زیادتی سر
تو ایک کو دوسرے پر ترجیح دیتے تھے اور امور میں
سب باہم متساوی تھے اور ایک دوسری ذات
میں ہے کہ حق میں سب آپ کے نزدیک برابر تھے
آپ کی مجلس علم اور حیا اور صبر اور امانت کی مجلس
ہوتی تھی اس میں آوازیں بلند نہ کی جاتی تھیں کسی
کی حرمت پر کوئی داغ نہ لگایا جاتا تھا اور کسی کی
فطیوں کی اشاعت نہ کی جاتی تھی۔ آپ کے
اہل مجلس ایک دوسرے کی طرف تقویٰ کے سبب
متواضعانہاں مل جاتے تھے اس میں بڑوں کی تکریم
کرتے تھے اور چھوٹوں پر مہربانی کرتے تھے اور
صاحبِ حاجت کی اعانت کرتے تھے اور بے
وطن پر رحم کرتے تھے پھر میں نے ان سے یہ کہی
سیرت اپنے اہل مجلس کے ساتھ دیانت کی اہم
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم وقت کشادہ دیتے

قَدْ وَسَّعَ النَّكَاسَ بِنُطْهُ وَخُفْهُ
فَصَبَرَهُمْ أَبَ وَصَبَرُوا عِنْدَهُ
فِي الْحَقِّ مُتَقَارِبِينَ مُتَفَضِّلِينَ
فِيهِ بِالتَّقْوَىٰ وَفِي رُؤْيَا أُخْرَىٰ
صَابَرُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ مَوَاجِبَهُ
مَجْلِسُ حِلْمٍ وَدَعَاءٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ
وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ
وَلَا تُؤَبَّنُ فِيهِ الْخُرُفَاتُ وَلَا تُنْفَىٰ فِيهِ
فَتَاتُهُ يَتَعَاطَفُونَ بِالتَّقْوَىٰ
مُتَوَاضِعِينَ يُوقِرُونَ فِيهِ الْكِبَرُ
وَيَرْحَمُونَ الضَّعِيفَ وَيَرْفِدُونَ
ذِي الْحَاجَةِ وَيَرْحَمُونَ الْغَرِيبَ
فَكَانَتْ عَنْ سِيرَتِهِ صَلَاتُهُ عَيْنُهُ
وَسَمَوَاتِي جَنَابَتُهُ فَقَدْ كَانَ رُؤْيَا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمًا بِسِرِّهِ

سید سعد رطل نے رایتہ محمد بن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے
سے سے عورتوں کو غمیر لیا کہ اس میں میں نے محبت کی ہے ان کا منت من احمد سیرت ۱۲

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ نَحْوِ نَحْوِكَ

انهم صبروا على عذاب الله لا يفر من شيء من ذلك ولا يفر من شيء من ذلك

مَهْلُ الْخَلْقِ لَيْتَ الْجَانِبِ لَيْسَ

بِفَيْضٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَحَابٍ وَلَا

فَحَاشٍ وَلَا عَيْتٍ وَلَا مَدْرَجٍ

يَتَغَفَّلُ عَنْهُ لَا يَشْتَهِي وَرَافُوسُ

مِنْهُ قَدْ تَرَى نَفْسَهُ عَنْ تَرَاتٍ

وَالْكَشَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ

التَّاسِ عَنْ شَلَايٍ كَانَ لَا يَكْذِبُ

أَحَدٌ أَوْ لَا يَعْبُدُهُ وَلَا يَضُبُّ عَوْرَتَهُ

وَالْيَمَكَمُ وَالْأَفِينُ أَيْرُجُو ثَوَابَهُ

وَإِذَا تَكَلَّمَ أَصْرَقَ جُكَّائَهُ كَانَتْ

عَلَى رُءُوسِهِمْ نَاصِيْرٌ وَإِذَا سَكَتَ

تَكَلَّمُوا أَلَا يَكُنْ نَرْعُونُ عِنْدَهُ حِدَّتَ

مَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ انْصَوُّوا لَهُ حَتَّى

لَهُ مِنَ الْبَيْبِ أَوْ غِيَابِ الْغَيْنِ الْمَعْرُوفِ مِنَ الْغَيْبِ ۱۲

نرم اخلاق تھے آسانی سے بڑی ہوجا سکتے
ذخنت ٹوٹتے نہ درشت گو تھے نہ ہوجا کر سکتے
در نہ نہ سب بات فرماتے نہ کسی کو عیب
بین کرتے اور نہ مباحذ کے ساتھ کسی کی حق
فرماتے جو بات یعنی خود ہر کسی شخص کی آپس
صیقت کے خلاف ہوتی اس سے تو غافل فرد جا
یعنی اس پر نفرت نہ فرماتے اور نہ کسی سے
دوسرے کو بھی نہ فرماتے بلکہ فی ہوش ہوجاتے آپ
نے تین چیزوں سے ڈانپنے کو بچا رکھا یہ بات
در کثرت بکرم سے در بے سود بات ست و زمین
چیزوں سے در ہرے کی چیزیں کو بچا رکھا کسی نہ
نہمت نہ فرماتے کسی کو عار نہ فرماتے در نہ کسی کو
عیب نہ فرماتے اور وہی بکرم فرماتے جس میں
امید و بکرم ہوتی در جب آپ کو فرماتے تھے
آپ کے مت میں عیس میں حق مستحجہ کرتے
جاتے جیت نہ کے سرور پر پندے اگر بیٹھ
تھے ہوں در جب آپ ساکت ہوتے تب وہ
آپ بولتے آپ کے سات کسی بات میں نہ فرما
نہرتے آپ کے پاس ہوتے شخص ہوتا نہ فرما
بولتے تک سب نہ ہوتے رہتے یعنی بات بات
میں کوئی نہ بولتے اہل مجلس میں نہ ہر شخص

لَا تَرَى صَبْرًا وَسَبْرًا دَهْمًا بَدْرًا عَمَّ حَبِيبَتِكَ حَبِيبُ الْمَعْنَى يُؤَيِّدُ

حَسْرَةً مِّنَ الْخَيْرِ مَنَ هُوَ هُنَا

کی بات در غیبت کے ساتھ سننے والے سے
ایسی ہی ہوتی جیسے سب میں پہلے شخص کی بات
تھی (یعنی کسی کے کلام کی بے قدری نہ کی جاتی رہے)
بات سے سب ہنستے پہ بھی ہنستے جس سے سب تعجب کرتے
آپ بھی تعجب فرماتے (یعنی ہدایت تک پہنچنے والوں
کے ساتھ شریکیت ہے اور یہ ایسی آدمی کی بے تیری
کی گفتگو پر عمل فرماتے اور فریاد کرتے کہ جب کسی صاحب
حاجت کو طلب حاجت میں بھیجے تو اس کی امانت کرو
اور کوئی آپ کی شاکر نہ ہو تو آپ اس کو جو زندہ رکھتے ہیں
اگر کوئی احسان کی مکافات کو پرتا تو خیر و بر
مشرع ہونے اس شمار کے بشو عدم تجاوز حد کے
اسکو دانا فرما لیتے اور کسی کی بات کو نہ کاٹتے یہاں تک
کہ وہ حد سے بڑھتے نہ اس وقت اس کو ختم کر دینے
سے یا اٹھ کھڑے ہو جانے سے قطع نہ فرماتے اور
یک روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ آپ کا سکوت
کس کیفیت کا تھا انہوں نے کہا کہ آپ کا سکوت
میرے مشتمل ہوتا تھا علم اور بیدار مغزی اور انداز کی رعایت
اور قدر آگے ہر ایک کا بیان ہے اسو انداز کی رعایت
تو یہ کہ وہ زمین کی طرف تفرق کرنے میں اور کئی عرض
معروض سننے میں برابر ہی فرماتے تھے اور فکر دینی و دنی
میں فرماتے تھے (یعنی دنیا کے فائدے اور عینی کے بقا کو
سوچا کرتے) اور علم آپ کا صبر بھی ضبط کے ساتھ تھا اور غما
آگے اس ضبط کا بیان ہے سو آپ کو کوئی چیز پر

نَفْعَةً صُلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَآلِهِ وَسَلَامٌ

يَسْرِعُ حَدِيثُهُمْ حَدِيثُ أَقْرَبِهِمْ

يَصْحَبُ مِمَّا يَصْحَبُونَ وَيَعْجَبُ مِمَّا

يَعْجَبُونَ وَيَصْبِرُ بِغَيْرِ رَيْبٍ عَلَى الْجَفْوَةِ

فِي الْمُنَاطِقِ وَيَقُولُ إِذَا رَأَى آيَةً صَالِحَةً

أَحْبَابَهُ يَطْلُبُهَا وَزَفِيدُهَا وَرَيْبُهَا

الَّتِي إِذَا مِنْ مَكَانٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى

أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَسْتَجِزَ فَيَقْطَعَهُ

بِأَيْدِيهِمْ أَوْ يَبْرُوهُ فِي رِوَايَةِ قُلْتُ

كَيْفَ كَانَ سُكُوتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَمِعْتُ قُلْتُ كَانَ سُكُوتُهُ عَلَى الرَّبِّ عَلَى

إِعْلَامٍ وَاجْذَرٍ وَتَقْدِيرٍ وَتَفَكُّرٍ

وَمَا تَقْدِيرُهُ فَتَنِي تَنْوِيهِ نَظَرُهُ

رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَيْدِيٍّ وَأَمَّا تَفَكُّرُهُ

فَتَفَكُّرِي وَتَفَكُّرِي وَجَمْعُهُ إِعْلَامُهُ

فِي حَضَرِ مَنْ لَا يُغَضِبُهُ شَيْءٌ

لَا يَبْزُغُ وَلَا يَسْتَوْدُهُمْ بَدَأَ

عَنْ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْغَنِيِّ كُلِّهِمْ

لَهُمْ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَالْهَ وَصَلَّوْهُ
بِجَزَائِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ هُوَ هَذِهِ

بِسْتَفْزُهُ وَجُمِعَ لَهُ فِي الْحَذَرِ أَرْبَعَةٌ
لَهُ سَبْعَةٌ

أَخَذَهُ بِالْحَسَنِ لِيَقْتَدِيَ بِهِ وَتَرْكُهُ

الْقَبِيحِ لِيَنْتَهَى عَنْهُ وَاجْتِهَادُ الرَّأْيِ

بِمَا أَصْدَحَ أَقْنَهُ وَالْقِيَامُ لَهُمْ بِمَا جَمَعَ

لَهُمْ أَضْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَعْلَمَ أَنَّ
هَذِهِ لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ

مِثْلُ هَذِهِ الشَّامِلِ دَرَدَفِي أَحَادِيثِ

سَنَى عَنْ آسٍ وَابْنِ عُرَيْرَةَ وَبِرَاءِ بْنِ

كَازِبٍ وَعَيْشَةَ وَابْنِ جُحَيْفَةَ وَجَابِرَ

بْنِ سَمُرَةَ وَأَمْرَ مَعْبُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ

مُعْرِضٍ بِنِ مَعْقِيْبٍ وَابْنِ الْقَعْقَبِيِّ وَ

عَدَائِيٍّ بِنِ خَالِدٍ وَخُرَيْمِ بْنِ ذَرِيٍّ وَحَدِيثُ

بِنِ حِرَامٍ وَابْنِ الْحَسَنِ بِرِ بَرِّ بْنِ مَرْثَدٍ وَابْنِ

فَدْلٍ وَابْنِ لَهْ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُو

الْبَصَلِيِّ عَنْ نَبِيِّهِ وَابْنِ رَهْرَهْ وَابْنِ زَيْدٍ وَابْنِ

سُكَلٍ وَابْنِ الْأَشْعَارِ وَابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ وَابْنِ

يَزِيدِ بْنِ مَرْثَدٍ وَابْنِ دَاوُدَ بْنِ

غَضَبَانَكَ لَمْ كَرْتِي تَقِيْ كَمَا أَتَى كَوْنُ رَفْعِ رِيْضَةٍ

بِإِدَارَةِ مَغْزِيْ آتَى كِيْ جَارِ امْرِئِيْ جَارِيٍّ يُوْنِيْ تَقِيْ

أَيْكَ نِيْكَ بَاتِ كَوَافِيَا كَرْنَتَا كَمَا أَوْرُوكَ آتَى كَا

اَقْتَدَارِيْ. دَوَسَرِيْ بِرِيْ بَاتِ كَوْرُوكَ رِيَا كَا

أَوْرُوكَ بِحِيْ بَزِيْ بِمِيْسَرِيْ سَلِيْ كَوْنِ مَوْرِيْ

مَرْفُوكَ كِيْ جَوَابِ كِيْ اَمْتِ كَسِيْ مَعْصُوْمِيْ

جَوَاقِيْ اَمْتِ كَسِيْ اَنْ مَوْرِيْ كَا مَوْرِيْ كَرْنَتَا

اَنْ لِيْ دِيَا وَرَفْرَفَتِ دَوْنِ كَسِيْ مَوْرِيْ كِيْ بِيْ

رَوَاقِيْ مَوْرِيْ دَوْنِ دَوْنِ مَوْرِيْ كَا مَوْرِيْ

طَرَحِ كَسِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

وَرَدِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

بِرَابِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

جَابِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

عَدَائِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

بِنِ حَزْمِ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

كَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

تَقِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

تَقِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

دَرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

بِمَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ مَوْرِيْ

عَلَى حَبِيْبِيْ حَبِيْبِيْ حَبِيْبِيْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ وَرَثَ الْوَجْدُ كَاتِدَ قِطْعَةٍ قَسَمٍ

بالکل اوپر سے چڑھتے ہوئے نہ تھے اچھو مبارک

لَكَ الْخَيْدُ تَمْلَأُ صَدْرًا مَوْجُو

گوں تھے جیسا چاند کا کمر ریش مبارک گنجان

وَالصَّدْرُ وَاسِعٌ الصَّدْرُ عِظَمُ الْمَكْبَرِ

تھی کہ سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی شکم و سینہ

صَلَحُ الْخَيْدُ عِظَمُ الْعَبْدِ لَذَرِ الْحَيْنِ

ہموار تھا سینہ چوڑا تھا دونوں شانے کلاں

وَالْعَصْدِيُّ وَالْأَسَافِلُ رَحَبُ

تھے بستخوں بھاری تھیں دلوں گدیاں اور

الْعَصْدِيُّ وَالْعَصْدِيُّ دَقِيقُ الْمُسْتَرْبَةِ

بازو اور اسفل بدن اساق وغیرہ بھرے ہوئے

رَبْعَةُ الْعَصْدِ لَيْسَ بِتَحْوِيلٍ لِبَارِئِ

تھے دونوں غف دست اور قدم شادہ تھے

وَكُلُّ مَنْ تَصَوَّرَ الْمَوَدَّةَ دُونَكَ

سینہ سے ناف تک ہوں کہ ایک بار یک خط

يُمِشُّ شَيْئًا أَحَدٌ يُسَبِّحُ إِلَى الطُّولِ

تھا قدم مبارک میاں تھے نہ تو بہت زیادہ دراز

رَحِمَ الْغَفُورِ وَادَّ الْفَرَّادُ حَكِيمٌ قَدِيرٌ

اور نہ بہت کُف، کہ اعضا یک دوسرے میں

عَنْ قَبْلِ الْبَرِّقِ وَكَانَ قَبْلَ حَبِ

دھسے ہوئے ہوں اور رفتار میں کوئی آپ کے

عَمَدٍ وَادَّ تَحْتَهُ مَرَّي كَانُوا يَخْرُجُ

ساتھ نہ رہ سکتے تھے یعنی رفت میں یک گونہ

مِنْ بَيْنِ ثَنَائِهِ أَحْسَنَ لَدُنْ عِلْمِي

سرعت تھی گریب تکلف آپ کا قامت قدم سے

سَلَامٌ وَرَكْعَتُهُمْ عَمَّا سَلَّمَ الْبَدْرُ

درازی کی طرف نسبت کیا جاتا تھا یعنی طویل

صَرِيحٌ حَقٌّ وَفِي رِوَايَاتٍ أُخَرُ يَجْرُ

تو نہ تھے گرد کہتے ہیں قد و سنی معلوم ہوتا تھا

لَهُ نَبَاتٌ صَنَدٌ وَسَيَدٌ هَبْ أَبَدٌ

بال قدر بل دار تھے جب ہنستے میں دندن

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ الْخَيْرِ الْخَيْرُ

مبارک نہ ہر بوتے تو جیسے برق کی روشنی نمودار

ہوتی ہے اور جیسے اگلے بارش کے ہوس میں

جب آپ یکدم فرو تے تو سامنے کے دنوں کے

سج میں سے ایک نور سا کھتا معلوم ہوتا تھا گریں تھی

خوبصورت تھی چہرہ مبارک پھول ہوا نہ تھا اور نہ ہل

گوں تھی رکبہ مال تبدیلی تھا بدن گدھا ہو گوشت ہو

تھی اور دوسری روایتوں میں ہے کہ انکھوں میں سفیدی

لَهُمْ صَبْرٌ عَلَىٰ مَا بِهِمْ شَرٌّ لَا يَزِيدُهُمْ رُسُومًا

بِحُزْنٍ أَلَّا يَخْلُفَهُ اللَّهُ مَعَهُمْ إِنَّمَا هُوَ أَهْلُهَا

الْعَيْنِ ضَخْمُ الْمَشْرِئِ إِذَا وَجَّهَ بِقَدْرِهِ

وَجَّهَ بِكَيْفِهِ لَيْسَ لَهُ أَحْمَصُ هَذَا

كُلُّهُ خُلاَصَةٌ مَا فِي الشِّفَاءِ وَرَوَى

الْتِمِزِيُّ فِي شَمَائِلِهِ عَنْ أَبِي كَانَ

حَبِيبٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَبَّأَ

الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الزَّائِرِ

ضَخْمَ الْكَرَادِيِّ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ

الْمُعْطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ لَمْ يَكُنْ كَانِ

فِي وَجْهِهِ نَدْوِيرٌ أَبْيَضٌ مُشْرِبٌ

إِذَا جَاءَ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبَ الْأَمْرَ جَنِيلٌ

الْمَشْرِئِ وَالْمَكْتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرَبَةٍ

إِذَا التَّفَتِ التَّفَتِ مَعًا بَيْنَ كَيْفِيهِ

خَاتَمُ التَّبَوُّةِ وَخَوَاطِمُ النَّبِيِّينَ

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ سَهْرَةَ كَانَ

ضَبِيعُ الْفَمِ مِنْهُوسَ الْعَقِبِ أَسْكَلِ

بِأَمْرِتِ صَبْرٌ وَسَبْرٌ ذَاهِبٌ بَدَأَ

عَلَى حَبِيبَتِ غَيْرِ نَحْنِ الْبَحْرِ

کے ساتھ سرخی تھی جوڑ بد کنوں کے جب
زمین پر پاؤں رکھتے تو پورا پاؤں رکھتے تھے
تلوے میں زیادہ رُحانہ تھا یہ تمام کتاب
شف کے مضمون کا خلاصہ ہے اور ترجمہ کرنے
اپنے شمار میں حضرت انسؓ سے روایت کیا
ہے کہ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے زوہر
کف دست اور دونوں قدم پر گوشت تھے
سر پر رک کدال تھا جوڑ کی ہڈیاں بڑی تھیں
تو بہت طویل اقامت تھے اور نہ وقت
تھے کہ بدن کا گوشت ایک دوسرے میں نہ
ہو اہو آپ کے چہرہ مبارک میں ایک ڈنڈ
گولائی تھی رنگ گورا تھا اس میں سرخ
دھنسی تھی۔ سیاہ آنکھیں تھیں مڑاں دراز
تھیں شانے کی ہڈیاں اور شانے بڑے
بڑے تھے۔ بدن مبارک بے موی تھا یعنی
بدن بھر پر بال نہ تھے البتہ سینہ سے نازک
بالوں کی باریک دھاری تھی جب کسی روت
کی طرف اکی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے
گرد دیکھتے۔ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان
مہرہوت تھی اور آپ خاتم نبیین تھے اور
حضرت جابر بن سمرةؓ کی روایت میں ہے کہ آپ کا
دھن مبارک، غنڈل کے ساتھ فراخ تھا۔
یڑیوں کا گوشت ہلکا تھا۔ آنکھوں میں کاسخ

الْعَيْنَيْنِ إِذَا انْطَرَتْ إِلَيْهِ قُتِلَ الْخَلُّ

الْعَيْنَيْنِ وَكَيْسٌ بِكُلِّ نَفْسٍ تَكُنْ

وَقَالَ أَبُو الصَّفِيلِ السَّيِّئُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ كَانَ أَبْيَضَ مَلِينًا مُقْتَصِدًا

عَنْ أَبِي كَانَ رُبْعَةً حَسَنَ الْجَنِيمِ

اسْمُ التَّوْنِ عَظِيمُ الْجَمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ

أُذُنِهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ وَرُوي

فِي شَمَائِلِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ أَبِي بَنٍ

مَالٍ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوِيلِ الْبَاسِ وَلَا

بِالْفَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْنِيِّ وَلَا

بِالْأَدْمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالشَّيْطِ

بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ الْأَرْبَعِينَ

سَنَةً فِي أَمْرِ مَلَكَ عَشْرِينَ سِنِينَ وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ بُوْحَى إِلَيْهِ الْمَدِينَةُ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَدَاهِيًا بَدَا

عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرُ نَعْمَيْنِ نَحْمَدُ

دور سے تھے جب آپ کی طرف نظر کر دو تو
یوں سمجھو کہ آپ کی آنکھوں میں سرور پڑ ہے
وہ کہ سرور پڑا نہ ہوتا تھا اور حضرت ابو سفیان
لیٹی بنے کہا ہر کہ آپ گورے لیج میا نہ قد تھے
حضرت انس سے روایت ہے کہ آپ
میان قامت خوش اندام گندمی رنگ تھے
موسے سردراز تھے بن گوشش تک آپ
پر ایک سرخ ردھاری دار جوڑا تھا اور
شمال تندی میں حضرت انس رضی سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہت دراز تھے اور نہ کوتاہ قامت تھے
اور نہ بالکل گورے بھوکا تھے اور نہ ساوے
تھے اور موسے مبارک آپ کے نہ بالکل خدا
تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ بلدار تھے
اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کے
ختم پر نبی بنایا پھر کہ میں دس برس مقیم
رہے اور حضرت ابن عباس رضی کے قول پر
تیرہ برس رہے کہ آپ پر وحی ہوئی تھی
دس برس کی روایت میں کسر کو حساب
میں نہیں لیا پس دونوں روایتیں متطابق
ہیں اور مدینہ میں دس سال رہے۔

نَهْنَه صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ مَعْنَى مُخْتَصِمَةً فَهُوَ كَهَذَا

عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَقَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ
سِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَقَّاهُ
وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ
الْبُخَارِيُّ ثَلَاثٌ وَسِتِّينَ كَثْرًا أَوْ فِي
الرِّوَايَةِ وَكُنْ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ
شَعْرَةً بَيْضَاءُ وَقَالَ الْمُحَقِّقُونَ إِنَّ
السَّعُورَ الْأَبْيَضَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ
كَانَ سَبْعَةَ عَشَرَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ مُمَرَّةَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَتَفَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدَّةَ خَيْرٍ مِثْلَ
بَيْضَةِ الْحَمَامِ وَعَنِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ
مِثْلُ زُرِّ الْجَدَّةِ وَعَنِ عَمْرِو بْنِ أَحْطَبَ
الْأَنْصَارِيِّ شَعْرَاتُ تَجَمُّعَةٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي
كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَعْضُهُ مِثْلُ شَرَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ
مِثْلُ الْجَمْرِ حَوْلَهَا خَيْلَانُ كَأَنَّهَا دَائِلُ

پھر ساٹھ سال کی عمر میں اور ابن عباس کے
قول پر ترسیٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے
آپ کو وفات دی اور امام بخاری نے فرمایا
کہ ترسیٹھ سال کی رو میں زیادہ ہیں اور
ابا جود اتنی عمر کے آپ کے سر اور ریش مرک
میں سفید بال ہیں بھی نہ تھے اور محققین
نے کہا ہے کہ آپ کے سر اور ریش میں
سفید بال کل سترہ تھے اور حضرت جابر بن
سمرہ نے فرمایا کہ میں نے مہرنوت کو آپ کے
دونوں مثالوں کے درمیان میں
ایک سرخ اور ابھرا ہوا گوشت مشل
بیفہ کہوتر کے دیکھ کر حضرت سائب
بن یزید سے روایت ہے کہ وہ مثل چھپکھٹ
مہری گھنڈی کے تھی اور عمرو بن اخطب
انصاری سے روایت ہے کہ کچھ بال جمع تھے و
حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آپ کی
کمر پر ایک ابھرا ہوا گوشت کا ٹکڑا تھا وریک
روایت میں ہے کہ مثل مٹھی کے تھی اس کے گرد
تل تھے جیسے مٹے ہوتے ہیں اور ان روایت میں
کچھ تازی نہیں سب امداف کا جمع ہونا ممکن ہے

لَا تَرَى صِرَ وَسِيمَ دَهْمَ بَدَّ عَلَى حَبِيبَتِكَ خَيْرٌ نَحْنُ بِمُحَمَّدٍ

لَهُمْ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ تَتَجَافَىٰ لَهُمَا الْوُجُوهُ فَلْيَافُوا هُنَا
 حَسْرَةً مِّنَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

وَلِذَٰلِكَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي مَنَّةٍ

فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَرَبَةَ

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ

تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَإِذَا ضَحِيكَ

يَتَدَلَّى نُورُهُ فِي الْجُدُرِ وَقِيلَ بِحَدِيثٍ

كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَأَسْيَفٍ قَالَ لَابِلُ الْكَاسِمِ

وَالْقَمَرُ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَقَالَ

أَمْرٌ مَعْبُودٍ كَانَ أَجْمَلَ النَّاسِ مِنْ

بَعِيدٍ وَآخِلَةٍ وَأَحْسَنَهُ مِنْ قَرِيبٍ

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ زَاهِدٍ إِهْدَاهُ هَبْ وَمِنْ

خِلَافَةِ مَعْرِفَةِ أَحَبِّهِ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا

بَعْدَهُ مِثْلَهُ قَالَ النَّسَائِيُّ مَا تَمَنَّى عَنْبَرًا

لَا رُبَّ صَبْرٍ وَسَلَامٍ دَائِمًا أَبَدًا

حضرت براء کہتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا

مُرخ جوڑا یعنی مخطط سگی چادر پہنے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین

نہیں دیکھا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ

میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے زیادہ حسین نہیں دیکھا گویا آپ کے چہرہ

میں آفتاب چل رہا ہے و جب آپ پہننے سے

تو دیوایوں پر تپک پڑتی تھی اور سخت جابر

سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو چہرہ مبارک مثل تلوار کے شفاف تھا

انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مثل آفتاب اور ہاتھ

کے مدور تھا تلوار کی شبیہ میں یہی تھی کہ وہ

مدور نہیں ہوتی اور حضرت ام مہذبہؓ نے کہا کہ آپ

دور سے سب سے زیادہ جمیل اور نزدیک سے

سب سے زیادہ شیریں اور حسین معلوم ہوتے تھے

اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ کو

اول و ہدیہ میں دیکھتا تھا مرغوب ہو جاتا تھا و جو شخص

شامانی کے ساتھ ملتا جلتا تھا آپ کے محبت کرتا تھا

میں نے آپ جیسا (صاحب جمال) صاحب مال

نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد

کسی کو دیکھا۔

(وصل چہارم آپ کے طیب و طیب ہونے میں)

اور حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے کوئی عنبہ

لَا رُبَّ صَبْرٍ وَسَلَامٍ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرِ الْغَيْثِ الْكَلْبِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَسَتْ لِحْصَتَهُ مَدَامُ خَشَعَتْ

قَطُّ وَلَا مِسْكَ وَلَا شَيْئًا أَطِيبَ مِنْ
رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ يُصَافِحُ الْمُصَافِحَ فَيُظِلُّ يَوْمَهُ
يَجِدُ رِيحَهَا فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ
الصَّبِيِّ فَيَعْرِفُ مِنْ بَيْنِ الصَّبِيِّ
بِرِيحِهَا وَنَمَّ فِي دَارِ انْسٍ فَحَرَّقَ
فَجَاءَتْ أُمُّهُ بِقَارُورَةٍ تَجْمَعُ فِيهَا عَرَقَةٌ
فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ تَجْعَلُهُ فِي طِينِنا وَهُوَ
أَطْيَبُ أَطْيَبُ دُرِّ الْأَمَامِ الْبَحَارِيِّ
فِي تَرْبَةِ الْكَبِيرِ عَنْ جَابِرٍ لَمْ يَكُنْ
يَمُرُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْتَبَةٍ
فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ سَدُكَةٌ
مِنْ طِينِهِ قَالَ السَّخِيُّ بْنُ رَحْوَيْه
إِنَّ تَرْتِكَ كَانَتْ رَائِحَتُهُ بِكُلِّ طَيْبٍ

يَا نَبِيَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا بَدْرٌ

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ

اور کوئی مشک اور کوئی خوشبودار چیز نہ ہو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہانک سے زیادہ
خوشبودار نہیں دیکھی اور آپ کسی سے مصافحہ
فرماتے تو تمام تمام دن اس شخص کو مصافحہ
کی خوشبو آتی رہتی اور کبھی کسی بچہ کے سر پر
ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے
لڑکوں میں پہچان جاتا اور آپ ایک بار حضرت
انس کے گھر میں سوئے تھے اور آپ کو پسینہ
آیا تھا تو حضرت انس کی والدہ ایک شیشی
لے کر آپ کے پسینہ کو جمع کرنے میں یوں مدد
دیتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس بات
پوچھی تھی کہ میں نے اس کو کیا کیا ہے اس کو پانی
خوشبو میں ماریں گے ورنہ پسینہ غلیظ رہے
و خوشبو نہ رہے و ہم جب رسی سے تار بچہ
میں حضرت جابر سے ذکر کیا ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس رستہ سے
گزرتے وہ کوئی شخص آپ کی برائش میں
جو تودہ خوشبو سے پہچان بیتا کہ آپ اس
رستہ سے تشریف لے گئے ہیں سخی بن جابر
نے کہا کہ یہ خوشبو بدون خوشبو شے ہوئے
خود آپ کے بدن مبارک میں تھی

اور براہیم بن اسمعیل مرنے سے حضرت جبر
سے ہدایت کی ہے کہ مجھ کو یک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے
سواری پر بٹھد لیا میں نے رنوت کو پنے
منہ میں لے لیا سو س میں سے مشک کی
لپٹ آرہی تھی اور مروی ہے کہ آپ جب
بیت القنار میں جاتے تھے تو زمین پھٹ
جاتی اور آپ کے بول و براز و نکل جاتی
اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح روایت کیا ہے
اور اسی لئے علماء آپ کے بول و براز کے
ظاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ بوکر بن
سابق مالکی اور ابو نصر نے اس کو نقل کیا
ہے اور مالک بن سنان یوم حد میں
آپ کا خون رزخ کا چوس کر پی گئے آپ
نے فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ
لگے گی اور عبد اللہ بن زبیر نے آپ کا
خون جو پچھنے لگائے سمجھا تھا پی لیا تھا اور برکت
اور آپ کی خادمہ ام ایمن نے آپ کا بول پی لیا
تھا سو ان کو ایسا معلوم ہوا جیسے شیریں نفیس پانی

وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعِيلٍ النَّخَعِيُّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْتِ خَتَمَ
النُّبُوَّةِ فِي فَكَانَ يَذِمُّ عَلَى مَنْكَرًا
وَرَوَى أَنَّهُ إِذَا تَغَوَّطَ انْتَفَقَتْ
الْأَرْضُ وَبُسَعَتْ شَيْطَانًا وَبَوْلُهُ
وَفَلَحَتْ لِذَلِكَ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ كَذَا
رَوَتْ عَائِشَةُ وَوَلَدَ أَقْبَلَ بِطَهَارَةٍ
الْحَدَّثَيْنِ مِنْهُ حَكَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَابِقٍ
لِلْمَالِكِيِّ وَأَبُو نَصْرٍ وَشَرِبَ مَا لَيْكَ بْنُ
سَنَانٍ دَمَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَضَّهَ فَقَالَ
لَنْ يُصِيبَهُ النَّارُ وَشَرِبَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ زُبَيْرٍ دَمَ حُجَامَتِهِ وَشَرِبَتْ بَرَكَةُ
بَوْلُهُ وَأُمُّ أَيْمَنَ خَادِمَةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْهُ إِلَّا كَمَا

لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِ الرَّسُولُ وَرَأَىٰ وَرَأَىٰ وَرَأَىٰ

بَارَأَ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيئَتَهُ فَاَنْقَضَ بِهَا ذَنبَهُ

عَذِيبٌ حَسِيبٌ وَقَدْ وُلِدَ مَخْتُونًا مَّقْطُوعٌ

الشَّرْفُ مُكْحَلًا قَالَتْ اِمْنَةً اُمَّهُ وَلِذَلِكَ

نَضِيفًا مَا يَفْقَدُ وَكَانَ يَنَامُ حَتَّىٰ

يَكُونَ لَهُ غَطِيطٌ فَيُصَلِّيُ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ

عِكْرِمَةُ وَكَانَ مَخْرُوسًا عَنْ حَدِيثِ

لِلنَّبِيِّ قَالِ وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَرَأْتُ

فِي أَحَدِ سَبْعِينَ كِتَابًا فَوَجَدْتُ فِي

جَمِيعِهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا وَأَفْضَلُهُمْ رَأْيًا

وَكَانَ يَرَىٰ فِي الظُّلَّةِ كَمَا يَرَىٰ فِي

النُّورِ كَمَا أُرُوْتُ عَائِشَةُ وَكَانَ يَرَىٰ

مِنْ بَعِيدٍ كَمَا يَرَىٰ مِنْ قَرِيبٍ وَكَانَ

بَرِيًّا مِنْ حَقِيقَةٍ كَمَا يَرَىٰ مِنْ أَمَامِهِ

وَكَانَ رَأَىٰ جَنَازَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَبْدُ اللَّهِ وَرَأَىٰ بَيْتَ الْمَقْدِسِ مِنْ تَحْتِهِ

بَارَأَ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيئَتَهُ فَاَنْقَضَ بِهَا ذَنبَهُ

ہوتا ہے اور آپ (قدرتی) مخنون آون نہ

کٹے ہوئے سرمہ لگے ہوئے پیدا ہوئے

تھے حضرت آمنہ آپ کی واسہ کہتی ہیں کہ میں

آپ کو پاک صاف بنا کہ کوئی آلودگی آپ کو

لگی ہوئی نہ تھی۔ اور آپ باوجودیکہ ایسا سونے

تھے کہ خزانے بھی لینے سستے تھے مگر بدون وضو

کئے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے یعنی سونے سے

آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا (روایت کیا اس کو

عکرمہ نے اور رواج اسکی یہ تھی کہ) آپ سونے میں

حدیث سے محفوظ تھے۔

(وصلیٰ بن جم آپ کی قوت بصیرت میں) وہب

بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے کتر کتابوں میں پڑھا

اور سب میں یہ مضمون پایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم عقل میں سب پر ترجیح رکھتے ہیں سنے میں

سب سے افضل تھے اور آپ خلعت میں بھی اس طرح

دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے جیسا کہ

حضرت عائشہ نے روایت کیا ہے اور آپ دوسے

ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا نزدیک سے دیکھتے تھے اور اپنے

پچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جس طرح سامنے

سے دیکھتے تھے اور آپ نے نجاشی کا جنہ

ہمیشہ میں دیکھ لیا تھا اور اس پر نماز پڑھی اور

آپ نے بیت المقدس کو کہ معطر سے دیکھ لیا تھا

عبداللہ ابیہر تھے جو سننے والے کو گور ہو رہا

عَنْ حَبِيبِ بْنِ خَبِيبٍ غُنِيَتْ عَنْهُ

تَهْمَةً صَدَّقَ عَلَى مُحَمَّدٍ شَيْئًا لَا يَنْبَغِي لَهُ وَبَيَّنَّ

جَبَرَتْ عَنْكَ لِحْجَتُهُ اَمَّا هُوَ اَهْتَمَّ

حِينَ وَصَفَهُ لِقُرَيْشٍ وَالْكَعْبَةَ

حِينَ بَنَى مَسْجِدَهُ فِي الْمَدِينَةِ

وَكَانَ يَرَى فِي السَّمَاءِ أَحَدَ عَشَرَ

نَوَكِبًا وَصَرَخَ رُكَّانُهُ اسْدَ أَهْلَ

زَمَانِهِ حِينَ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَ

صَرَخَ أَبَاكَ كَانَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

وَعَوْدُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ

يَصْرَعُهُ وَكَانَ اسْرَعَ فِي الْمَشْيِ

كَتَمَ الْأَرْضُ نَظْوَى لَهُ قَالَ

بُوْهُرِيْرَةٌ إِنْ لَمْ يَجْهَدْ أَنْفُسًا وَ

رَأَتْهُ غَيْرَ مُكْتَرِبٍ وَكَانَ ضَوْكُهُ

مُتَبَيِّنًا وَإِذَا لَفَّتِ اللَّفَّتَ مَعَا وَ

مَوْنِي جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَجُعِلَتْ لَهُ

كُلُّ الْأَرْضِ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

وَأُحِلَّتْ لَهُ الْغَنَاءُ وَأُعِدَّتْ

لَهُ رِزْقٌ وَاسْتَوْدَعَتْهُ أَبَدًا

جب کفرش کھٹنے لگا نقش بدیہی فرمایا

مواہج کی صبح کو قصہ ہو تھا اور حبیب اپنے مہینہ منور

میں اپنی مسجد تعمیر شریعت کی اس وقت خانہ کعبہ کو دیکھ

لیا تھا اور آپ کو ثانیس گیارہ سو تک نظریا کرتے تھے

(وہل ششم آپ کی قوت بدینہ وغیرہ میں) اور آپ کی

قوت کی کیفیت تھی کہ آپ نے کائنات کو جو اپنے

اہل زمانہ میں بہت قوی (مشہور) تھے کشتی میں گر دیا

جب کہ انکو اسلام کی دعوت دی را اور انہوں نے اپنے اسلام

کو اس پر متعلق کر کے مجھ کو کشتی میں گرا دیجئے اور قبل زمانہ

اسلام کے آپ نے ابو کائنات کشتی میں گر دیا تھا وہ دوسری

تیسری بار پھر آپ سے متبادل ہوا آپ ہر بار میں اسکو بچھاڑ

بچھاڑ دیتے تھے اور آپ تیز چلتے تھے کہ جیسے زمین پٹی

چلی آ رہی ہو حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم بڑی کوشش

کرتے تھے کہ آپ کے ساتھ چل سکیں اور آپ کچھ اہتمام

بھی نہ فرماتے تھے پھر بھی ہم تھک جاتے تھے اور آپ کا

ہفت تہتم ہوتا تھا اور جب گوشہ کی کسی چیز دیکھتے

تھے تو آپ اس طرف مڑ دیکھتے یعنی دزدید نظر نہ دیکھتے

روسل مہتمم آپ کے بعض خصائص میں اور آپ کو کھڑے

جامعہ عطا کئے گئے اور تمام زمین آپ کیلئے مسجد اور

آلہ عمارت بنائی گئی یعنی یہ نہیں کہ خدایا مسجد ہی میں

نماز درست ہو اور جگہ درست نہ ہو اور اسی طرح ہر جگہ کی

مٹی سے بشرط پاک ہو لے کے تیمم درست ہے اور آپ کیلئے

غنیمت کو حلال کیا گیا اور پہلی شریعتوں میں مال

لَهُ رِزْقٌ وَاسْتَوْدَعَتْهُ أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرَ الْمَعْنَى كَلِمَةً

نَهْمَةً صَلَّيْ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَشَرَةً جَزَاءُ اللَّهِ عَنَّا لِحَسْبِهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ

لَهُ الشَّفَاعَةُ الْكُبْرَى وَالْمَقَامُ الْمَعْمُودُ

وَبُعِثَ إِلَى الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَكَفَّهَ

الْمَعْنُوقَاتِ وَعَلِمَ السَّنَةَ الْعَرَبِ كُلَّهَا

أَقُولُ بَلِ الْإِلَهِيَّةُ كُلُّهَا قَدْ أَتَتْ

مَعْبُدُ كَانَ حُجُوهُ الْمُنَاطِقِ فَصِلًا لَا

نَذَرُوا هَذَا كَانَ مِنْطِقَهُ خَزِيرَاتِ

نُظْمُنَ وَكَانَ قَبِيلَ الْأَكْلِ وَالنُّوْمِ

وَكَانَ لَا يَشْكِي فِي الْأَكْلِ وَمَعْنَاهُ

عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ أَنَّهُ لَا يَعْتَمِدُ عَلَى

شَيْءٍ بِرَدِّ تَحْتَهُ وَلَا مَرَادٍ فِي شَيْءٍ

إِنَّمَا كَانَ جُؤُوسُهُ يُدَاكِلُ جُؤُوسَ

الْمُسْتَوْفِرِ مُقْبِيٍّ وَكَانَ يَقُولُ أَكْلُ

كُلِّ كُلِّ الْعَبْدِ وَاجْسُ كُلِّ اجْسُ

الْعَبْدِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَى شِقْوِهِ

الْأَيْمَنِ اسْتَفْهَرَ عَلَى قَبْرِ مَنْ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَآمِينَ

شفاعت کبری اور تمام مہم و مخصوص کیا گیا

آپ جن دنس ورتا مضاف کی وجہ مہم و

روشن ہمت آپ کے کرم و عفو و من و مہم و

وقت میں درباب کی سب زبانیں جنت تھے

میں کہتے ہوں کہ ہمت و مہم و مہم و مہم و

ہے کہ مہم و مہم و مہم و مہم و مہم و

واضح بیان تھے نہ بہت و نہ کم و نہ مہم و

بات میں بھی سکوت فرمادیں و نہ زیادہ و

تھے کہ غیر ضروری ہو میں مشغول ہوں آپ کی

گفتگو ایسی تھی جیسے ہوتی کے دہانے پر دے

کئے ہوں و آپ کھاتے اور سوتے بہت

کم تھے کھاتے ہوتے سہارے کر نہیں بیٹھتے

تھے درمیان اس کے بل تحقیق کے نزدیک

ہیں کہ نہ ایسی چیز کا سہارے لیتے جو آپ کے نیچے

ہوتی جیسے نہ وغیرہ اور کسی روٹ پر نہ

یکم کے سہارے جو ہڈی کے بیٹھتے آپ کی

نشست کرنے کے لئے ایسی ہوتی جیسے نہ

ہونے کے لئے کوئی تیر ہو کر بیٹھتے نہ کر

بیٹھتے تھے و آپ فرما کرتے میں غلام کی طرح

کھاتا ہوں اور غلام کی طرح بیٹھتا ہوں و

آپ کا سوتا دہانے کی روٹ پر ہوتا تھا کہ وقت

منام میں صیغہ ہو۔

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ لِّعَلِّكَ يُؤْتِيكَ

بِهَذِهِ صَدْرًا مِّنْ تَحْفِيفٍ لِّكَ لَأَنَّهُ مَدْرَسَةٌ حَسَنَةٌ لِّكَ فَخُذْهَا

روصل نہم آپ کی بعض صفات و کمالات
شجاعت و سخاوت و ہیبت و جاہ و نفی
و ایشاد و غیر میں حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ
کو تیس مردوں کی قوت دی گئی تھی روایت
کی اس کو نسانی نے اور ایک روایت میں یہی
کہ آپ کو ہیبتی میں چالیس مردوں کی قوت
دی گئی تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ محمد کو اوٹوں پر چار چیزوں میں
فضیلت دی گئی۔ سخاوت و شجاعت اور
قوت مردی و رقبہ پر جب در آپ نبوت کے
قبل بھی اور بعد میں بھی صاحبِ جاہت تھے
حضرت قید سے روایت ہے کہ انہوں نے
جب آپ کو دیکھی تو ہیبت کے بے کانپنے لگیں
آپ نے فرمایا کہ اے غریب در بر کر رہے رہی
درست اور حضرت بن مسعود سے روایت ہے
کہ آپ کے روبرو عقبہ بن عمرو کھڑے ہوئے
تو خوف سے کانپنے لگے آپ نے فرمایا ہیبت
پر ساری کرو میں کوئی جاہل بادشاہ نہیں ہوں
و آپ کو تمام خزانے زمین کے و تمام
شہروں کی کنجیں رعد کشف میں بھری گئی
تھیں و آپ کی حیات میں بادِ حجاز نہ

اور میں اور تمام

نَزَلَتْ صَدْرًا مِّنْ تَحْفِيفٍ لِّكَ لَأَنَّهُ مَدْرَسَةٌ حَسَنَةٌ لِّكَ فَخُذْهَا

قَالَ اِنَّ اِيَّاهُ اَعْطَى قُوَّةَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا
اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى قُوَّةَ اَلْبَيْهَقِ
رَجُلًا فِي اِلْجَمَاعِ وَرَوَى عَنْهُ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ عَلَى النَّاسِ
بِاَرْبَعٍ بِاَسْتِخَاءٍ وَاسْتِجَابَةٍ وَكَثْرَةِ
اِلْجَمَاعِ وَقُوَّةِ اَلْمَضِيِّ وَكَانَ ذَا
وَجْهَةٍ قَبْلَ اَلنُّبُوَّةِ وَبَعْدَهَا رَوَى
عَنْ قَيْدِهِ اَنَّهَا لَمَّا رَأَتْهُ اُرْعِدَتْ
مِنْ تَفَرِّقِ فَنَاءٍ يَّامُ سَيِّكِنَةُ عَيْنِكَ
اَسْكِنَتَهُ وَعَنْ اَبْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَامَ
بَيْنَ يَدَيْهِ عَقِبَهُ بَنُو عَمْرِو ذُرْعَدٍ
فَنَظَرُوا هَوْنًا عَيْنُكَ فَرَأَوْا سَنَةً
بِمَدِيَّةِ جَبَرٍ وَنَقَدُوا فِي خَزَائِنِ
اَلْاَرْضِ وَغَفَرَتِ بَنُو اَسَدٍ وَفُتِحَ عَلَيْهِ
فِي حَيَاتِهِ بِدَادِ حِجَازٍ وَبَيْنَ وَجَمِيعِ

نَزَلَتْ صَدْرًا مِّنْ تَحْفِيفٍ لِّكَ لَأَنَّهُ مَدْرَسَةٌ حَسَنَةٌ لِّكَ فَخُذْهَا

نَهْنَه صَدْرًا عَنْ مُحَمَّدٍ لِيُتْرِكَ لِيُتْرِكَ وَنَهْنَه

جَزَائِرُهُ عَنَّا لِحَسْبِهَا مَا هُوَ أَهْلُهُ

جَزَائِرُهُ الْعَرَبِ وَحَوَالِي الشَّامِ وَالْعِرَاقِ

وَجَلِبَتْ إِلَيْهِ الْأَخْيَارُ وَالصَّدَقَاتُ

وَالْأَعْتَابُ وَأُهْدِيَتْ مِنْ الْمُلُوكِ

هَذَا يَأْتِي صَرْفُ كُنْهَا لِيُوجِبَ لَهُ الْغِنَى

بِهِ الْمُسْتَوِينَ وَقَالَ مَا يَسْتُرُنِي أَنْ يَأْتِي

أَحَدٌ أَذْهَبُ إِلَيْهِ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ

إِلَّا دِينَارُ الرَّحِيصِ الَّذِي نَحْنُ وَهَذَا مِنْ

كُلِّ مَخْرَجِهِ وَجُودِهِ وَعَطَائِهِ وَنَدَائِهِ

وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ فِي نَفَقَةِ عِيَالِهِ وَكَانَ

مُقْتَصِرًا فِي نَفَقَتِهِ وَمَبْسُطًا وَمُسْكِنًا

عَلَى نَدْوَةِ الْخُرُوجِ لِيُتْرِكَ وَكَانَ يَكُونُ

فِي الْعَالِيَةِ الْكَلَامَةِ وَالْكَأَمِ الْخَشِينِ وَالْبُورِ

الْعَبِيدِ وَيَقِيمُ عَلَى أَصْحَابِهِ أَقْبِيَّةَ

الَّذِي يَبْجُ الْمَسُودِ بِالْأَعْيُنِ يَرْفَعُهُ مِنْ

لَمْ يَحْضُرْ عَنْ سَائِلَةٍ كَانَ خَلْفَهُ

يَأْتِي مِنْ سَائِلَةٍ وَنَسِيَتْ دَاهِيَتُهَا

يَأْتِي مِنْ سَائِلَةٍ وَنَسِيَتْ دَاهِيَتُهَا

يَأْتِي مِنْ سَائِلَةٍ وَنَسِيَتْ دَاهِيَتُهَا

جَزَائِرُهُ الْعَرَبِ وَحَوَالِي الشَّامِ وَالْعِرَاقِ

وَجَلِبَتْ إِلَيْهِ الْأَخْيَارُ وَالصَّدَقَاتُ

وَالْأَعْتَابُ وَأُهْدِيَتْ مِنْ الْمُلُوكِ

هَذَا يَأْتِي صَرْفُ كُنْهَا لِيُوجِبَ لَهُ الْغِنَى

بِهِ الْمُسْتَوِينَ وَقَالَ مَا يَسْتُرُنِي أَنْ يَأْتِي

أَحَدٌ أَذْهَبُ إِلَيْهِ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ

إِلَّا دِينَارُ الرَّحِيصِ الَّذِي نَحْنُ وَهَذَا مِنْ

كُلِّ مَخْرَجِهِ وَجُودِهِ وَعَطَائِهِ وَنَدَائِهِ

وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ فِي نَفَقَةِ عِيَالِهِ وَكَانَ

مُقْتَصِرًا فِي نَفَقَتِهِ وَمَبْسُطًا وَمُسْكِنًا

عَلَى نَدْوَةِ الْخُرُوجِ لِيُتْرِكَ وَكَانَ يَكُونُ

فِي الْعَالِيَةِ الْكَلَامَةِ وَالْكَأَمِ الْخَشِينِ وَالْبُورِ

الْعَبِيدِ وَيَقِيمُ عَلَى أَصْحَابِهِ أَقْبِيَّةَ

الَّذِي يَبْجُ الْمَسُودِ بِالْأَعْيُنِ يَرْفَعُهُ مِنْ

لَمْ يَحْضُرْ عَنْ سَائِلَةٍ كَانَ خَلْفَهُ

يَأْتِي مِنْ سَائِلَةٍ وَنَسِيَتْ دَاهِيَتُهَا

يَأْتِي مِنْ سَائِلَةٍ وَنَسِيَتْ دَاهِيَتُهَا

يَأْتِي مِنْ سَائِلَةٍ وَنَسِيَتْ دَاهِيَتُهَا

لَمْ يَكُنْ صَدْرًا مَحْمَدًا لَمْ يَكُنْ وَرَنًا وَسَيِّدًا
جَزَاءً لَمْ يَكُنْ مَحْمَدًا مَّا هُوَ أَهْلُهُ

الْقُرْآنَ يَرْضَى بِرِضَاهُ وَيَسْخَطُ
بِكَرْهِهِ حَتَّى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ
لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ جَبَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى
فِي أَصْلِ فَطَرَتِهِ عَلَى مَكَارِمِ
الْإِخْلَاقِ وَرَزَقَهُ الْقُبَّةَ وَاعْتَدَا
الْمِزَاجَ وَقَالَتْ أُمُّهُ بِنْتُ وَهَبٍ
إِنَّ نَبِيَّتَ أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وُلِدَ بِأَسْطَايِدٍ إِلَى الْأَرْضِ
رَفَعَتْ رَأْسَهُ وَاسْتَمَدَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
نَسَتْ بَعْضَ إِلَى الْأَوَّلِ وَاسْتَعْرُ
وَلَمْ أَهْمَ بِشَيْءٍ قَرْنٍ مُؤَرِّجٍ هَبِيَّةٍ
رَأْمَرْتَيْنِ فَعَصَمَنِي اللَّهُ تَعَالَى
مِنْهُمَا ثُمَّ لَمْ أَعُدْ وَكَانَ أَصْبَرَ
الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَهْمٍ وَأَحْلَمَهُمْ

لَمْ يَكُنْ صَدْرًا مَحْمَدًا لَمْ يَكُنْ وَرَنًا وَسَيِّدًا

قرآن تھا اس کی خوشی کی بات سے آپ
خوش ہوتے تھے اور اس کی ناخوشی کی بات
سے آپ ناخوش ہوتے تھے (یعنی قرآن سے
جو بات حق تعالیٰ کے خوش یا ناخوش ہونے
کی ثابت ہوتی ہے آپ کی خوشی و ناخوشی ہی
کے تابع تھی جتنی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ آپ
خلق عظیم پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو
اصل فطرت میں مکارم خدق و رتانت طبع
اور اعتدال مزاج پر پیدا کیا تھا۔ اور حضرت سید
بنت وہب کہتی ہیں کہ آپ جس وقت پیدا ہوئے
تو آپ کے دونوں ہاتھ زمین کی طرف کھلے ہوئے
تھے و سرسمن کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔
(وصل دہم آپ کی عصمت میں پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نبی کو ہوش
آتا تو اسے در شکر گوئی سے نبی کو غفلت تھی
اور کبھی کسی امر جاہلیت یعنی مرغیر مشرک کا
بُھ کو خیال تک بھی نہیں آیا بجز دوبار کے و
اس سے بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو محفوظ رکھا
پھر اس خیال کی بھی نوبت نہیں آئی۔
(وصل یا زید تم تمہارے وصل نعم میں) اور آپ
لوگوں کے یزادینے پر سب سے زیادہ صبر
تھے و سب سے بڑھ کر حلیم تھے۔

عَلَى حَبِيْبَتِكَ خَيْرٌ نَحْنُ نَحْمَدُ

نَهَى صِرَاحًا عَلَى مُحَمَّدٍ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ وَرَبِّهِ رَسُولُهُ

يَعْفُو عَنْ مَسِيئَتِهِمْ وَيَحِلُّ مِنْ قِطْعَةٍ

وَيُعْطَى مَنْ حَرَمًا وَيَعْفُو عَنْ خِيَانَةٍ

وَكَانَ يَخْتَارُ أَيْسَرَ الْأَمْرِ مِمَّا لَمْ

يَكُنْ إِثْمًا وَمَا لَنْتَقِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ حَتَّى رُويَ

فِي سِيرَةِ ابْنِ هِثَمٍ أَنَّ عُتْبَةَ

بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَا سَعْدِ بْنِ أَبِي

وَقَّاصٍ رَفَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَّرَ

رَبُّ عَيْتِهِ الْيَمَنِيُّ السُّفْلِيُّ وَشَجَّ

وَجْهَهُ فَقَالَ لَوْ لَوْدَعَوْتُ عَلَيْهِمْ

فَقَالَ لَهُمْ أَهْدِ قَوْمِي فِي تَهْمِهِمْ

لَا يَعْسُونَ وَمَا ضَرْبُ بَيْدٍ هَئِثُكَ

قَطْرُ الْإِلَاحِ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَمَا ضَرْبُ امْرَأَةٍ وَلَا خَدَمٍ

يَا مَرْبِ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ نَحْنِ كُلِّهِمْ

جَمْعُهُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ هُذَيْفَةَ

بَرْنِي كَرْنِي وَلَيْسَ مِنْكَ زَكْرُوتُ تَحْتِ وَبُشُوتُ

تَحْتِ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

وَرَجُوشُ تَحْتِ كَوْنُ دَمِيتُ تَحْتِ سَ كَوْنُ دَمِيتُ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

أَوْرَجُوشُ تَحْتِ آفَ بِرَسُولِي كَرْتَا تَحْتَا آفَ لَسَ سَوَكُ كَرْتَا تَحْتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ مَّا سَأَلَ شَيْئًا فَقَالَ

لَا وَلَنْعَمَ مَا قِيلَ شَعْر

مَا قَالَ لَا قَطْرٌ لَافِي شَهْدٍ

نَوَالِ الشَّهْدِ كَأَنَّهُ رَوْدُهُمْ

وَكُنْ يَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَكْسِبُ الْمَقْدُومَ

وَبُعْرَى لِحَيْفٍ وَيُعِينُ فِي تَوَائِبِ

الْحَقِّ كَمَا فِي صَحِيحَةِ الْبُخَارِيِّ وَرَوَى

بِرَمِذِيِّ أَنَّ قِيَامَهُ تَسْعُونَ عَشْرًا

فِي رَحْمَةٍ فَوَضَعَتْ عَلَى حَصِيَّةٍ فَمَرَدًا

كَانَ أَحَدُهَا فَرَسًا مِنْهَا فُجَاءَ ذُو رَجُلٍ

فَكَانَ مَعَهُ نَاصِبٌ لَيْسَ عِنْدِي تَقِي لَمَّا

وَأَمِنْ سِتْرٍ عَلَى وَجْهِ الْجَدِّ نَسِيءًا

فَتَسَبَّحَ رَمْلًا وَشَقَّ لَمَّا رَأَى قَدْرًا

عَلَيْهِ دُكْرًا لَمَّا بَقِيَ عَلَى مَتَاعِهِ دُرًا

مَلِكُهُ خَرِبَ فَخَانَ رَجُلًا مِمَّنْ لَا خَدَارَ

لَا يَرِي حَبْلَ وَاسْتَدْرَكَ بَدْرًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ مَّا سَأَلَ شَيْئًا فَقَالَ

لَا وَلَنْعَمَ مَا قِيلَ شَعْر

مَا قَالَ لَا قَطْرٌ لَافِي شَهْدٍ

نَوَالِ الشَّهْدِ كَأَنَّهُ رَوْدُهُمْ

وَكُنْ يَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَكْسِبُ الْمَقْدُومَ

وَبُعْرَى لِحَيْفٍ وَيُعِينُ فِي تَوَائِبِ

الْحَقِّ كَمَا فِي صَحِيحَةِ الْبُخَارِيِّ وَرَوَى

بِرَمِذِيِّ أَنَّ قِيَامَهُ تَسْعُونَ عَشْرًا

فِي رَحْمَةٍ فَوَضَعَتْ عَلَى حَصِيَّةٍ فَمَرَدًا

كَانَ أَحَدُهَا فَرَسًا مِنْهَا فُجَاءَ ذُو رَجُلٍ

فَكَانَ مَعَهُ نَاصِبٌ لَيْسَ عِنْدِي تَقِي لَمَّا

وَأَمِنْ سِتْرٍ عَلَى وَجْهِ الْجَدِّ نَسِيءًا

فَتَسَبَّحَ رَمْلًا وَشَقَّ لَمَّا رَأَى قَدْرًا

عَلَيْهِ دُكْرًا لَمَّا بَقِيَ عَلَى مَتَاعِهِ دُرًا

مَلِكُهُ خَرِبَ فَخَانَ رَجُلًا مِمَّنْ لَا خَدَارَ

لَا يَرِي حَبْلَ وَاسْتَدْرَكَ بَدْرًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ مَّا سَأَلَ شَيْئًا فَقَالَ

لَا وَلَنْعَمَ مَا قِيلَ شَعْر

مَا قَالَ لَا قَطْرٌ لَافِي شَهْدٍ

نَوَالِ الشَّهْدِ كَأَنَّهُ رَوْدُهُمْ

وَكُنْ يَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَكْسِبُ الْمَقْدُومَ

وَبُعْرَى لِحَيْفٍ وَيُعِينُ فِي تَوَائِبِ

الْحَقِّ كَمَا فِي صَحِيحَةِ الْبُخَارِيِّ وَرَوَى

بِرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ تَفَقَّ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي
 الْعَرْشِ أَقْدَلًا لَأَنْتَ سَمَوْرِي الْبَشَرِ
 فِي وَجْهِهِ وَكَانَ لَا يَدَّ خُرْتَيْكُ يُغْدِ
 كَمَا دَاوَالَسُّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ بْنِ كَانِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ بِخَيْرِ
 مِنْ رَّيْحِ الْمُرْسَلَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَرَّيْتُ
 سَجْعَ وَلَا أَبْجَدَ وَلَا أَجُودَ وَلَا أَرْضِي
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَتَبْتُ يَوْمَ بَدْرٍ سُوْدُ بِلَسَانِي صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ السُّجْعُ مَنْ
 يَقْرُبُ مِنْهُ إِذَا دَنَى الْعَدُوَّ يَقْرُبُ مِنْهُ
 دَعْنُ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِي كَانَ أَسَدَ
 حَيَاءٍ مِنَ الْعُدْرَاءِ فِي خُدْرِهِ وَكَانَ
 لَطِيفَ الْبَشَرَةِ رَقِيقَ لَطْفٍ هَرَّ لَيْتَ فِيهِ
 أَحَدًا إِمَّا يَكْرَهُهُ وَعَنْ عَائِشَةَ

بَارِئِ صَنِ وَسَيِّدِ دَائِمِ بَدْر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

برسوں میں خوب خرچ کیجئے اور ایک عرس
 یعنی حق سے نہ ہٹو اس سے کسی کا مذمت
 کیجئے آپ نے ہم کو دین اور آپ کے چہرہ مبارک
 پر شامت نمایاں ہوئی اور آپ کے بن کے
 سے کوئی چیز ٹھیک نہ رہے تھے جسے کہ حضرت
 انسؓ نے حضرت عباسؓ سے روایت کیا ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں ہوتے ہیں
 خیر سے بھی زیادہ فیاض تھے۔

رسولؐ و زردمہ دوسرے بعض خدق میرا دار
 مع شرت میں حضرت بن لکڑی کے رہنے کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص
 دیکھیں ورنہ مسجود دیکھیں ورنہ فیض دیکھیں ورنہ
 دوسرے خدق کے اعتبار سے پسندیدہ دیکھیں
 ورنہ جناب ہر سکون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی رائیں پناہ دیتے تھے اور بڑے شجاع و شجاع بھی
 جاتے تھے جو میدان جنگ میں آپ کے نزدیک جاتے
 جب آپ غنیمت کے قریب جاتے تھے جو کس شخص کو
 بھی اس صورت میں غنیمت کے قریب رہنا پڑتا
 تھا کہ حضرت ابوسید خدریؓ سے روایت ہے
 کہ آپ شرم و حیا میں اس سے بھی بڑھ کر تھے جیسے
 کنواری لڑکی پردہ میں ہوتی ہے اور آپ مذمت
 نصف جہد زرم مذم تھے کہ کسی شخص کو بزدلی و
 بات نہ فرماتے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ حَبِيبَةَ خَيْرِ حَبِيبِ بَنِي نَدِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدِينَةُ وَحْتٍ وَرَأْسُ مَشْرِقٍ وَرَأْسُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَحْتَفِظُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ

حَبْرَهُ كَيْسَبُتْ بَرُوفِي وَجَدَ حَرْدُكِي

يَكُنْ عَمَّا أَضْطَرُّ إِلَيْهِ مِنْ مَرْوَةٍ

وَعَنْ عَائِشَةَ كُنَّا أَوْسَعَ النَّاسِ صَدْرًا

وَصَدَقَهُمْ نَجْمَةٌ وَأَيُّهُمْ عَرِيَّةٌ

وَأَرْمَهُمْ عَتِيرَةً وَكَانَ يُحْيِي

مِنْ دَعَاةٍ وَيُثْبِرُ نَهْرِيَّةً وَوُكَاةً

كُرَّعًا وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ إِذَا حَزَرَ

وَالْمَكْرُوهَاتِ وَالْمُسْتَحْبَبَاتِ وَيُعَوِّدُ مَرْضَى

وَأَنْصَىٰ مَدِينَتَهُ وَيُقْبَلُ عُذْرُ

المُعْتَذِرُ وَيُؤَدِّعُ صُوبَهُ بِالصَّفْحَةِ

وَمِنْ رِقَظُمَا دُرِّجَلِيهٖ بَيْنَ اَصْحَوٰهٖ

حَتَّى يَضِيقَ بِهِمْ عَلَى أَحَدٍ وَيُزِيلَهُ

كَاتِبٌ مِّنْ مَّوَدَّةِ بَيْنِهِمَا

حکومت است

آپ بہت محنت کرتے اور بکثرت

سخت و بخت تھے۔ اور باز رو بہ خوف

وقر باتیں کرنے دے تھے ورنہ بی کا عوض

بدین سوز نیست تحریر کند حرف داشت تحریر زشت بدین سوز

سے روایت ہے کہ مذہبیت حیار سے پرکھنا

کسی شخص کے تیرہ نہیں بھرتی تھی جتنی کہ مطلوب

میں نے کہہ نہیں دیا تھا۔ ورنہ یہاں

حضرت کی خدمت سے بگڑتی ہوئی

چیز کا رسی سے درست درجہ پر پڑے

کئی یوں فرمائے ورنہ سخت سزا دی جائے گی

کہ پاسبانِ رُہروں کے کشادہ ہے باتے

سچے کئے عبید کے زمر تھے موثر تھے میں بہت

کریم تھے اور چوتھیں آپ کی دعوت پر اسکی

دعوت منقور فرماتے اور یہ قبول فرماتے رُحِمَہ

بدین دعوت گئے۔ بکری کا پایہ ہی ہوتا

اور ہدیہ کا بدلہ بھی دیتے تھے اور دعوتِ غلامی

اور سزاؤ کی اور نوٹوں کی دفعہ کے سرپرست

اور رادیو کو روک دینا ایک ہی سبب کی
قول، فرما لیتے اور بدنتہ کہ، تنہا آمادہ ہو کر

جبوں کو ایسے اور مدیہ کی سہا ابادی پر بھی
گرمش دیتے رہے کہ عادت فاسر

۱۔ مریش زہوہ سے کی عیادت فرمائی

اور معذرت کرنے والے کا عذر قبول کرنے

اور اپنے صوبے سے بتدریج مصافحہ

کی فرماتے ور کبھی اپنے صبی میں پاؤں

پھیلے ہوئے نہیں دیکھے گئے جس سے

اور اس پر جید تنگ ہو جودے ویر جو پکے

ہی جہنمک کائناتِ حق تعالیٰ

عَمَّا حَسَنَاتِكَ تَنْتَرِ عَيْنِي كَيْفَ تَحْبِبُهُ

بَعْدَ صَرَاحٍ بِحَقِّهِ شَرِّ مَا تَزُوهُرُ فِيهِ وَنَسَهُ جَزَاءُ اللَّهِ عَنَّا لِحَسْبِهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ

مَنْ يَدْخُلْ عَيْنَ رَبِّهِ بِسَطِّ
تَوْبَةٍ وَيُؤْتِ زَيْدَ الْوَسْكَ دَفْعًا وَلَا
يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثًا وَلَا
أَكْثَرَتْ مِنْ تَبَتُّلًا وَضَبَّاهُمْ
نَفْسًا مَا يَزِنُ عَلَيْهِ وَيَعْظُ
أَوْ يَخْطُبُ وَكَانَ يَخْدِرُهُ نَوْفُودُ
بِنَفْسِهِ أَحَبَّ كَوْنُهُ لِيَوْمِ
وَأَنَّ سَيِّدُ أُلْدَادِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَأَنَّ عَنْ تَسْقُوتِ عَنَّا الْأَرْضُ
وَأَنَّ سَرَفَهُ وَمَنْقَعَهُ وَكَانَ
بِرَبِّكَ الْحَبِيرُ وَيُرْوَفُ خَلْقًا
وَيَعُوذُ نَهْزِينَ وَيُجَارِسُ الْفُتْرَاءَ
وَيُقَلِّقُ نَوْبَهُ وَيَحْبِبُ مَنَاتَهُ
وَيَرْقِعُ نَوْبَهُ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ
وَيَخْدِرُ بِنَفْسِهِ وَأَعْدَاءَهُ وَيَقِيمُ

نَ رِبِّ صَبْرًا وَسَبَّوْ دَهْمًا بِر

پاس آئے جس کی نافرمانی کرتے اور بعض اوقات
پہلے سے پہلے ہی سے کچھ شے دیکھ لیتے
پتھر دیکھ کر اس کو شے لیتے اور کسی شخص کو بہت
تجربے میں نہ لگاتے اور ہمہ ذمے میں دیکھتے
میں سے کہہ دیتے تھے جب تک کہ موت نہ آتی
یہ بعض خبیث نہ ہوتے مگر جو کہ موتوں میں
یہ ایک جوش بوقاحتی جس میں تیرہ ہوش و بیداری
نہ نہ ہوتی تھی اور بعض اوقات موت ہونے
خود خدمت دہنے جیسے نبی ہوتا ہے کہ ذمہ
کے تھے اور آپ قیامت میں تمام دیکھ لیتے
ہوئے درستی اس کی ہی کہ تیرہ ہوش و بیداری
شق ہوں اور آپ بہت شغف دیتے درستی
اوں آپ ہی شفاعت کرتے درستی ہوں
آپ ہی کہ شفاعت قبول ہوں اور آپ عیت
تو ضلع سے درگوش پر بھی موبہ ہوتے تھے
بھی اپنے پیچھے بھی کسی کو بھجوتے دیکھتے
کے عیدت فرستتے دیکھتے کہ ہر وقت
تھے درپے پڑے میں خود جوں دیکھ لیتے کسی
پر دیکھتے تھے در دیکھتے میں خیر سے نہ کہ
کسی دین پر جو کسی ہو اور اپنی برائی کو دیکھ لیتے
لیتے اور اپنے پیچھے میں خود پوند گاتے ورنہ
پیش خود وقت ہتھکے سی یا کرتے اور پند
گھروں کا کام کرنا کرتے اور گھر میں

عَلَى حَبِيبِكَ حِينَئِذٍ حَبِيبُ

خَرَّ مَعَهُ نَحْمَدُكَ يَا شَوْكَه

بِهِ ضَرْحُ حَرْفٍ مَرَّ لَذِوْهُ

بھڑوٹے لیا کرتے اور خدمتگار کے ساتھ کھا لیتے اور اس کے ساتھ ہانڈھو لیتے اپنا سودا بازار سے خود لے آتے اور سب بڑھ کر احسان کرنے والے اور عدل کرنے والے اور عقیف اور سچ بولنے والے تھے حتیٰ کہ ابو جہل بن ہشام باوجود اس کے کہ آپ کا کامل دشمن تھا مگر خنس بن شریق نے بدر کے روز جب اس سے پوچھا کہ سے ہو حکم یہاں تو میرے اور تیرے سوا اور کوئی موجود نہیں جو ہماری بات سن سے گا تو مجھ کو یہ بتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا جھوٹے ہیں ابو جہل نے کہا کہ وہ اللہ محمد سے ہیں اور محمد نے کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں۔

وصل سیر دوم تمام وصل ہشتم میں حضرت خازم بن زید سے روایت ہے کہ بنی مہلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں سب سے زیادہ باوقار ہوتے اور حضرت ابوسیدہؓ سے روایت ہے کہ جب مجلس میں بیٹھتے تو دونوں پاؤں جھٹکے کر کے مدبران کے روبرو ہاتھوں کا حلقہ بنا کر بیٹھتے اور یہ بھی اکثر نشست آپ کی سی ہیئت سے ہوتی اس کو حبابہ کہتے ہیں وہ یہ وضع و ساز کی وضع ہے حضرت جابر بن عبد

لَبِيتَ وَيَا كُلُّ مَعِ الْخَادِمِ وَيَجْنُ مَعَهُ
وَيَجْمِلُ بِضَعْتِهِ مِنَ الشُّوقِ وَكَانَ
مِنْ أَمْرِ النَّاسِ وَأَعْدِلَ النَّاسِ
وَأَعَفَ النَّاسِ وَأَصْدَقَهُمْ كَوْنًا
حَتَّى أَنَّ بَنِي جَهْلٍ ابْنَ هِشَامٍ رَأَوْهُ
أَنَّهُ مَعَ كَمَالٍ عَدَاوَتِهِ لَدَيْهِ لَمْ يَخْشَوْهُ
بُنِ شَرِيقٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ يَا الْحَكِيمَ
يَسَّ هَذَا عَيْرِي وَغَيْرُكَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا
تُعَارِنِي عَنْ مُحَمَّدٍ صَادِقٍ أَمْ كَاذِبٍ
لَقَدْ بَوَّحْتَنِي وَنَدَيْتَنِي مُحَمَّدًا صَادِقًا
وَمَا نَزَبَ مُحَمَّدًا قَطُّ عَنْ خُرُوجِهِ بِنِزْدٍ
كَانَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفَرُ
النَّاسِ فِي جَلِيلِهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِذَا
جَسَّ فِي بَحْرِسٍ أَحَبَّيْ بَدْرَهُ وَكَانَ
أَنْزَجُؤْمِهِ مُحْتَبِيٍّ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ
نَازِبٍ هَبْ وَسَيُودُ بَدْرٍ

نَهْضَ صَبْرًا عَنْ كُفْرٍ لَا تَقْرَأُ بِهِ دَسْتًا حَرَامًا حَتَّى تَخْتَصِمَ مِنْهُ فَمَنْ

سَمَرَةٌ لَمْ تَكُنْ تَرْتَبِعْ وَرَبِّهَا جَلَسَ غَرَضًا

وَكَانَ إِذَا مَشَى مَشَى مُجْتَمِعًا يَعْرِفُ فِي

مَشْيِهِ أَنَّهُ غَيْرُ غَرَضٍ وَلَا وَكَلٍ

أَيُّ غَيْرِ ضَبْعٍ وَلَا كَسَلَانٍ عَنْ جَزِيرٍ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ فِي مَكَّاهِ تَرْتِيلٌ

أَوْ تَرْسِيلٌ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ يُحَدِّثُ

حَدِيثَ لَوْعَدَةِ الْعَادَةِ الْأَحْصَاءِ وَ

بُحْبُطِ الصَّيْبِ وَالْتَرَائِيحَةِ الْحَسَنَةِ

وَسِتْمِيهِ بِثِيَابٍ وَأَوْ يَحْضُ عَيْنَهُ وَ

يَنْفُذُ فِي حَقَائِدِ وَرَقِي شَرَابٍ مُجِبٍ

إِنْقَاءً لِبُرْجِهِ وَتَرَدُّ حَبِيبٍ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ بِرَأْسِهِ مَرُوءَاتُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ

عَيْنٌ وَسَمَرَةٌ شَدِيدَةٌ تَبَاكَ

فَمِنْ خَيْرٍ حَتَّى مَضَى لِسَابِيلِهِ

روایت ہے کہ آپ چار روز بھی نیتیں

بعض وقت اور دو دن میں ہاتھ کے رتیلے

جاتے اور جب آپ چلتے تو بیعت غریبی

طماننت کے ساتھ چلتے آپ کی پارس سے یہ

معلوم ہو جاتا تھا کہ آپ کے دل میں تکیہ

رنگہراستے ہوئے ہیں اور نہ بیعت میں کسی

ہے کہ پاؤں نہ ٹٹنا اور غرض نہ بہت تر چلتے

تھے نہ سست رفتاری تھے حضرت جابر بن

عبد اللہ سے روایت ہے کہ آپ کے کلمات

میں نہایت وضاحت ہوتی تھی اور حضرت

عائشہ سے روایت ہے کہ اس میں کلام فرماتے

تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا غلط شمار

کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا و آپ خوشبو کی

چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے و رشتہ سے

اس کا ستم فرماتے و در دوسروں کو بھی اس کی

ترغیب دیتے و کھانے پینے کی چیزوں میں

پھونک نہیں دیتے تھے اور انگلیوں اور ہاتھ

کے جوڑوں کے ہاتھ رکھنے کو پسند فرماتے

کیونکہ یہ موقعے میں جمع ہونے کے ہیں و

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو تر تین دن بھی

روٹی سے پیٹ نہیں بھر لیا کہ نہ غل نہ بھج

عند نسائی فہو من غرضہ بسند و جہان حضرت رسول فرماتے تھے کہ

نَا مَرَّتْ مِنْ دَسْتِ دَسْتِ بَدَلْ عَنِ حَبِيبَتِ خَيْرٍ حَبِيبٍ شَيْخٍ

بَعْدَ صَبْرٍ عَزِيزٍ سَبَّحَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ

در حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ
بستر یک شام تکیہ کرتے تھے کبھی آپؐ پرانی
پر آرام فرماتے تو چھوڑ دے بن سے نکل
ہوتی حتیٰ کہ آپؐ کے پیو بیٹے میں سے
نشان پڑ جاتا۔

وہل چہار دم آپؐ کے تنگی معیشت کو
ختیہ کرنے میں، اور حضرت عائشہؓ اور دیگر
ساتھ بنی صلی مدعیہ و کرمہ کہ شکر کبھی بیٹے بھائی
غذا سے پر نہیں ہو کر کسی سے شکوہ کا سہارا
نہیں کیا اور نہ آپؐ کو بہ نسبت دوسری کے
زیادہ محبوب تھا ورنہ دن دن بھر بھوکے کھڑے
ہوتے و رات رات بھر بھوک سے کروٹیں
پہنتے رہتے و اگر آپؐ چاہتے تو اپنے رب
سے تمام سونے زمین کے خزان و ماس کی
پیداوار و اس کی فرش عیشی کسب و نیک
ہیتے لیکن آپؐ یہی فرمایا کرتے کہ مجھ کو دنیا سے
کیا مدد میرے اوپر حرم پیغمبرؐ کی بیویوں نے
اس سے زیادہ مسکنت و محنت پر مجھ کو ورنہ
سی حالت پر گذرتے۔

وہل پانزدہم آپؐ کی خشیت و مبادی میں تو
آپؐ مدینہ در بہت سے تھے یہاں تک کہ یہاں
میں سے کسی کو اس روایت پر توں نہیں دوسری احادیث میں بھی

عَنْ حَفْصَةَ كَانَتْ فَرَّاشَةً لِّرَسُولِ اللَّهِ

كَانَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهَا لَمَّا خَلَّصَ مِنْ حُلِيِّهِ

بِتَرِيصٍ حَتَّى يُؤْتِيَ فِي جَنَبِهِ عَنِ

عَدَّتْ لَمْ يَمُكِّنْ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ مَبْعُوثًا

قَطْرًا وَلَمْ يَكُنْ يَتَكَلَّمُ فِي أَحَدٍ وَ

كَانَتْ الْفَقْرُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنَى

وَلَكِنْ يَضِلُّ جَانِبًا يَتَوَلَّى حُلُولَ بَيْتِهِ

مِنْ جُوعٍ وَنَوْتٍ سَأَلَ رَبَّهُ الْجَمِيعَ

سُؤَالَ رَاغِبٍ وَتَهَارِهِ وَرَغْدٍ عَنِهَا

وَالَّتِي يَقُولُ مَالِي وَبَيْتِي خَوَانِي

مِنْ أُولَى الْعَزْمِ مِنْ التَّرُّسِ صَبْرًا

عَلَى مَا شَاءَ شَدَّ مِنْ عَدَاةِ الْمُضَوِّ

عَلَى حَرِيصَةٍ وَكَانَ شَدِيدَ رَهْبَةٍ

فِي ذَاتِ اللَّهِ حَتَّى قَالَ لَوْ دِدْتُ

عَنْ قَتَادَةَ يَقُولُ كَانَ تَحْتَهُ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ

فِي حَتْمِ مَدِينَةٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى حُلُولَ بَيْتِهِ

كَانَ رَجُلًا عَزِيمًا وَكَانَ يَتَوَلَّى حُلُولَ بَيْتِهِ

نَهْنَهُ صَدْرُكَ مُخَفِّدًا شَرَّ لَأَقْوَمَ لَهُ وَسْطُهُ حَرَمَاتُ لُحْصَةٍ مَّا هُوَ هَتَمُهُ

اِلَى الشَّجَرَةِ تُعْضِدُ وَكَانَ صَحْبِي حَتَّى

يَوْمَ قَدَمَهُ نَدَا لِرَبِّهِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ

رَحْمَةً لِّطَهَامَا أَنْزَلْتَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

لِتَسْتَقْبَلَ إِلَى الشَّعْبِ نَفْسٌ وَكَانَ يُحَلِّي

وَجَوْفُهُ زَرِيرٌ كَزَرِيرِ الْمَرْجَلِ ذَا رَوْحٍ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ السَّخِيرِ وَكَانَ مُتَوَاصِلَ

الْأَحْزَانِ لَيْسَ لَهُ رَاحَةٌ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ

تَعَالَى فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً أَوْ ثَمَنَ مَرَّةً

أَقُولُ كَانَ تَعْنِي رُقْمَتِهِ وَأُحْلِبُ

مَغْفِرَةً لِأَمْنِهِ أَوْلَانَهُ كَانَ خَدِجًا

فِي بَحْرِ قُرْبٍ وَبَعْدُ ذِي وَكَانَ يَتَوَقَّى

سَاعَةً عَنْ رَأْيِهِ رَأْيًا رَجِيحًا وَنَجِيحًا

عَلَى حَسْبِ مُنْعَدٍ إِذْ التَّجَلَّى لَنَا وَ

اسْتَعْدَدُوا عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

مُزِيدًا نَدَا ذَا رَوْحٍ أَرَى مُرْتَبَةً

لِزَيْدٍ مِنْ دَسْتِ دَهْمٍ بَدَا

کہ کاش میں یک درخت ہو جاتا جو کہ اس

دیباچہ اور آپ سے قدر غل ماز پڑتے

تھے کہ قدم مبارک ورم کرتے سے پتی

توئی و تقدس سے برہ ترم منبر باد

یعنی ہم نے آپ پر قرن مجید اس ستارے

نہیں فریا کہ آپ شغف میں پڑیں اور آپ

ماز پڑتے اور آپ کے سینہ میں ہندیا کا

سب جوش مسنون ہوتا تھا سی حق عبد اللہ

بن شیخ نے مدیت کیا ہے اور آپ پر مغموم

رہتے تھے سی وقت آپ کو چین رخت یہ

کیفیت کفر خرت سے کتنی اور دن بعد میں

ستارہ یہ سوار ستارہ فروتے تھے میں کہ

ہوں کہ یہ یا تو غیم امت کے لئے یا خود

امت کے لئے مغفرت عیب کرنا مقصود تھا

یابہ وہ بھی کہ آپ دریا سے زب و غل

میں مستغرق تھے اور کافران ترقی نہ تھے

رہتے تھے یوں کہ تجسیرات متجدد ہوتی

رہتی ہیں ورنہ بھی حسب استعداد غل

تجلی کے ہوتی ہے اور آپ کی استعداد

بربر مزید ہوتی جاتی تھی اس سے

تجلیات بھی عطف عند حد فی غل ہوتی

تھیں پس جب مرتبہ بعد کو عالی

عَلَى حَبِيبَتِكَ خَيْرٌ مَعْنَى نَجْمِهِ

بہار صوفیہ و غفرانہ لکھنؤ دارالافتاء

بَارِحَةً عَنِ يَدِ يَحْيَىٰ بْنِ يَحْيَىٰ

فِي مَكْرَتِهِ مَتَابَعَةٍ لِّمَنْ تَمَعُ أَنْ

حَسَنَاتٍ لَا بَدْرَ سَيِّئَاتٍ مُّقْرَبِينَ

وَرَوَى لِرَافِدِي عَنْ قَدْرَةِ سَكَنٍ

أَيْسَرَ لَنَا تَعَالَى مَا بَعَثَ نَبِيًّا إِلَّا

حَسَنَ الصُّوَرِ حَسَنَ الْوَجْهِ كُنْ

نَبِيًّا كَمْ أَحْسَنُهُمْ وَجْهًا وَخَلْقًا

صَوْرًا قَوْلًا وَفِعْلًا حَقِيقًا

أَعُوذُ بِكَ كَمَا كَانَ عَلَى

بُيُوتِكَ سَيِّئَاتُ شَرِّكَ وَبِعِيَّةٍ مِّنْ

تَعَالَى حَتَّى لَمْ يُشْهِرْ جَدُّكَ سَمَاءًا

عَلَى عِلِّيَّةٍ كَمَا كَانَتْ تُشْهِرُ حَمَلًا

بُيُوتِكَ كَمَا شَوَّرَكَ عَلَى يَحْيَى

رَبِّهِ وَتَنَ صَلَّى مَعَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَبِيبًا وَنَبِيًّا مَّا بُوَاغِيَّتْ

نَبِيًّا حَسَنًا وَنَبِيًّا ذَهَبًا سَدَّ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرٌ نَّحْنُ بِكَ

حَسَنًا سَدَّتْ لِحَسَنِهِ مَاتَ هُنَا

دیکھتے تھے تو اپنے کو مرتبہ قبل کے

اعتبار سے تقسیم کرنے منسوب فرماتے

تھے کیا تم نے نہ نہیں کہ نیکوں کے

حسنت مقررین کی سیدت ہوتی ہیں۔

اور مالک نزد ہم آپ کے حسن و جمال

میں اور ترمذی نے قنادہ سے انہوں نے

حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ اللہ

نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا جو خوش آواز

اور خوش رو نہ ہو اور ہم سے پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم صورت شکل میں بھی اور آواز

میں ان سب سے احسن تھے میں کہتا

ہوں کہ ربا وجود ایسے حسن و جمال کے

عام ووں کا آپ پر اس مور پر شوق نہ ہونا

جیسے حضرت یوسف علیہ السلام پر شوق

ہو کرتے تھے بسبب نیرت الہی کے ہے

کہ آپ کا جمال جیسا تھا غیروں پر غیظ نہیں

یہ جیسے خود حضرت یوسف علیہ السلام کا

جمال بھی جس درجہ کا تھا وہ بجز حضرت

یتیم علیہ السلام یا زینب کے وروں

پر ظاہر نہیں کیا۔

وہاں ہند ہم آپ کے رفیق و رفیقہ پر بیرون

طبیعت میں اور آپ نہایت صبر تھے ورنہ

کسی کو دشنام دیتے تھے نہ سخت بات فرماتے تھے

بَعْدَ مَوْتِهِ عَلَى نَحْوِ مَا كَانَ مِنْهُ

مَعْرِفَتِ سَائِلِ نَحْوِ مَا كَانَ مِنْهُ

وَلَا تَعْلَمُ وَكَانَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ

فِي سَيْرِ قَرِيبٍ وَالتَّرَاجِلَ فِي بَعِيدٍ

الْبُغْلَةَ فِي مَعَارِكِ الْحَرْبِ وَالْخَيْلَ

لِلْجَابَةِ الصَّارِخِ وَكَانَ يَبْسُطُ وَجْهَهُ

لِلْكَافِرِ وَالْعَدُوِّ رَجَاءً يُتِلَا فِيهِ صِدْرُ

الْجَاهِلِ وَيَتَوَلَّى فِي مَثَرِلِهِ مَهْنَةً

أَهْلِهِ وَيَسْتَمِتُ فِي مَلَاتِهِ حَتَّى

لَا يَبْدُو مِنْهُ شَيْءٌ مِمَّنْ اطْرَفَهُ وَ

قَدْ وَسَّعَ النَّاسُ بِشْرَهُ وَعَدْلَهُ وَلَا

يَسْتَفِزُّهُ الْغَضَبُ وَلَا يُبْطِنُ عَلَى

جُلَسَائِهِ وَكَأَنَّهُ يَكُنُّ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَائِنَةٌ الْأَعْيُنُ فَكَيْفَ يُخَائِنُهُ

الْقَلْبُ وَكَانَ حَيِّتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَعْصُومٌ فِي أَخْوَالِهِ وَقَوْلِهِ

وَأَعْمَالِهِ عَنِ لُبِّ نِيرٍ وَالصَّفَّائِرِ

نَازِلِ مَنِ وَسَيِّئُ دَهْمُ بَدَدٍ

عَلَى حَيِّثُكَ خَيْرُ الْعَيْنِ نَجْمُ

نعلنت کی بددھا دیتے تھے اور نزدیک جگہ
جانے میں درنگوش پر سوار ہوتے تھے اور
دور جانے میں تہ پر اور معرکہ حرب میں تہ پر
اور کسی مدد پہننے والے کی پکار پر گھوڑے پر
سوار ہوتے تھے کہ جلدی پہنچ جاویں اور معرکہ
کدال ہے بہت قدم رہنا اس کے گھوڑے
کی ضرورت نہیں سمجھیں بلکہ ایسا جانور اختیار کیا
کہ وہ بھاگنے میں کم ہو یعنی خچر اور باقی معمولی
حالت میں تو صنع کی صورت اختیار فرمائی تھی
درنگوش کی سواری اور سفر دراز میں جفا کش
چوڑ کی ضرورت تھی (وہ شتر ہے) اور آپ کافر
اور دشمن سے بھی اس کی تالیف قلب کی توقع
پر کشادہ روئی کے ساتھ پیش آتے تھے۔

اور جب کہ بے تیزی کی بات پر صبر فرماتے اور اپنے
گھڑوں کے گھروں کے کام کا انتظام فرماتے اور
چوڑ اور دھن میں بہت اہم فرماتے کہ سمجھیں
ہاتھ پاؤں کچھ نہ ہوں غائب بیٹھنے کی حالت میں ایسا
ہوتا ہوگا وہ بکشت دہائی اور نصف کے لئے
تھا اور غصہ آپ کو تیر نہیں رہتا اور اپنے جسم کے
کوئی بات خلاف ہر دل میں رکھتے تھے وہ خود
کی خیانت یعنی خدینہ نظر آپ میں تھی تو قلب کی
خیانت کا تو کیا احتمال ہے وہ آپ تمام احوال و
اقوال افعال میں کبار سے اور محققین کے نزدیک

عَلَى حَيِّثُكَ خَيْرُ الْعَيْنِ نَجْمُ

نَهْمُ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَدُّ نَدَاتِ مُحَمَّدٍ مَدَّ يَدَهُ

عَنْ الْحَقِّقِينَ وَلَا يَحِمْزُ مَذْخُفٌ

صُخْرِيَّتٌ رَافِي سَمِدٍ وَرَافِي سَهْوٍ

وَلَا حِمِّيَّةٍ وَلَا مَرَضٍ وَلَا جِدٍّ وَلَا

مَرَحٍ وَلَا رَضِيٍّ وَلَا غَضَبٍ وَلَا كَانٍ

حَسْبِنَا صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

قَدِمَ عَلَيْكَ أَمْرٌ بَعْدَ رُؤْيَا أَهْلِي

فَكَانَ يَدُ شَعْرَةٍ أَوْ لَا ثُمَّ فَرَّقَ

رَسْمَهُ وَفِي رَوَايَةٍ كَانَ يَدُ جَلْدٍ غَبَا

وَسُئِلَ عَنْ خَضَابِ النَّبِيِّ صَلَّي

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ

إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي صَدُغَيْهِ وَلَكِنْ

بَوَّكٌ خَضَبٌ بِالْحَنَاءِ وَالصَّبْغِ

وَفِي رَوَايَةٍ كَانَ شَيْبُهُ أَحْمَرَ وَقَالَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُقَيْلٍ رَأَيْتُ شَعْرَ

رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

لَمْ يَرِ بِصَدُغَيْهِ دَاهِيَةٌ عَلَى حَسْبِ نَحْنِ بِمُحَمَّدٍ

منار سے بھی معصوم تھے اور آپ سے کسی قسم کی وعدہ خلافی یا حق سے جنبش کا صدور نہیں ہی نہ تھا نہ قصد نہ سوء نہ صحت میں نہ مرض میں نہ واقعی مراد لینیں نہ خوش بھی نہ خوشی میں نہ غضب میں۔

(وہاں ہشتم آپ کے اعتدال زمین میں آئے آپ جس روز مکہ معظمہ میں تشریف لائے ہیں یعنی ہجرت کے بعد اس روز آپ کے سر کے بال چار حصے ہوئے تھے روایت کیا اس کو تم ہانی نے اور آپ شروع میں اپنے بالوں کو بے مانگ نکالے جمع کر لیا کرتے تھے پھر آپ مانگ نکالتے گئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ایک روز ناغہ کر کے نگلھا کیا کرتے تھے اور حضرت انس رضی عنہ آپ کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے کہا کہ آپ حد خضاب تک ہی نہ پہنچتے تھے یعنی آپ کے اتنے بال سفید ہی نہ ہوتے تھے جس قدر کہ سی سفیدی دونوں کنٹیوں میں ہوتی تھی مگر حضرت ابو بکرؓ نے مندی اور خیل کا خضاب کیا ہے یعنی ایسی ترکیب کہ بال سیاہ نہ ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کے بالوں کا پکنا سرخ رنگ کا تھا یعنی سیاہ سے سرخ ہو گئے تھے سفید نہ ہوتے تھے اور عبد اللہ بن عقیل کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک حضرت انسؓ کے پاس

بِمَدِّ صَدْرِهِ وَتَحْفَظُ لَتِي لَا تَقْرُؤُهُ وَسَيِّئَةً
خَرَجَتْ غَضَبًا . . .

مَخْضُوبًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ

يَكْتُمُ قَبْلَ أَنْ يَتَأَمَّرَ شَرَّكَ فِي كُلِّ

عَيْنٍ وَكَانَ يُحِبُّ الشُّوْبَ

الْأَبْيَضَ وَالْقَمِيصَ وَكُنْهُ إِلَى

الرُّسُغِ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَبْرَ وَ

كَانَ يَلْبَسُ مِرْطَ شَعْرٍ أَسْوَدَ وَقَدْ

لَيْسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكَتَمِينَ

وَلَيْسَ خُفَيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ

وَمَسَحَ عَيْنَهُمَا وَكَانَ فِي نَعْلَيْهِ

قَبَالَانِ مَثْنَى شَرَكُهُمَا وَكَانَ

يَلْبَسُ الْبَقَالَ السَّبْتِيَّةَ لَتِي

لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّعُ فِيهَا

رُودَهُ بَيْنَ عَمْرٍو كَانَ بُصَلِي فِي

نَعْلَيْنِ مَخْضُوبَتَيْنِ وَتَحْذِخَتُهُمَا

عَنْ فَضْلَةٍ وَكَانَ يَحْتَمِلُ بِهِ

لَا يَرِي مَنَ وَسَيَّوْدَ هَذَا سَدَّ

غضب کر ہو دیکھو محققین کے نزدیک ان روایت میں

تبیق ہے کہ آپ کے ہاں کینٹ تو تھے مگر بہت کم

پتے تھے سو بٹنے میں ہونگے وہ بٹنے سفید کینٹ پتے

قصہ کو غضاب نہیں لگایا لیکن کچھ عادت کٹر

اوجھل وغیرہ میں منہ می کہہ دینے کی تھی یہ حدیث

جو کہ اس سے وہ سفید ہاں عین ہو گئے اب سب روایت

جمع ہوئیں شد علم اور حضرت بن عباس سے روایت

بزرگ آپ سے کہ قبل ہر کچھ میں تین تین سونے

کی ڈتے تھے اور آپ سفید پٹے و درتہ و پسند

کرتے تھے درپہاں تین رنگ مٹی کی درپہاں

یمنی کو پسند کرتے تھے اور بھی ہاؤں کی سیاہی

بھی پہنتے تھے اور ایک بار مدعی جہنگ تیس کا

بھی پہنا ہے اس سے تشبیہ نہیں لازم نہیں آتی

بہت نہیں کہ وہ لباس میں وہ کچھ حدیث

بمقام رسالت کے ہے اور پتے سیاہ و چمکی

بھی پہنتے ہیں اور بن ہونے میں مست فہم ہے درپہ

غیر تہ غنیمت میں لکیر میں پہنتے کہ دو دو تھے

بک موٹے درپہاں کے درپہاں میں درپہاں حلی

سک پٹوں کے درپہاں میں درپہاں پشت پر کا

بھی وہ تھے درپہاں ہر طرف کے تھے چہرے

کے عین پہنتے تھے اور وضو کے میں ہاؤں کچھ

پتے روایت یہ کہ حضرت بن عمر نے درپہاں

پتے تھے جو غنیمت میں درپہاں پتے تھے

عَمِي حَسْبُكَ كُنْزُ بَحْسٍ مَبْدُودٍ

ذَمُّهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَأَيْلِسُهُ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ
اَلَسَّ كَانَ فَضْلُهُ حَبِيبًا وَقَدْ ذُكِرَ فِي
شُرُوحِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ حُجْرًا مِّنْ بِلَادِ
الْحَبَشَةِ وَأَعْلَى لَوْنِ الْحَبَشَةِ وَكَانَ جَوْنًا
أَوْ عَقِيفًا وَرَوَى عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ خَاصَمَ
رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ فَضْلَةٍ وَفَضْلُهُ مِنْهُ
وَفِي رِوَايَةٍ تَمْنِيهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ
فِي نَفْسِهِ أَتَوَلَّى اخْتِلَافَ الرِّوَايَاتِ بِحَسَبِ
الْخِلَافِ اِتِّحَارَاتٍ فَتَدْرِبُ دَعَا الْخِلَافِ
وَكَانَ نَفْسُهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدًا
مُحَمَّدًا وَرَسُولًا سَطْرًا وَاللَّهُ سَطْرًا
رَوَاهُ اَلَسُّ وَرَوَاهُ دَخَلَ الْخِلَافَ سَرَعَ
حَاشَهُ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ عَجْوَةً
بُخَارِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ
ذَلِكَ اَلَسُّ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ

اور التزام و دوام کے ساتھ پہنتے نہ تھے جیسا
کہ حضرت ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے اور
حضرت انسؓ نے کہا ہے کہ اس کا نگین حبشہ
کا تھا شروع بخاری میں مذکور ہے کہ ملک حبشہ
کا ایک پتھر تھا یا اس کا نگین حبشیوں کا سا
(یعنی سیاہ) تھا اور وہ مہرہ میانی یا غریق تھا اور
ان سے بھی روایت ہے کہ پہلی انگشتی چوڑی
کی تھی اور اس کا نگین اسی کا تھا میرے نزدیک
نگین سے مراد فائدہ نگین ہے یعنی نگین رکھنے کا
اور کسی چیز سونے وغیرہ کا نہ تھا جیسا کہ بعض نے
لیتے ہیں اور ان ہی سے ایک روایت میں ہے
گویا اسکی سفیدی (اور چمک) آپ کے ہاتھ میں اس
وقت میری نظر میں ہے میں کہتا ہوں کہ ان دایا
کا اختلاف باعتبار اختلاف حالات کے ہے
خوب بصیرت حاصل کرو اور اختلاف کو چھوڑ دو
اور اس انگشتی پر یہ نقوش تھا محمد رسول اللہ
اس طرح سے کہ محمد ایک سطر اور رسول ایک سطر
اور اللہ ایک سطر روایت کیا اس کو حضرت انسؓ
نے اور جب آپ بیت الخلاء میں جاتے تو انگشتی
نکال دیتے اور اسکو جب پہنتے تو دہنے ہاتھ میں
پہنتے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اسکو حضرت عبداللہ
بن جعفر بن ابی طالبؓ کے نقل کیا ہے اور حضرت انسؓ
اور حضرت جابرؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ

كَانَتْ مِّنْ وَسِيمٍ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ غَيْرِ الْخَنَسِ نَحْلَهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَتَحَنَّنُ فِي رَيْبِهِ وَكَانَ سَيْفُ رَسُولٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنِيفًا وَقَدِيعَةً

مُحَصَّةً وَأَلَسَ دِرْعَيْنِ يَوْمَ أُحُدٍ وَ

مَغْفَرًا يَوْمَ شَنْوَةَ وَكَانَ ذَا الْغَنَمِ

سَدَلُ عَدَمَتَيْنِ كَتَفَيْهِ وَثَبَّ فِي

كُتُبِ التَّيْرِ رِوَايَاتِ صَحِيحَةٍ أَتَتْ

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِي

عِرَاقَتَهُ أَحْيَا بَيْنَ كَتَفَيْهِ وَأَحْيَا

يَبْسُ الْعِمَامَةِ بِغَيْرِ عِلَاقَةٍ وَدُرِّي عَن

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَبْسُ الْقَدَرِ

تَحْتَ الْعِمَامَةِ وَيَبْسُ الْعِمَامَةَ بِغَيْرِ

لَقْدَارٍ وَكَانَ لَهُ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَ

كَانَ بِأَسْرَرِي أَنْصَافَ مَا قَبْلَهُ خَصَّ

رَأْيَ الْفَرْدِ دَيْنِ ذَلِكَ لَأَحَقُّ لِلْزَّهْرِ

لِي الْكُفَّيْنِ دَرَاكُ الْجَسَسِ خَبْتِي بِدِيهِ

يَا مَرْبِ صَلِّ وَسَلِّمْ ذَاهِمًا بَدَلًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آپ ذاتِ اقدس میں منہ کی تین تھکے درپ

کی تو رقبہ کی حریف کی سخت کی تھی درپ

موت کی گھڑی یعنی تو پہلے میں جس جگہ

اتھ رہتا ہے کے سر کے چوکے والے

وہ چاندی کی تھی چوکے والا تھکے تھکے

سے چاندی کی درست ہے درپ

احد میں آپ دوز میں درپ کے درپ

خود یعنی اپنی کمرے پتے ہوئے تھے درپ

جب عمر باندھتے تھے تو اس کو دونوں

کے درمیان میں چھوڑتے تھے درپ

بدلتے تھے بہت ہے کہ آپ بھی تھکے

توں کے درمیان چھوڑتے تھے اور

بے شمار عمر باندھتے تھے اور

سے رویت ہے کہ آپ بھی کمرے

کے درپ میں عمر باندھتے تھے

درپ کے پاس ایک سیاہی

خف سا تک شے باندھتے تھے

اس سے نیچے بھی دی ہے گری

کہ زکاتوں میں کچھ حق نہیں

سے نکل چکے درپ جب بیٹھے

تو زکات کے گرد ہاتھوں کا

مہ درپ کے روبرو تھی

سکھائی دے گا ہر گز نہیں

علی حنیفہ خیر منی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَسَمِعْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَضْعَ الْخَدِيِّ

وَحَيْثُ عَلَى الْخَدِيِّ عَنْ جَدِّهِ

مُسَمَّرَةً رَأَيْتُهُ مُسَمَّرَةً عَلَى وَصْدَةٍ عَلَى

يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ نَسْلًا وَعَدِيدًا تَوْبًا

قَصِيرًا قَدْ تَوَضَّعَ بِه فَصَلَّى بِهِ

وَعَنْهُ إِذَا كَلَّ صَعَمًا عَقَّ

صَدِيعُهُ شَلَّتْ عَنْ أَفْرِ بِحَيْثُ كُنْتُ

وَأَمَّا أَنْ قَدْ أَكَلْتُ مُتَكَلِّمًا

وَكَانَ يَكُلُّ بِصَدِيعِهِ مُسَمَّرًا

بِصَدِيعِهِ وَكَانَ كَأَنَّ خَبْرَهُ خَبْرًا

سَعِيرًا وَمَا كَلَّ عَلَى خَوَانٍ قَطُّ

وَأَسْرَجَ بِلَاحٍ عَلَى الشُّفْرِ وَالْخَبْرَ

لَمْ يَمُرَّقْ وَعَنْ عَائِشَةَ كَانَ يُحِبُّ

عَنْ وَالْزَّيْتِ وَالْحَمْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَالْمَذْبُوحِ وَكُلِّ خَمْرٍ وَجَرِّ وَجَبَرِي

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا

عَلَى حَبِيبِكَ حَنِيرَ عَسَلِي وَنَهْمِ

وَسَمِعْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَضْعَ الْخَدِيِّ

وَحَيْثُ عَلَى الْخَدِيِّ عَنْ جَدِّهِ

مُسَمَّرَةً رَأَيْتُهُ مُسَمَّرَةً عَلَى وَصْدَةٍ عَلَى

يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ نَسْلًا وَعَدِيدًا تَوْبًا

قَصِيرًا قَدْ تَوَضَّعَ بِه فَصَلَّى بِهِ

وَعَنْهُ إِذَا كَلَّ صَعَمًا عَقَّ

صَدِيعُهُ شَلَّتْ عَنْ أَفْرِ بِحَيْثُ كُنْتُ

وَأَمَّا أَنْ قَدْ أَكَلْتُ مُتَكَلِّمًا

وَكَانَ يَكُلُّ بِصَدِيعِهِ مُسَمَّرًا

بِصَدِيعِهِ وَكَانَ كَأَنَّ خَبْرَهُ خَبْرًا

سَعِيرًا وَمَا كَلَّ عَلَى خَوَانٍ قَطُّ

وَأَسْرَجَ بِلَاحٍ عَلَى الشُّفْرِ وَالْخَبْرَ

لَمْ يَمُرَّقْ وَعَنْ عَائِشَةَ كَانَ يُحِبُّ

عَنْ وَالْزَّيْتِ وَالْحَمْوَاءِ وَالْعَسَلِ

وَالْمَذْبُوحِ وَكُلِّ خَمْرٍ وَجَرِّ وَجَبَرِي

يَا مَرْيَمُ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا

عَلَى حَبِيبِكَ حَنِيرَ عَسَلِي وَنَهْمِ

وَسَمِعْتُ فِي الْمَدِينَةِ وَضْعَ الْخَدِيِّ

وَحَيْثُ عَلَى الْخَدِيِّ عَنْ جَدِّهِ

مُسَمَّرَةً رَأَيْتُهُ مُسَمَّرَةً عَلَى وَصْدَةٍ عَلَى

يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ نَسْلًا وَعَدِيدًا تَوْبًا

قَصِيرًا قَدْ تَوَضَّعَ بِه فَصَلَّى بِهِ

نَهْمَةُ صِرَاحٍ عَزِيزٍ شَيْءٌ لَا يُؤْتِيهِ وَهِيَّةٌ

وَالشَّاةُ وَالْإِذِلُّ وَالْبَقَرُ وَمَحْبُ التَّرِيدُ

وَيَأْكُلُ الْفَنِيفِ وَتَوَائِدَ وَكَلَّ

الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ وَالتَّمْرُ وَالسَّقِّ وَحِمْسُ

وَكُلُّكُمْ رُجُوعٌ إِلَىٰ رَبِّهِ ۚ

قَالَ بَرَئَ الصَّالِحِينَ وَتُؤْتُونَ

بَعْدَهُ أَيُّ غَسَّ الرِّينْدِي إِصْرَقُ يَمِينِي

عَلَى الْجُزْءِ كَذَلِكَ تَوَاصَوْا بِكُلِّ

الْفَتْوَى بِالتَّحْقِيقِ كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اسْتِثْنَانِ

جَعْفَرٌ وَرَوْتُ عَنْهُ أَكْثَرَ كَلَامٍ

يَا هَلْ أَبْصَيْتُ بِأَرْصَابِ بَنِي كَنْزٍ

حَرْهَذَا بِبِرْدِهِ ذَاكَ حَبْ

سَرَابِ اِيَّهِ حَقْوَبُ رَدْوِي شَرَبُ

مَنْ يَزِدْ وَيُزِيلْ وَهُوَ فِي قَدَرٍ كَمَنْ

لَا صَلَاحَ لَكَ عَلَيْهِ وَسَمَّ مِنْ خَشَبٍ

خَلِيفَ مُضَيَّبٍ نَحْدِيدِ وَكَانَ يَسِيْرُ

تَكْرِيْطٌ فَصِيْحٌ يَسِيْرٌ ذِيْهِمٌ يَمِيْنٌ

حسب مداد حضرت غفر له

دیکھو، دیکھو، وہی ہے وہی۔

کھایا ہے اور آپ ٹرید کو زینعی شور بے میں

دُرسِ یونانی و پندرہ سو سال

فصل: در مصیبت بکس است که بگوید: یا رب

نے فرمے یہ فیض تازہ و بخیر ہے جسک

و در حقیقت در حدیث یعنی مجبور و مشی و

فیروز پور میں دیکھی گئی ہے اور یہ

مهر حسن خوش معصوم سوزنی قلمی اور رب

نے فوٹو سے بہت شکر کیا۔

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ایک اور مسئلہ ہے۔

گوئی کہ جی ہاں اس وقت دریا
گرم ہے اور کھڑکھڑاتا ہے

لکڑی جوڑے کا ہاتھ سے بیک

عبد مہد بن محمد کے روایت یہ ہے کہ

حضرت خاتون کے روایت یہ ہے ۔

پتہ پتہ فرماتے ہیں کہ

درفہ کے لئے مس کی گرمی کا مس کی سبزی

تدریس و تالیفات و ریاضی و فیزیک و کیمیا و بیولوژی و پزشکی و

تھا جو شیریں ہوا اور سرد ہو اور آپ فرما

تو کہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

سب کچھ میں سے بنا کرتے تھے

جو کڑی کا موبل بنا ہوتی اور مر

۸۔ نہ کہ تیرے لئے ہے نہ

نے یہ حکم فرمایا کہ دودھ کے

• • • • •

عمر حسن بن علی بن ابی طالب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَنِي لَا يُجْزِي مَكَانَ خَعْدٍ وَاشْرَابَ
غَيْرَ مَيْسٍ وَقَالَ بَنُ عَيْنٍ مَرْبٍ مَاءُ
زَمْرَةٍ قَدْ رَوَى عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَدَّ وَقِيمًا وَرَدًا
شَرِبَ مَقْشُورَتَيْنِ وَرَدَّ الْبَحْرَيْنِ
وَتَرَكْتُ وَكَانَ إِذَا أَخَذَ مَصْجِدًا وَضَعَهُ
كَفَّهُ يَمِينِي تَحْتَ حِدْرِهِ رَأَيْتُ رُوَاهُ
بِرَّ بْنَ عَزِيزٍ وَرَدَّ نَامِصًا رُوَاهُ
بَنُ عَجَلٍ وَعَنْ عَائِشَةَ كَانَ فَرَسُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَزِي بِمَرْتَلِيهِ مِنْ أَدِيمِ حَشَوَاهُ
بَيْتًا وَقَدْ حَفِصَ كَانَ فَرَسُهُ
مِنْ مَنِيٍّ يَتِيْنُ فَيَتِمُّ عَلَيْهِ وَ
عَنْ مَنِ كَانَ يَعُودُ مَرِيضًا وَشَهِدَ
بِهِ بَنُ مَسْرُودٍ وَشَهِدَ بِهِ

سو کوئی بی چہ نہیں جو کھائے اور پیئے
دونوں کا کام لے سکے اور حضرت
ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے مردم کو پانی
کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور عمرو بن
شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے
اپنے جد سے روایت کیا کہ میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے دونوں
طرح پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے اور جب
آپ پانی پیتے تھے تو درمیان میں دوبارہ
سُتھرتے تھے درمیان میں سُتھرتے تھے
روایت میں کہ درزیادہ کیا ہے کہ میں
ہر سال میں پیتے تھے در آب جب پانی خوب
پر جاتے پند ہوتا تھا کہ دانت رخسار
کے نیچے رکھتے رات یہ اس کو براہین
مازب نے در جب آپ سوتے تو دانت جو
روایت کیا اس کا ابن عباسؓ نے اور حضرت
عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا بستر پر آپ سوتے تھے کہ کھانے کے ذرہ
پوست فرما بھرنا اور حضرت حفصہؓ کے پاس
آپ کا بستر کیا کہ میں ہی ہم میں کو دوہری
کرتے اور آپ میں پر سوا کرتے اور حضرت
نفسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ مریضوں کی
عیدت فرماتے تھے ورنہ میں نہ پس
عَنْ حَسَنِكَ خَيْرٌ لِّمَنْ يَخْبَهُ

بَعْدَ صِرَاحٍ مِّنْهُمُ لَا تَرْوَاهُ وَاسْمُهُ

الْبَحْثُ نَزْرَةٌ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ

دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ

عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلِ رَنْ لَّيْفٍ عَلَيْهِ

إِكَافٌ مِّنْ لَّيْفٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ

كَانَ يَقْعُدُ عَلَى الْأَرْضِ وَيَخْذِبُ شَاؤُهُ

وَيَقُولُ "وَدَعَيْتُ إِلَى ذِرَاعٍ لَّا حَبَّتْ

وَحَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى رَحْلِ رَيْثٍ وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَا

تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ

اجْعَلْهُ جَاءَ لَارِيٍّ وَفِيهِ وَارْتَمَعَهُ عَنْ

عَاشَتُهُ وَكَانَ يَمْلِكُ الْهَدْيَةَ وَيُجِيبُ

عَلَيْهَا ذَاكَ لَيْثِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَقَدْ كُنْتُ عَلَى ثَمْتُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْثِي

ذِي يَوْمٍ وَمِنْ خَلْقِي كُلِّ ذِي نَسَبٍ

لَا تَنِي يُؤَرِّبُهُ رَيْثِي رَوَاهُ

يَا رَيْثِي صَلِّ وَسَلِّمْ وَآهِمْنَا أَبَدًا

حَدَّثَنَا عَنْ خُصَمَاءِ مَنْ هُوَ هُنَا

ہوئے تھے اور درگوش پر سوار ہوتے تھے

اور غلام تک کی دعوت قبول کر لیتے تھے اور

غزوہ بنی قریظہ میں آپ ایک درگوش پر

سو رہے تھے جس کا گام پوست خزانہ کی رسی کا

تھا اور پوست خزانہ ہی کا بن ہوا کس کا پان

تھا درن سے ایک روایت ہے کہ آپ

زمین پر بیٹھ جاتے تھے اور پنی بکری کا

دودھ نکال پارتے اور نہ پارتے تھے

کہ بکری کا دست کھانے کے لئے میری

دعوت کی جائے تو منہ شور کروں اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پیر پر

تھکیا ہے۔ اور اس پرانے پر ایک کس تھی جو

یہ درم ایک روپیہ کی بھی نہ تھی کس پر یہ

کار کرتے تھے کہ اے مقدس کو سیاہ میز

بنائے جس میں نشست در قصہ شہرت نہ

ہو در حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

آپ ہدیہ قبول فرماتے اور اس پر عرض

بھی دیتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سے کہ مجھ پر ایک ہر تیس رات دن

میں حالت میں گذرے ہیں میرے پاس

کوئی کھانے کی چیز نہ تھی جس کو کوئی چاند

کھائے بجز تیری مقدس قمیص کے جو

میں کھانے میں جاتا تھا روایت یہ سنی

عن حنیفہ عن عبد اللہ بن مسعود

حضرت انسؓ نے اور حضرت انسؓ نے یہ بھی کہ
کہ آپؐ کے پاس بھی گوشت دینی کی قسم تھی کہ
یہ شام کا کھانا جمع نہیں ہو بجز اس کے کہ کھانے
کے کھانے والے ہی زیادہ ہوئے۔

روصل ستم آپؐ کی وفات شریف میں، حضرت
انسؓ ہی سے روایت ہے کہ خری زیارت جو
مجھ و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی وہ اس
طرح کہ کہنے مرض وفات میں، دو شنبہ کے دن
پردہ اٹھا کر دیکھا اس وقت میں نے آپؐ کو چہرہ
مبارک دیکھا جیسے قرن مجید کا وقت بہت صاف
ہوتا ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کا بوسہ پنا منہ و آپؐ
کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھا اور ہاتھوں
کو آپؐ کی کمریوں پر رکھا اور یہ الفاظ کہ لئے
نبی ہائے صفی ہائے فیس اور سفیان بن عیینہ
جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شنبہ کے
روز وفات فرمائی سو اس دن و رسمہ شنبہ کی
شب و رسمہ شنبہ کے دن آپؐ کے دفن
میں رواج غلبہ غم و حیرت در پختہ ہو و
تفہم جموع مسلمین توقف ہو پیر شب
کو آپؐ دفن کئے گئے کہ خرب میں ہوا و وہاں
کی کونین کھودنے کی حالت میں شہنی

انسؓ و قال لہم یجمع عندہ غدائہ
و لاعتاء من خیر و خیر الراحلی
ضعیف و عند قال اخر نظرة فخرجت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حال شفیق التتار فی یوم التین فخرجت
الی و حہ کاتہ و رقہ مضحک و ت
اب بکر قبل التتار بعد مات فوضع
فہد بین عینینہ و وضع ید ید علی
معدینہ و قال و انیتہ و اصیتہ
و اخلیدہ و روی سفیان بن عیینہ
عن جعفر بن محمد عن ابنہ فیض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
التین فمک ذات الیوم و نیکلہ
التتار و یوم التتار و دفن من
التتار یسمی صوت التتار من اخر
تتار من و سمی ذات التتار

عن عیینہ عن عیینہ عن عیینہ

نَفْعُهُ صَرَّحَ عَنْ مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا فِي دَرَجَةِ رُتَبِهِ وَرُتَبِهِ

النَّبِيلِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ

يَوْمَ الرَّاشِدِينَ وَدُفِنَ يَوْمَ الشُّكْرِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

غَرِيبٌ قَوْلُ الصَّاحِبِ أَنَّ دُفِنَ

لَيْسَ بِالْأَرْبَعَاءِ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَنْتَمُ عَيْنِي وَكَأَيْتَ مُشْكَلِي

وَرَأَيْتُ أَيْتُ بَطْعُمِي رَفِيقِي وَسَيِّدِي

وَرَأَيْتُ لَأَسْنَى وَلِصَنِ أَسْنَى

رَأَيْتُ أَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ

أَمْرِي وَرَأَيْتُ كَأَن يَقْطُرَ الْقَدْبُ

دَرَمًا وَكَوْنُ الْفَجْرِ يَكُونُ الْفَجْرِ

رَحِمَكَ اللَّهُ رَحِمَةً فَتَصْنَعُ رَحِمَةً

حُكْمُ نَصْرِهِ عَلَى مَتْنِهِ قَالَ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ لَأَسْنَى

قَوْلُ رَحْمَتِكَ نَكَنَ يَمْدُ رَحْمَتِكَ

نَ تَرِي مَن يَسْتَمِدُّ بِهَا بَدْر

جَزَّ اللَّهُ عَنْكَ الْحَسَنَةُ أَفْهَمُوا هَذِهِ

وَأَن تَقْبِلَ أَوْ عِدَارُ مَن بَنَ عَوْنُ مَن

كَمْ دُشْنُ كُودَاتِ بُونِ وَرُشْبُ رُشْبَاتِ

دُفِنَ كَيْتُ بُولِيسِي تَرْمِذِي مَن رُشْبَاتِ

كُوْغَرِيبُ رَحْمَتِي مَتَزَكَا كَسَبَ يَمِينُ مَتَا بُولِيسِي

صَحِيحٌ يَسْتَهْ كَرِيبُ شَبْ وَرُشْبَاتِ

بُولِيسِي

رُشْبَاتِ بُولِيسِي وَرُشْبَاتِ بُولِيسِي

اللَّهُ نَسْتِي مَتَا بُولِيسِي مَن رُشْبَاتِ

أَكْهِي مَوْنَاتِي مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

بُولِيسِي مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

نَسَانُ مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

كَيْتُ مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

بُولِيسِي مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

كَيْتُ مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

بُولِيسِي مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

كَيْتُ مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

بُولِيسِي مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

كَيْتُ مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

بُولِيسِي مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

مَن رُشْبَاتِ مَن رُشْبَاتِ

بسم الله الرحمن الرحيم

حبر مدحت خستد مرقم شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابہ دار احمد علی ابن مکتبہ

كَسْرًا وَكَأَيُّ خُلُجَةٍ بِجَوْرٍ

مَرْكَبًا وَكَانَ حَيْثُ صَدَّرَ إِلَيْهِ

عَيْنِهِ وَسَمِعَ أَفْضَلَ رَأْيِهِ وَحَمَمَ

مریمین و مندی سببین و غیری

فَمَنْ سَرَّكُمْ يُشَدِّدْ يَدِي فِي رَحْمَةٍ

وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا عَمِلْنَاهُ وَنَحْنُ نَعْلَمُ

من استرید هفتصد و شصت

حَدَّثَنَا عَنْ نَوَائِهِ وَتَصَاعُدِ رَجَائِهِ

فَمَرَّ عَنِ الشَّجَرِ وَأَعَادَ بِهِ زُجْرًا

وَسَخَّرَ لَكُمْ مِنْهُ جَوْشَجُورًا وَأَعَصَى

وَحِينَ الْغَضَبِ وَالشَّجْوَةِ لَهُ

أَعْدَاءُ الْمُتَّقِينَ وَضَعُفُ الْكَلْبِ

سَمْعًا وَبَصَرًا

يَا مَرْيَمُ هَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

جس فدا کرتے تھے حیات اپنے ایک عزیز

جس نے سو رہی تھیں وہ بوقتِ فروغِ خیر

وقت جو کی ہے اس پہلو کی مراد ہے اس کے کہ

یہیں کہیں روکا ہے جو ہے معلوم ہو یہ نہ اختیار

بہیمانہ عورتوں کی کہانتیں کوئی بڑھیا نہ

جس کو وہاں سے روک کر پکڑ لیا۔

سبب و سبب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الذي جاء به الهدى والبرهان
والله اعلم بالصواب

تھے اور دستِ عیسیٰ علیہ سبہ حکامِ عربیہ میں پہلے

مقرر ہے۔
 یہ سب شیئہ مرگ کے ہیں، فزریہ کے نام سے

اور کئی حکمتیں، اور چوتھی تم دیکھ کر تیرے

۱۔ سید جیسے بڑا دلجو ہے کہ اس نے اپنے محبوب

هو زرد و تيره بن شكيب كمي بون در پ و بر می ور

سرزمی که بختی تو بود و بجای یسیرت بحقیق و در پناه
تو ایستادیم و از تو ایمن شدیم و از تو جانمان را

خستگی بھی بوقتِ تھی اور کمزوری و پیری بھی بوقتِ و

سوری پستہ سر کے خزانہ بھی ہوئے

بَيْتُهُ صَدْرًا مَحْفُوفًا لَيْسَ لَكَ فِيهِ مَوْتٌ

مِنْ مَوْتٍ مَحْفُوفٍ مَحْفُوفٍ مَحْفُوفٍ

يَوْمَ أَحَدٍ وَأَدْمُؤَاتٍ مَبِيدَةٍ فِي طَائِفٍ

کے دن کفار کے ہاتھ سے آپ کے چہرہ

وَسُقَى السَّمَّ وَنَحَرَ وَتَدَاوَى وَاخْتَبَعَ

اور سر میں زخم بھی ہو دیکھ رہا تھا آپ

وَتَسْتَرُّ وَتَعُوذُ وَقَضَى نَحْبَهُ

کے قدم میں رکھ کر خون و زخم بھی یہ

وَلَحِقَ بِالنَّارِ فَبِئْسَ الْأَعْلَى وَتَحْصَنُ

گیا ورنہ آپ نے دو بھی کی پکھنے بھی گولے

مِنْ دَائِرِ الْأَمْتَحَانِ وَالْبَلَاةِ

جہاں پھونک کو بھی ہستوں کی دراپن

وَلَقَدْ عَصَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنِ

وقت پور کر کے عالم ہار میں محقق ہو گئے

الْأَعْدَاءِ فِي مَوَاطِنَ كَبِيرَةٍ حَتَّى

اس دربار میں دہلے سے نڈر ہو گئے

عَنْ بَدْرِ بْنِ قَمَةَ يَوْمَ أَحَدٍ حِينَ

اور آپ کو اندھن بنے بہت سے مواقع

رَفَى بِحَجَرٍ قَسْبَةٍ وَجَنَّتْهُ وَدَخَلَتْ

میں دشمنوں کے قتل و ہذا کی تدبیر کرنے

حَسَنَاتٍ مِنَ الْيَقْرِ فِيهَا وَأَخَذَ

سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ یوم حد میں جب بدر

سَلَى أَبْصَارَ قُرَيْشٍ عِنْدَ خُرُوجِهِ

بن قمر نے آپ پر پتھر چلایا و اس سے یہ

إِلَى التَّوْبَةِ وَأَمْسَكَ عَنْهُ سَيْفٌ

رخسار ہب رک زخمی ہو گیا و خود بخود بن کے

ثَوْرِيثَ وَحَجَرَ إِلَى جَهْلٍ وَفَرَسَ

دو جگہ رخسار میں گھس گئے اس وقت آپ

مَرْقَةَ ابْنِ مَالِكٍ وَنَحَرَ لَيْبِ بْنِ

کو شہدائی نے بچایا و جب آپ جہاں ثور

أَعَصَمَهُ وَسَمَّ يَهُودِيَّةً وَفِي الْعَصَمَةِ

کی طرف پوشیدہ تشہیف کے لئے اس

بَارِئٌ صَبْرٌ وَسَيِّدٌ دَائِمٌ كَسَدٌ

وقت قریش کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

غَوْرِيثَ بْنِ عَامَرٍ شَكَّ تَوَرُّوهُ وَبُجُولِ

غورث بن عامر شاک کی تورو کو ورجول

کے پتھر کو ورسرا قہ بن ایک کے جوڑے

کو اور لبید بن اعصم کے سو کے شرفیہ

کو اور سی طسرح یہودی عورت کے

زہر کے اثر مقصود کو آپ سے دور رکھی

اور رملہ گت سے آپ کے محفوظ رہنے میں

غی حسیبیت حسیب حسیب حسیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَذِيتَهُ رَاضِيًا رَاضِيًا وَرَاضِيًا

تَوَابِهِ وَكَثِيرًا يَضَعُ فَيَضَعُ

بِرَاضِيَتِهِ رَاضِيًا وَرَاضِيًا وَرَاضِيًا

ضَوُّهُ فِي عَيْنِي وَعَزِيَّتُهُ عَيْنِي

وَلَيْكُونَنَّ سَكِينَةً لِّرَأْسِي فِي مَضْجِي

وَعَدِي وَتَوَابِي رَاضِيًا وَرَاضِيًا

جَسَدِي الْمُهَيَّجِ الْبَسْرِي الْمُهَيَّجِ

الْمُتَوَعِّدِ أَمَّا قَبْلَهُ فَمَنْزَرُهُ مُقَدَّسٌ

عَنِ التَّعَلُّقِ وَالْخَلْقِ مُتَوَعِّدٌ بِمَشْهُدَةٍ

الْحَقِّ وَرَبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ بِأَمْرِ اللَّهِ وَرَبِّهِ فِي اللَّهِ وَمَعَ اللَّهِ

فِي كُلِّ لَحْظَةٍ وَإِنْ حَتَّى أَنْ أَكَلَهُ

وَسُرْبَهُ وَبُسْهُ وَحَرَكَتَهُ وَسُكُونَهُ

وَقُوَّةَهُ وَسُكُونَهُ أَكَلَهُ لَوْجُهُ اللَّهُ

بِمُرَاتِي وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى

لَا يَرْبُطُ مَنِّ وَنَسِيَّةً دَاهِيَةً لَدُنَّ

اور معمولی تکلیف ہو جس میں آپ کے شرف

کا شمار ہے زینت و توفیق ہے کی ہے درجہ

ثواب دینا ہے زینت تکلیف ہونے میں ہر دور

زیر اس لئے بھی تکلیف ہونی اگر آپ کے بارہ میں

معجزات عجیب کے ہر زمانے کے سبب و

ضد امت میں نہ پڑ جائیں یعنی رجسٹر تکلیف نہ

ہو تو شاید کسی کو آپ پر اوسیت کا شبہ ہو جائے

جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ

سیدم کے بارہ میں (خاص عجائب کے سبب

ضد امت میں پڑے اور کہ صاحب میں سچی امت میں

تسلیم کا سبب ہو کہ جب سید بنیاد کو بھی تسلیم

پہنچی میں تو ہم کیا چیز میں

(وہل نسبت و تہمید آپ کی روح پران عوارض کے

اثر نہ ہونے میں اور عوارض مذکورہ صرف آپ کے

عنصری جسد شریف پر بوجہ شاکت نوعی کے ماری

ہوتے تھے رہا آپ کا قلب مبارک سو وہ غنی بخلق

سے منزہ مقدس اور مشاہدہ حق میں مشغول تھے کیونکہ

آپ ہر آن ہر لحظہ شہی کے ساتھ شہی کے

دستے شہی میں مستغرق اور شہی کی معیت میں

تھے حتیٰ کہ آپ کا کھانا پینا پینا حرکت سکون بولنا

خوش رہنا سب شہی کے واسطے در شہی

کے حکم سے تھا چنانچہ رشتہ دہندہ ہی ہے

اور آپ غنی خوش سے کچھ نہیں بولتے

عَمِّي حَبِيبِكَ عَمِّي حَبِيبِكَ

لَهُمْ صَبْرٌ عَلَيْهِمْ لِأَمْرٍ أَتَتْهُمُ مِنْ رَبِّهِمْ وَنُوحٍ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَنُوحٍ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَنُوحٍ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ هَذَا مُجْمَعٌ مَرَفِ
الْمُطَوَّلَاتِ فِي حِفْظِهِ فَرَاتَهُ لَا
يُطْلِعُ عَلَيْهِ إِلَّا الْعُلَمَاءُ الْمُحَقِّقُونَ
بَعْدَ تَتَبُّعِ الْكُتُبِ وَالذِّكْرِ
الْكَثِيرَةِ وَإِنَّ قَدْ أُعْطِيَتْ بَعْدَ
نَفْعَةٍ وَعِلَالَةٍ رَافِعَةٍ شَتَّىٰ عَنْهَا
فِي الْمُدَّةِ الْيَسِيرَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِقَائِيهَا وَكَتَابَتِيهَا وَمَا فِيهَا
وَحَافِظَتِيهَا وَأَرْوَاقَتِيهَا وَمَوْلَاتِيهَا
مِثْلِي وَنَخْتَتِي بِعِدَّةِ بَيِّنَاتٍ
هِيَ تُخَفِّفُ مُرْسَدَتِي إِلَىٰ جَنَابِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

یہ سب وحی ہی ہے جو آپ پر نازل کی
جاتی ہے مدح و تحسین آپ پر آپ کے
سب و محبوب پر قیامت تک رحمت ہو
نازل فرماتا رہے یہ جو کچھ میں یہ معورت
کا جملہ مضمون ہے کس کو یاد رہو یہ کد
میں پر کجز علم و تحقیق کے درویشی تب
وردن ترکیب کے تتبع کے بعد ہر شخص
مطمئن نہیں ہو سکتا اور ہم نے یہ نسخہ
فوری دریں پسندیدہ ہی بخش مجبوراً تم کو
دے دیا جس کو بہت قلیل مدت میں غیب
کر سکتا ہو اسے تم اس کے پڑھنے سے
کو درکھنے سے اور سننے سے و دین و دین
کو در کسی کے سامنے غل کرنے سے و
و تریف کرنے سے اور در ترجمہ کرنے
و لے و بخش دینے سے ہیں۔ اور ہم چند
بیات پر اس کو ختم کرتے ہیں جو آپ کے
ذہن و شہادت میں بخور و تحنہ کے رہا نہیں ضرور
وسلام کے واسطے سے بھیجے جاتے ہیں

نَاثِرٌ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنَتِ خَيْرِ خَلْقٍ وَنَبِيِّهِ

ملفوظ

یہ اشعار مولف کے ہیں

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي أَنْتَ فِي الْإِضْطِرَارِ مُعْتَمِرِي
 دستگیری کیجئے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
 لَيْسَ لِي مَلْجَأُ سِوَاكَ أَغِثْ مَسَّنِي الضُّرُّ سَيِّدِي سَنَدِي
 جز تمہارے ہی کہاں میری پناہ فوجِ کلفت مجھ پر آ غالب ہوئی
 غَفَنِي الذَّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ كُنْ مُغِيثًا فَأَنْتَ لِي مَدَدِي
 ابنِ عبد اللہ زمانہ ہے خلافت اے مرے مولا خبر لیجئے مری
 لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ بِيَدِ حَبِيْبِكَ فَهُوَ لِي عَتَدِي
 کچھ عمل ہی اور نہ طاعت میرے پاس ہے مگر دل میں محبت آپ کی
 يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبْلَقَ لِي مِنْ غَمَامِ الْغُمُومِ مُلْتَحِدِي
 میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول ابرِ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
 جُدْ بَلْقِيَاكَ فِي الْمُنَامِ وَكُنْ سَاتِرًا لِلدُّنُوبِ وَالْفَنَدِ
 خواب میں چہرہ دکھائیجئے مجھے اور مرے عیبوں کو کر دیجئے خفی
 أَنْتَ عَافٍ أَبَدُ خَلْقِ اللَّهِ وَمَقِيلُ الْعِثَارِ وَاللَّدَدِ
 درگزر کرنا خطا و عیب سے سب کے بڑھ کر ہے غصہ و خصلت کی
 رَحْمَةٌ لِلْعِبَادِ قَاطِبَةٌ بَلْ خُصُوصًا لِكُلِّ ذِي أَوْدِ
 سب خلاق کیلئے رحمت ہیں آپ خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ جَزَا اللَّهُ عَنْكَ مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

لَيْتَنِي كُنْتُ تُرْبَ طَيْبَتِكُمْ	فَالْتَمَمْتُ النِّعَالَ ذَاكَ قَدِيرِي
کاش ہو جا تا مدینہ کی میں خاک	نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی
فَأُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا تَسْلِيمُ	مُتَحَفًّا عِنْدَ حَضْرَةِ الصَّبْرِ
آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا	حضرت حق کی طرف سے دائمی
بَعْدَ ادِّارِ الْمَالِ وَالْأَنْفَاسِ	وَالنَّبَاتِ الْكَثِيرِ مُنْتَظِرِ
جس قدر دنیا میں ہیں ریت اور سانس	اور بھی ہے جس قدر روئیدگی
وَعَلَى الْأَلِ كُلِّهِمْ أَبَدًا	بِالْغَا عِنْدَ مُنْتَهَى الْأَمَدِ
اور تمہاری آل پر اصحاب پر	تا بقائے عمر دارِ آخروی

تمت الرسالة السَّامَةِ بِشَيْمِ الْحَبِيبِ فِي بَلَدَةِ بَهْوَالِ الشَّهْرِ ذِي الْحِجَّةِ الْخَالِصَةِ
 فِي رِسَالَةِ شَيْمِ الْحَبِيبِ شَهْرِ بَهْوَالِ مَا هُوَ ذِي الْحِجَّةِ الْخَالِصَةِ فِي رِسَالَةِ شَيْمِ الْحَبِيبِ شَهْرِ بَهْوَالِ
 (اور ترجمہ اس کا شیمی شمیم الطیب قصبہ تھانہ بھون ماہ رمضان عشرہ اخیرہ ۱۲۸۵ھ میں تمام ہوا والحمد للہ)

يَا سَرِيَّةً صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ كُلِّهِمْ

